

DELHI  
UNIVERSITY  
LIBRARY

u  
Class 616

Book No. 114  
V.1

DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Cl. No. LC: 4

168N33.1

Ac. No. 26507

Date of release for loan.

This book should be returned on or before the date last stamped below. An overdue charge of one anna will be charged for each day the book is kept overtime.

---



جلد دوم محفوظ ہے

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

شیخ بر علی سینا کی تصنیف اور جامع کتاب حمیات قانون کالیس نفیس ترجمہ

# حمیات قانون

## حصہ اول

### مع دو مفید اضافات

جس میں بخاروں کے احوال و اقسام، مامیت، عوارض،

علامات اور اصول علاج، بسط و تفصیل سے درج ہیں

نصاب تعلیم جماعت اعلیٰ (سال چہارم) طبیہ کالج دہلی

از تنقیح

حکیم محمد سید الدین

طبع اول سن ۱۹۶۶ھ

۱۳۸۴ھ

طبع دوم سن ۱۹۶۳ھ

۱۳۵۲ھ

حلے کا پتہ :- دفتر السج - قریب باغ - دہلی

تعداد طبع دوم ۱۳۵۰ (مطبعہ مطبع برقی محبوب المطبع دہلی) قیمت دو روپے (دعا)



# مطبوعات دفتر المصحح اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب کی جدید کتابیں

## کلیات

تشریحی تصاویر خرد و ایں عقلی ترکیب کی

تقریباً ستر تصاویر ہیں۔ قیمت ۱۲

تشریح اعضائے نسوان (داخل نصاب)

مؤلف حکیم عبدالرزاق مرحوم، یہ علم القابلہ

کا پہلا حصہ ہے۔ قیمت ۱۲

منافع الاعضاء (داخل نصاب) یہ علم

نہال الاعضاء کی بہترین و عام فہم کتاب ہے۔

۱۲

## علم الادویہ

علم الادویہ نفیسی منیمہ (داخل نصاب)

یہ علم الادویہ نفیسی کا ترجمہ معہ منیمہ ہے

منیمہ میں زیادہ تر ہندوستان کی جڑی

بوٹیوں کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۱۲

کتاب الادویہ یہ ادویہ مفردہ کا جدید

اور معتبر مخزن ہے۔ قیمت ۱۲

رسالہ مدار (دار آکھ) کے افعال خواص

اور محرب مرکبات قیمت ۵

رسالہ کچلہ کچلہ (حب انحراب) کا مفصل

بیان اور اس کے افعال خواص قیمت ۸

رسالہ شکیبا شکیبا کا مفصل بیان اس کے افعال خواص

کا مفصل بیان اس کے افعال خواص قیمت ۸

(داخل نصاب) ترجمہ و شرح

موجز القانن مع طبی مفاہیج و

اختلافی مسائل و مباحث ضروری قیمت ۱۲

(داخل نصاب)

ترجمہ و شرح کلیات قانون

قانون کے

حصہ کلیات کا ترجمہ مع ضروری شرح۔ حصہ

اول و حصہ دوم ہے،

مباحث ضروری کلیات کے اہم

مباحث بہ صورت سوال و جواب قیمت ۸

ترجمہ موجز القانون (باتصویر)

(داخل نصاب) اس کے ایک کالم میں اصل

عربی عبارت بخط عربی ہے اور اس کے

متبادل دو کالم میں اردو ترجمہ ہے

۱۲

## تشریح و منافع

(داخل نصاب) تشریح کی معتبر

تصویر قیمت حصہ اول و حصہ دوم ہے،

۱۲

تشریح صغیر (باتصویر) تشریح کی مختصر

ن کتاب ہے۔ قیمت ۱۲

# دیا چ

میرا خوشگوار فرض ہے کہ پہلے میں شکریہ  
کے ساتھ اُن اعانتوں کا اعتراف کروں، جو مجھے  
اس کتاب کے ترجمہ میں مختلف ذرائع سے پہنچی ہیں\*  
(۱) علامہ ادیب، فاضل اجل، عالیجناب  
حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب قیصر  
اورنگ آبادی (ضلع بیڑ علاقہ حیدر آباد دکن)  
کا میں بغایت ممنون ہوں کہ آپ نے ازراہ  
ذرا نوازی و عظم پروری بعض حصص کتاب کا ترجمہ  
کر کے میری امداد فرمائی +

(۲) اس مقام پر میں اپنے معاون فاضل  
رفیق قدیم، مخلص محترم جناب حکیم مولوی محمد  
عبدالواحد صاحب کا نام بھی فراموش نہیں  
کر سکتا، جنہوں نے ایک بہت بڑے حصے کا ترجمہ کیا\*  
(۳) اسکے ایک چھوٹے حصے کا ترجمہ میرے

عزیز دوست مولوی حکیم چیتہ اللہ صاحب لوی  
فاضل و فاضل طب جڑا (طبیہ کالج دہلی) نے بھی کیا\*  
محمد کبیر الدین مترجم و منتخ کتاب ۵۔ جنوری ۱۹۲۶ء



## حیات قانون

### فین اول از کتاب چہام قانون

قانون کی چوتھی کتاب میں امراض عامہ کا ذکر ہے جس کے اندر سب  
فین ہیں۔ چنانچہ فین اول میں حیات کا ذکر ہے۔ فین اول کے اندر  
پانچ مقالے ہیں۔ فین اول کے پہلے مقالے میں حیات کا قول کلی (عمومی)  
تذکرہ ہے۔

### مقالہ اول حیات کا عمومی تذکرہ (قول کلی)

**تعریف چٹھی** | چٹھی (خار) اُس عارضی حرارت کا نام ہے۔ جو قلب میں پہلے  
مشتعل ہوتی ہے۔ پھر شریانیوں اور رگوں کی روح اور خون  
کے ذریعہ تمام بدن میں پھیل کر اس طرح مشتعل ہوتی ہے کہ بدنی افعال  
بگڑ جاتے ہیں۔ اس کا اشتعال اس قدر خفیف نہیں ہوتا جتنا کہ غصہ اور زہر  
کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہے غصہ اور تکان کی حرارت بھی اس قدر شدید  
ہو جاتی ہے کہ تمام بدن میں پھیل کر بدنی افعال میں نقصان پیدا کرنے لگتی ہے۔

(ایسی حالت میں غصہ اور تکان کی حرارت کو بھی بنجاس کھا جائیگا) \*  
**بخار کی تقسیم** | بعض لوگوں نے بخار کی دو اہتائی قسمیں کی ہیں۔ ایک  
 سختی مرض اور دوسرا سختی عرض ان لوگوں نے  
 درم کے بخاروں کو حیات عرض میں شمار کیا ہے \*۔

ان کے اس قول کے معنی یہ ہیں کہ چھٹی مرضیہ وہ بخار ہے کہ اس بخار میں  
 اور اس کے سبب میں جو خود بخار نہ ہو۔ کوئی اور واسطہ نہ ہو۔ مثلاً چھٹی عفونیہ  
 اس میں عفونت اس کا سبب بلا واسطہ ہے (یعنی عفونت کے بعد ہی بخار  
 پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ عفونت سے کوئی اور حالت پیدا ہوتی ہے۔  
 اور وہ حالت پھر بخار پیدا کرتی ہے) اور عفونت فی نفسہ کوئی مرض نہیں ہے  
 بلکہ وہ مرض کا سبب ہے۔ برخلاف انہی حمی درمیہ کی نوعیت اس سے  
 جدا گانہ ہے۔ یہ بخار درم کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ درم کی پیدائش  
 سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور درم ہی کا تابع ہوتا ہے۔ اور درم  
 فی نفسہ ایک مرض ہے \*۔

**مناقشہ** | اب کوئی معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر حمی درمیہ اس وجہ سے حمی عرضیہ  
 ہے کہ یہ درم کی حرارت کے تابع ہوتا ہے۔ یا درم میں جو درد  
 ہوتا ہے، اس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ ضروری ہو جائیگا  
 کہ بیشتر حیات یوم حیات عرض بن جائیں رکبہ کہ بہت سے حیات یومہ حرارت  
 اور درد کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں، دیکھو باب حیات یومہ (اور اگر حمی درمیہ  
 اس عفونت کے تابع ہوتا ہے۔ جو اس درم میں ہوا کرتی ہے۔ تو فالص دم، درم  
 ہونیکے حیثیت سے اس کا سبب آؤتی (سبب اصلی۔ سبب بلا واسطہ) نہیں ہوا۔ بلکہ  
 اس عفونت کے اعتبار سے درم اس بخار کا سبب بنا جو اس میں ہو کر تپا ہوتا ہے

حالت میں حمی ورمیہ کا اصلی سبب (سبب بالذات) عفونت ہی ہوتا ہے اور ورم  
 اس کا سبب بنا تو محض عرض کے طور پر (سبب بالعرض)۔ اور معتبر فن یہی کہہ سکتا  
 ہے۔ کہ اگر تمھاری مراد حمی عرض سے یہ نہیں ہو (جو اوپر بیان کیا گیا) بلکہ تمھاری  
 مراد یہ ہے کہ حمی ورمیہ ورم کے تابع ہو (کہ تلمس ہے)۔ اور ورم کی موجودگی سے  
 یہ موجود ہوتا ہے۔ تو عفونت کے لحاظ سے یہی حال حمیات عفونت کا بھی ہے  
 (کیونکہ عفونت کے بخار بھی عفونت کے تابع ہوتے ہیں)۔ اور عفونت کی موجودگی  
 سے یہ موجود ہوتے ہیں) +

مترجم شیخ کے اس مناقشہ کا جواب یہ ہے کہ ہم حمی عرض اس بخار کہتے  
 ہیں۔ جو دوسرے مرض کی وجہ پیدا ہو جیسا کہ ورم کا بخار ہے۔ کیونکہ  
 ایسے بخار کا علاج اصل مرض کی تدبیر ہے۔ اس تقسیم سے علاج و تدبیر  
 میں بہت سہولت حاصل ہوتی ہے +

لیکن اس قسم کے مناقشوں اور جھگڑوں میں پڑنا علم طب کیلئے کچھ سود مند  
 نہیں ہے۔ بلکہ طبیب کو (بحیثیت طبیب ہونیکے) اپنے فن سے جا کر کے دوسرے  
 علوم کے جھگڑوں میں الجھا دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اپنے فن سے قطعی اعراض  
 کرا دیتا ہے + اس لئے ہم اس بارہ میں وہی قدیم راستہ اختیار کرتے ہیں جو پہلے  
 سے معتاد ہے اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ حمیات اولام اور حمیات سدو حمی عرض نہیں  
 (اور ہمیں مروجہ اصطلاح میں مناقشہ کرنے کی ضرورت نہیں) +

بخاروں کی تقسیم ہم کہتے ہیں کہ بدن انسان میں مجموعی طور پر تین قسم کی چیزیں  
 شیخ کے مطابق پائی جاتی ہیں (اعضاء، ارواح، اور رطوبات) چنانچہ اعضا،  
 جو رطوبتوں اور ارواح کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ انکو بمنزلہ حمام کی دیواروں کے

لے معتاد جس کی عادت ہو چکی ہو۔ عادت میں داخل ہو چکی ہو +

سمجھ لینا چاہئے۔ اور رطوبتیں جو اعضا میں گھری ہوتی ہیں، ان کو حمام کو پانی کی طرح مان لینا چاہئے۔ اور نفسانی، حیوانی اور طبعی رطوبتیں یا انخرے جو تمام بدن میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو حمام کی ہوا سے قیاس کر لینا چاہئے۔ پس حرارت غریبہ جس چیز میں اولاً اشتعال پیدا کرتی ہے (یعنی حرارت غریبہ کے اثر سے جو چیز اصلی طور پر گرم و مشتعل ہوگی) وہ یقیناً انہی تین مذکورہ بالا اجناس میں سے کوئی ایک جس ہوگی۔ کیونکہ بدن انسان کے اندر کوئی چوتھی جسمانی چیز ان سے الگ نہیں ہے۔ اور جو چیز اشتعال اولیٰ کے طور پر مشتعل ہوتی ہے (یعنی جس چیز کا اشتعال اصلی ہوتا ہے) اور جو دوسرے کو اپنے اشتعال سے گرم کرتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس کے بجھنے، ویران ہونے سے خود وہ شے اور اس کی متصلہ چیزیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اسکے گرد و پیش کے ٹھنڈے ہو جانے سے خود اس کی حرارت کا بجھنا ضروری نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے باقی رہنے اور اشتعال کے عود کرنے کا امکان باقی رہتا ہے۔

پس اگر (اس معنی سے) حرارت ابتداءً اعضا، اصلہ سے وابستہ ہوگی (یعنی اشتعال اولیٰ، اور اشتعال اصلی اعضا، اصلہ کے ساتھ قائم ہوگا) تو اس جس کو کُتّی دق کہینگے۔ جس طرح آہنج حمام کی دیواروں یا دیوار کی دھونکی یا بادرجی کی پتیلی کو مشتعل کر دے۔

چنانچہ حمام کی دیواروں کے گرم ہونے سے حمام کا پانی اور حمام کی ہوا بھی گرم ہو جائے گی۔ اور ان کے گرم ہونے کا اصلی ذریعہ حمام کی دیواریں ہونگی۔ اگر دیواریں سرد ہو جائیں تو دوسری چیزیں بھی سرد ہو جائیں، اور اگر دوسری چیزیں سرد ہو جائیں، تو دیواروں کا سرد ہونا ضروری نہیں ہے مترجم۔

اور اگر بخار نے سب سے پہلے اخلاط کو گرم کیا ہے۔ اسکے بعد اخلاط سے اعضا میں

پھیلی ہے۔ جس طرح حمام میں اگر گرم پانی کے ڈالنے کا اتفاق ہو تو گرم پانی کی گرمی سے حمام کی دیواریں گرم ہو جاتی ہیں۔ اور گرم شوربے کی حرارت پانی میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جنس کا نام حمائے خلطی ہے (اس دوسری صورت میں

تمام بدن کے گرم ہونیکا اصلی سبب خلط کی گرمی ہے)۔ اور اگر بخار نے ابتداءً روحوں اور

بخارات کو جالیا ہے (یعنی اشتعال اولی یا تثبث اولیٰ اور بخارات کے ساتھ قائم ہے)

اسکے بعد اعصار و اخلاط میں پھیلا ہے۔ جیسا کہ اگر اتفاقاً حمام کو اندر گرم ہوا پہنچ جاتی ہے

یا اس کے اندر آگ جلائی جائے۔ تو ان دونوں صورتوں سے حمام ہ پانی اور اسکی دیواریں گرم

ہو جاتی ہیں۔ اس جنس حیات کا نام حمائے یوم (یک روزہ بخار) ہے کیونکہ اس صورت میں

بخار کا تعلق ایک لطیف چیز کے ساتھ قائم ہے، جو جلد تحلیل ہو نیوالی چیز ہے۔ اور ایسا

بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ایک دن رات سے زیادہ قائم رہے۔ ہاں اگر وہ حمی یوم منتقل

ہو کر بخار کی کسی اور جنس میں تبدیل ہو جائے، تو چوبیس گھنٹہ سے آگے بھی جاسکتا ہے

دوسری تقسیم حیات کی تقسیم اس تقسیم سے قریب ہے جو فصول سے کی جاتی ہے۔

لیکن بخاروں کی تقسیم دوسرے طریقوں پر بھی کی جاتی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بعض

بخار حادہ (شدید اور تیز) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر حادہ + بعض مزمنہ (دیر پا

اور دیر طلب) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر مزمنہ + بعض لیلیہ (شب کے بخار) ہوتے

سلف حیوان ایک سیج مفہوم ہے، جس کے اندر مختلف حقیقت کے حیوانات داخل ہیں۔ مگر انسان ایک

مخصوص حیوان ہے جس چیز کی وجہ سے مخصوص ہوا۔ اور جس کی وجہ سے اسکی حقیقت دوسرے حیوانات

متماثل ہوئی۔ اس کو فصل کہتے ہیں فصل اس چیز کا نام ہے، جو ہر ایک چیز کی حقیقت کو مکمل کرے

دوسری چیزوں سے اسے متماثل کر دیتی ہے، چنانچہ حیوانات کے تمام انواع میں الگ الگ ایک

ایک فصل ہوتا ہے، جو اسے دوسرے حیوانات سے الگ کر دیتا ہے مثلاً گھوڑا، گدھا، بیل، بندر

وغیرہ سب کی حقیقت ایک دوسرے سے متماثل نہیں، پس، چوبیسوں سے ان کی حقیقتیں متماثل

ہوتی ہیں۔ وہی فصل کہلاتی ہیں + محو کبر الدین +

ہیں۔ اور بعض نہاریہ (دن کے) بعض سیدھے سادے (سلیبہ مستقیمہ) ہوتے ہیں۔ اور بعض بُرے اعراض والے۔ بعض مُفترّہ وقفہ دیکر آنے والے ہوتے ہیں اور بعض لازماً ہر وقت قائم رہنے والے اور لازماً میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں مختلف اوقات میں شدتیں اور تیزیاں ہوا کرتی ہیں، اور بعض متشابہ (ایک حال پر قائم رہنے والے) بعض حارہ ہوتے ہیں جن میں فقط گرمی محسوس ہوتی ہے اور بعض بارہ (جن میں سردی محسوس ہوتی ہے) لرزے اور پھر یوں والے بعض بسیط (مفرد) ہوتے ہیں اور بعض مرکب +

## بخار کی استعداد

(بخاروں کے لئے کون لوگ زیادہ آمادہ ہوتے ہیں؟) کہتے ہیں کہ سب زیادہ بخاروں کی استعداد گرم و تر مزاجوں میں ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ رطوبت حرارت سے زیادہ قوی ہو۔ ایسے لوگوں (کی علامت یہ ہے کہ ان کے پسینے اور بول و براز نہایت بودار ہوتے ہیں، گرم و خشک مزاج کے لوگ بھی تیز بخاروں کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ یہ لوگ پہلے حائے یوم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پھر عفونت اور احراق میں جلد گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات دق میں بھی پھنس جاتے ہیں +

ان دونوں مزاجوں کے بعد ٹھکی کی صلاحیت اُن لوگوں میں ہوتی ہے جن میں رطوبت اور ہیوست مساوی ہو، اور حرارت غالب ہو۔ اس قسم کے لوگوں میں ابتداء بخارات کا گرم بخار (حمی یوم) ہوتا ہے۔ پھر وہ خاکِ خلط کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ بعد ازیں بخاروں کی استعداد اُن لوگوں میں ہوتی ہے جن میں حرارت اور رطوبت یکساں ہے۔ لیکن رطوبت زیادہ ہے + اس قسم میں عمراً حیات عفونت سے



ابتداء ہوا کرتی ہے +

لیکن جو لوگ بار دور طب یا بارہویا بس مزاج رکھتے ہیں۔ نہیں بخاراؤ کی  
آبادگی نہایت کم ہوتی ہے۔ علی الخصوص حملے یوم تو انکو ہوا ہی نہیں کرتا +

## بخاروں کے اوقات

دوسرے امراض کی طرح تحیات کے لئے بھی (چار) اوقات ہوتے ہیں۔ پہلے  
ابتداء کا وقت، پھر صعود (بڑھنے اور چڑھنے کا وقت) پھر انتہائی ترقی پا کر ٹھہرنے کا  
زمانہ (وقت وقوف)۔ اور آخر میں بخار کے اترنے کا وقت (وقت انحطاط) + چاروں  
اوقات گاہے گاہے ہوتے ہیں (یعنی انکا اعتبار شروع سے آخر تک پورے مرض کے  
اعتبار سے کیا جاتا ہے، نہ کہ ہر نوبت کے لحاظ سے) اور گاہے یہ اوقات مجزئہ  
ہوتے ہیں۔ ہر نوبت کے لحاظ سے (یعنی ہر باری میں چاروں زمانے ملتے ہیں) +  
بخاروں کے خطرے کا وقت ابتداء سے لیکر انتہا کے زمانہ تک ہوتا ہے۔ لیکن  
انحطاط کے زمانہ میں کوئی مریض صرف بخار کی وجہ سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض  
دوسرے اسباب ہلاکت پیش آ جاتے ہیں جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے +

ابتداء اس زمانہ کا نام ہے۔ جبکہ کسی عضو کا بھرا ہوا مادہ حرارت غریزہ  
کو دبا یا شروع کر دیتا ہے۔ اور حرارت اس مادہ سے گھٹ جاتی ہے۔ اور ابتداء کی  
وہ وقت ہے جبکہ نفی یا خلاف نفی یعنی صند نفی کے اثرات کا پتہ نہیں چلتا (یعنی نفی کی  
علامتیں پائی جاتی ہیں اور نہ ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن سے پتہ چلے کہ مادہ نے  
نفی کے فعل کو قبول نہیں کیا ہے) +

ابتداء کا زمانہ ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض مرتبہ زمانہ ابتداء رہتا

لے اس سے مراد بخار کی باری کا زمانہ ابتداء۔ مترجم +

مخفی اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ مثلاً تپ سونوخس صرع اور سکتہ میں۔ چنانچہ جب ابتداء کا زمانہ خفی اور قلیل الاعراض ہوتا ہے، تو گمان ہوتا ہے کہ اس مرض میں مآبتداء ہی نہیں ہے (حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا) اسی طرح بعض اوقات مہیات مادہ میں پہلے ہی دن قارورہ پر ابر (غمامہ - رسوب غمامی) یا کوئی اور علامت نفع نظر آ جاتی ہے۔ تو گمان ہوتا ہے کہ اس مرض میں ابتداء کا زمانہ نہ تھا حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے +

**تقریر مرض کا وقت** وہ ہے جبکہ حرارت غریزی مادہ کو مقابلہ کے لئے ٹھکڑا حرکت کرتی ہے۔ جس سے نفع کی علامتیں یا ضد نفع کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں +

**انتہا** وہ وقت ہے جبکہ طبیعت اور مادہ میں شدید جنگ چھڑ جاتی ہے اور کسی ایک کے غلبہ پانے کا پتہ چلتا ہے۔ اور فیصلہ کن جنگ کا وقت ہی ہے۔ اس جنگ کا زمانہ شدید نوبت کے بخاروں میں ایک ہی نوبت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی شناخت بعد کی آنے والی باری سے ہوتی ہے (یعنی اسی حالت میں بعد کی نوبت ملتی آتی ہے) اور گاہے اس جنگ کی مدت دو نوبتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو تیسری باری سے معلوم ہو جاتا ہے (یعنی تیسری باری ملتی آتی ہے) + عموماً اس کی مدت دو باریوں سے متجاوز نہیں ہوتی ہے۔ لیکن امراض مزمنہ کی صورت دوسری ہے۔ ان میں بہت سی نوبتیں تمام باتوں میں ایک دوسرے سے شاہد ہوتی ہیں۔ اور ایسی حالت میں انتہا مرض کے قریب نفع یا عدم نفع کی نشانیاں ظاہر ہوا کرتی ہیں +

**انحطاط** مرض کا وہ زمانہ ہے۔ جبکہ حرارت غریزی مادہ پر غالب آ جاتی ہے اور اُسے بالیتی ہے۔ یہاں تک کہ مہر رفتہ مادہ کے اجتماع کو پرانہ کر دیتی ہے۔ ان انحطاط

کے وقت اندرون بدن کی حرارت ملکی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بخار کی گرمی بالکل تحلیل ہو جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی شناخت میں غلطی بھی کی جاتی ہے یعنی بعض وقت اندرون بدن کی حرارت خفیف ہو جاتی ہے۔ جسے طبیب سمجھتا ہے کہ یہ انحطاط مرض کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ مرض اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ طبیعت مقابلہ سے مایوس ہو جاتی ہے) +

زمانہ منتہی بہ کاظ نوعیت امراض کے مختلف ہوتا ہے (کبھی انتہار کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور کبھی بعید) + امراض حادہ جہذاً (انہایت تیز مرض) ہیں زیادہ تر زیادہ دور انتہار کا زمانہ چار دن تک ہی اور حیات یوم کوئی اسی جملہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن حیات یوم کا شمار امراض حادہ میں نہیں کیا جاتا ہے اسلئے کہ جدت مرض کے لئے صرف منتہی کا قریب ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہی ضروری ہے کہ وہ خطرناک امراض میں سے ہو +

اس کے بعد (قریب انتہار اور خطر کے کاظ سے) وہ امراض ہیں جو نہایت تیز نہیں (حادہ جہذاً نہیں) اور جن کو حادہ مطلقاً (بلا قید حادہ) کہا جاتا ہے۔ ان کے منتہی کا زمانہ سات دن تک ہوتا ہے۔ جیسا کہ تھمے ٹھکرے اور غیب لازم میں دیکھا جاتا ہے +

بعض ایسے امراض بھی ہوتے ہیں جن کی جدت اس سے بھی کم ہوتی ہے ایسا کہ منتہی چودہ دن تک ہوتا ہے + اسکے بعد وہ امراض ہیں جو حادہ المزمنہ کہلاتے ہیں (یہ حادہ اور مزمن کے درمیان میں ہیں) انکا منتہی اکیس دن تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد امراض مزمنہ ہیں جن کا منتہی چالیس سے ساٹھ اور اس سے بھی زیادہ ایام تک ہوا کرتا ہے +

امراضِ حادہ کے تمام درجات (تمام اقسام) کے اوقات، اور امراضِ مزمنہ کے اوقات کی شناخت اس لئے مفید ہے کہ اس سے بیماروں کے لئے تدبیرِ غذا، مناسب طور پر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔

بہت سے بخاروں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمانہ ابتداءِ تیزیدہ اور انتہا ایک ہی باری میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری نوعیتِ زمانہ انقطاع کی ہوتی ہے۔ بخاروں کے یہ زمانے بھی مختلف بخاروں میں مختلف ہوتے ہیں۔ بعض میں زمانہ تیزیدہ طویل ہوتا ہے۔ اور بعض میں زمانہ انقطاع طویل پکڑ جاتا ہے۔

## اوقاتِ مرضِ خصوصاً زمانہِ منتہی کی شناخت

کبھی امراض کے اوقاتِ کلیہ کی شناخت انکی نوعیت سے ہوا کرتی ہے۔ مثلاً تشنج یا بس، صرع، سکے، اور خناق امراضِ حادہ جڈا میں سے ہیں۔ اور ممی محرقہ حادہ لا یدہا (حادہ مطلقاً) میں سے ہے۔ اور تپ رنج اور فاجج امراضِ مزمنہ میں سے ہیں۔

کبھی ان اوقات کی شناخت مرض کے حرکت میں آنے سے (نوبت) اور باری کے آنے سے کیجاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کی نوبتیں چھوٹی ہوتی ہیں (جلد ختم ہو جاتی ہیں) تو سمجھا جاتا ہے کہ منتہی قریب ہے۔ جیسا کہ غبِ خالص میں ہوتا ہے کیونکہ اس کی نوبتوں کا زمانہ تین گھنٹہ سے بارہ گھنٹہ تک ہوتا ہے۔ لیکن اگر نوبتوں کا زمانہ طویل ہو (نوبتیں لمبی ہوں۔ اور دیر تک رہیں) تو مادہ کے غلیظ ہونے اور منتہی کے بعید ہونے کی علامت ہے۔ جیسا کہ غبِ غیر خالص میں ہوتا ہے۔ اور اگر نوبتوں کا سلسلہ ہی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا مادہ گرم ہو۔ جیسے سونخس تو مرضِ حادہ ہی سمجھا جائیگا۔ اور اگر مادہ غلیظ اور سرد ہو۔ یا غلظت کی طرف مائل ہو تو

مرض کو غیر حادث سمجھنا چاہئے +

کبھی اوقات مرض کا پتہ سنہ (انگلیٹ) سے ملتا ہے۔ چنانچہ اگر جسم جلد مکمل جائے۔ چہرہ اور ہلوست جائیں (لاغر ہو جائیں) تو مرض حادث ہے اور اگر کوئی تغیر محسوس نہ ہو اور بدن اپنی حالت پر قائم رہے تو مرض کو اس درجہ حادث سمجھنا چاہئے +

کبھی قوت مریض سے اوقات مرض معلوم ہوتے ہیں۔ اگر جلد ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض حادث ہے۔ ورنہ غیر حادث +

کبھی عمر اور موسم سے مرض کے اوقات معلوم ہوتے ہیں۔ سن شباب یا اور گرم موسموں میں (عموماً) امراض کے منتہی کا وقت قریب ہوا کرتا ہے۔ اور پردت کے عمروں (سرد عمروں) اور وہ نون ٹھنڈے مہینوں میں زمانہ منتہی دیر میں آتا ہے۔ اور یہی حال ملکوں کے اعتبار سے بھی ہے +

کبھی جنس سے اوقات مرض کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ اگر جنس سلیج، متواتر اور عظیم ہے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض حادث ہے۔ ورنہ غیر حادث +

کبھی بخار کے کمرزہ سے اوقات امراض معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ لہزہ اگر دیر تک رہے تو سمجھنا چاہئے کہ مرض کا رخ اِ زمان کی طرف ہو۔ ورنہ مدت کی طرف اور جہاں لہزہ بالکل ہی نہ تو یہ بخار اپنی جنس کے بخاروں میں سی بلحاظ مدت کے سب سے چھوٹا ہو گا +

کبھی مرض کے اوقات باریوں (کی آمد) کے اوقات کے اعتبار سے پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر مسلسل ہر باوی دقت سے پہلے آئے اور وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض زمانہ تواتر میں ہے +

مثلاً ایک باری دوپہر کے وقت آئے، دوسری باری دوپہر کو دو دقیقہ پہلے آئے، تیسری باری دوسری باری سے تین دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے پانچ دقیقہ پہلے آئے) اسی طرح چوتھی باری تیسری باری سے چار دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے نو دقیقہ پہلے آئے) غرض وہ وقت روز بروز بڑھتا چلا جائے) + مترجم +

اور یہ اس لئے کہ بعض امراض کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے آخر وقت تک (انحطاط تک) عالم تنہید ہی میں رہتے ہیں (یعنی وقت سے پہلے برابر آتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ مریض مر جاتا ہے۔ یا وہ بخار کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بروز بڑھتی چلی جائے) + اور وہ امراض جن میں مسلسل ہر باری اپنی پہلی باری سے پہلے آتی ہو (کالے حملے غلبہ کی جنس سے ہوتے ہیں۔ اور کالے حملے مؤانہ کی جنس سے) + اور اگر وقت سے پہلے آنے کا سلسلہ بند ہو جائے (تقدم کے بعد و قوف ہو جائے) اور بڑھوتری اور تنہید بھی ترک جائے (یعنی وقت سے پہلے آنے کی مدت، جو بڑھتی جا رہی تھی، وہ رک جائے) تو سمجھ لینا چاہئے کہ شاید یہ مرض کے منتہی کا زمانہ ہے۔ اور اگر فوبت دیر سے آنے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ انحطاط مرض کا وقت ہو گا۔ اور جو بخار اپنی باریوں کا ایک خاص وقت مقرر کر لیتے ہیں۔ وہ طویل المدت ہوا کرتے ہیں +

عوارض سے اسی طرح اوقات مرض کا حال کا ہے عوارض بخار کی زیادتی یا انکے ایک حالت پر ٹھہر جانے یا کم ہو جانے سے اور باریوں کی مدت کے بڑھنا یا گھٹنے سے بھی معلوم ہوا کرتا ہے بعض مرتبہ یہ باریاں آپس میں ایک دوسرے سے مختلف

مثلاً عوارض کی زیادتی سے زیادہ ابتدا سمجھا جاتا ہے، کئی سے زیادہ انحطاط اور ٹھہر جانے سے (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پید)

ہوتی ہیں۔ اور انکے حالات باہمی مشابہتیں رکھتے (یعنی ایک باری کی حالت دوسری سے مختلف ہوتی ہے۔ اسلئے زیادتی و کمی کی کوئی ترتیب قائم نہیں رہتی)۔  
**استفراغ سے** بعض مرتبہ اوقات مرض کا پتہ استفراغ کی حالتوں سے چلتا ہے۔ اسلئے کہ اگر کسی باری میں پسینہ آئے۔ یا دست آجائیں، اور اسکے بعد کی باری اسی شدت کی آئے، یا اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ استفراغ (پسینہ یا دست) مادہ کی کثرت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس استفراغ کی وجہ یہ نہیں ہے کہ طبیعت نے اپنی قوت سے دفع کیا ہے۔ اور یہ حالت اس امر کی علامت ہے کہ مرض طول کھینچے گا۔

**نفخ سے** لگتا ہے اوقات مرض کا حال نفخ اور ضد نفخ (عفونت) سے معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ مثلاً جبکہ نفث میں کچھ نفخ ظاہر ہو جائے۔ یا قارورہ میں غمہ (سبب غماحی) نمودار ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ تیز آمد کا ابتدائی زمانہ ہے پھر جبکہ نفخ یا ضد نفخ (عفونت) بکثرت ظاہر ہونے لگے تو منتہی کا وقت ہے۔ اسی طرح جبکہ نفث میں نفخ یا ضد نفخ جلد ظاہر ہو جائے، یا قارورہ میں غماحہ جلد نمودار ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ منتہی کا زمانہ قریب ہے۔ اور اگر ان باتوں میں تاخیر ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ انتہا کا زمانہ دور ہے۔

**اوقات جزئیہ** امراض کے اوقات جزئیہ کی پہچان یہ ہے کہ ابتدا و قوت کا زمانہ وہ ہے۔ جبکہ بعض وب جاتی ہے (بعض منقطع ہوتی ہے) اور بعض منقطع کے معنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) زمانہ انتہا، اسی طرح باری کی مدت، اگر ایک جیسی حالت پر قائم رہے۔ تو ابتدا کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر گھٹنے لگے، تو اخطا کا زمانہ، اور اگر بڑھنے لگے، تو علی الاعمال تیز کا زمانہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ زیادتی و کمی باقاعدہ چلے۔ بلکہ نفث، وہ غمہ جس کی راہ پیچھے دیر سے خارج ہوتا ہے بلکہ بعض منقطع آئے کہیں ہیں جن میں کئی سی ضعف، سفر اور نحو پایا جاتا ہے۔

تم سمجھ چکے ہو۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کے رنگ میں نیلا ہٹ نمودار ہو جاتی ہے۔ اور وہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً کانوں کی نو اور ناک کے نیچے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ تمام بدن میں حرارت بے یقینی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ عموماً ابتداءِ نوبت میں رباری کے ابتدائی حصے میں بدن کا رنگ تغیر ہو جاتا ہے۔ کسل اور غم طاری ہوتا ہے، حرکات میں سستی آ جاتی ہے۔ اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے۔ پیٹوں میں ڈھیلا پن اور گھٹنگو میں گرانی آ جاتی ہے۔ شانوں کے مابین اور پشت میں پھریریاں اٹھتی ہیں۔ بعض مرتبہ سخت لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تھوک اور رال بننے لگتی ہے۔ کنپٹیاں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کانوں میں جھنجھٹا ہٹ (طنین) ہوتی ہے۔ چپٹکیں آتی ہیں۔ اور اعضاء میں سد و ہوتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے زیادہ ضعیف قوت ابتداء یا انتہا کے زمانہ میں ہوتا ہے۔

**وقتِ تزئین** (رباری کے بڑھنے کا زمانہ) کا پہلا نصف "وہ زمانہ ہے جبکہ بنض (دباؤ سے نکلا) عظیم اور سرخ ہونے لگتی ہے۔ اور تمام بدن میں یکساں طور پر حرارت پھیلنے لگتی ہے۔ اور اس کا آخری نصف "وہ وقت ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت جو جسم میں یکساں کے ساتھ پھیل چکی ہے، بڑھتی چلی جائے۔

**انتہا کا زمانہ** وہ ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت اور اس کے تمام اعضاء کی حالت پر ظہر جائیں (نگھٹیں اور نہ بڑھیں) اور بنض جتنی عظیم ہو سکتی ہے ہو جائے اور اس میں سرعت اور قوت اور پورے طور پر (شدت کے ساتھ) نمودار ہو جائے۔

**انحطاط کا وقت** وہ ہے جبکہ بخار میں کمی ہونے لگے۔ اور بنض متبدل اور مستوی ہونے لگے۔ پھر یعنی آنا شروع ہو۔ اور بخار اور تدرجاً جائے۔



**نکتہ** بسا اوقات موت کے قریب بھی انخطاط کی سی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور دھوکا ہوتا ہے۔ کہ مریض تندرست ہو رہا ہے۔ ایسے وقت ان باتوں کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ نبض کا حال دیکھنا چاہئے۔ کہ کیا وہ عظیم اور قوی ہے (اگر وہ واقعی عظیم اور قوی ثابت ہو، تو سچا انخطاط ہے۔ ورنہ دھوکا) \*

**مثال** اگر تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم تمھارے سامنے (مذکورہ بالا چاروں اوقات جزئیہ، اور ان کے عوارض کی) کوئی مثال کریں، تو ہم حمائے غیب کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں۔ اسے سوچو۔ اس کی ابتداء اکثر حالتوں میں پھریریوں سے ہوا کرتی ہے۔ پھر سردی اور لرزہ نمودار ہوتا ہے۔ پھر لرزہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ اور سردی کمی پڑ جاتی ہے (یہاں تک ابتداء کا زمانہ ہی) اس کے بعد گرمی بڑھنے لگتی ہے (یہ تیز کا پہلا نصف ہے) پھر وہ کھانی کے ساتھ جسم میں پھیل جاتی ہے۔ پھر وہ پھیلی ہوئی گرمی زیادہ ہونے لگتی ہے (تیز کا آخری نصف ہے) پھر وہ ایک حالت پر ٹھہر جاتی ہے (یہ انتہا کا زمانہ ہے) اس کے بعد وہ گھٹنے لگتی ہے (یہ انخطاط کا وقت ہے) یہاں تک کہ بخارا و تر جاتا ہے \*  
**طول مرض کے اسباب** یہ بھی جاننا چاہئے کہ مرض کا زمانہ گاہے اس وجہ سے طویل ہوتا ہے کہ اس کا مادہ کثیر، یا غلیظ، یا سرد ہوتا ہے۔ اور کبھی طول مرض کے اسباب یہاں موسم اور ملک کی سردی بھی اعانت و املا دکر دیتی ہے۔ اسی طرح گاہے اس میں حرارت غریبی کا ضعف اور جلد کے مسامات کا بند ہونا بھی مددگار ہوجاتے ہیں (اور طول مرض کا سبب بن جاتے ہیں) \*



## حیات یوم (یک روزہ بخار) عمومی تذکرہ

**اسباب** | حائے یوم کی جملہ اقسام کے اسباب وہی اسباب خارجی ہوا کرتے ہیں۔ جو بالذات بدن کو گرم کرتے ہیں، یا بالعرض۔ مثلاً تمام وہ چیزیں جو بدن سے مس کرتی ہیں (ملاقاتیں) یا کھائی جاتی ہیں (مناوالات۔ خواہ گرم اغذیہ ہوں یا دھوا) اور بدنی انفعالات (بدنی تاثرات۔ مثلاً خندیدہ یا صحت) اور نفسانی انفعالات (مثلاً غصہ کی شدت) اسی طرح ہر قسم کے آؤ جاع اور بیرونی اور رام راندرونی اور رام سے حئی یوم سے کی بجائے حائے خلطیہ ہوتے ہیں)۔ بعض اوقات حائی یوم سیدے (اور تخم) جیسے اسباب سے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو اسباب بادیہ کے شمار میں نہیں ہیں (بلکہ اسباب بدنیہ میں گنے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ قلیل الموقوع ہے)۔ حائے یوم کے اسباب بھی شدت (خواہ وہ بدنی ہوں یا بادی) اس درجہ تک نہیں ہوتی ہے کہ روح کے اشتعال سے آگے بڑھ جائے (اور خلط وغیرہ کو گرم کر دیں) کیونکہ جب ان اسباب کا اشتعال سردی سے آگے بڑھ جاتاہے تو حائے دق یا کسی اور قسم کے خلطی بخار کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے بیان کر چکے۔ کیونکہ بسا اوقات اسباب خارجی اسباب سابقہ کو حرکت و جوش میں لے آتے ہیں۔ چنانچہ جب ان اسباب غفورتِ اخلاطیں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو عفونی بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ حائے یوم محض بدن اور روح کی کلفت اور بکوان ہی سے پیدا ہو سکتے ہیں (اس کے سوا دوسری صورت نہیں)۔ لیکن یہ خیال غلط ہے (کیونکہ حائے یوم گاہے فرط مسرت اور خوشی سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں)۔

حیات یوم عموماً ایک ہی دن میں زائل ہو جاتا ہے۔ اور بہت کم ایسا

ہوتا ہے کہ تین دن سے آگے پڑیں۔ اگر تین دن سے تجا و زکر جائیں تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو گئے ہیں (یعنی حمائے یوم سے حمی غلطی یا رقی میں بدل گئے ہیں) +

**انتقالِ حمی** انتقال کے یہ معنی ہیں کہ حرارت کا تعلق روح سے گزر کر بدن یا خلط کے ساتھ قائم ہو جائے۔ علاوہ ازیں بعض لوگ (جالینوس) بیان کرتے ہیں کہ حمائے یوم کا ہر چھ دن تک قائم رہتا ہے۔ اور پھر پورے طور پر اس طرح اتر جاتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی اور جنس میں منتقل ہو گیا ہوتا۔ تو اس طرح کلی طور پر ہرگز نہ اترتا (بلکہ کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی چھوڑتا۔ کیونکہ حمائے غلطیہ جب ختم ہوتے ہیں، تو یک نخت اس طرح نہیں ختم ہوتے کہ کوئی اثر نہ چھوڑیں۔ اور طبیعت یک نخت صاف ہو جائے) +

**نکتہ** اس بخار کا علاج تو آسان ہے۔ لیکن شناخت مشکل ہے۔ یہی حالت ابتداء و قی بھی ہے +

**استعداد** حمیات یوم میں جلد مبتلا ہونے والے۔ اور کوئی غلطی ہو جائے۔ تو بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جن کے مزاج میں حرارت اور یبوست کا غلبہ ہو۔ ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے وق یا حمائے غیب کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں + اس کے بعد وہ لوگ ہیں۔ جن میں حرارت و رطوبت زیادہ ہو + ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے عفونت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف حرارت کی زیادتی ہو، پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف یبوست کی کثرت ہو +

جن لوگوں کا مزاج حار یا بس ہو، اور ان کو فاقہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی بے خوابی یا نفسانہ یا بیدانی مکان یا بدن میں آجائے۔ تو کسی قدر تشعیر ہے کے ساتھ حمائے یوم اس پر فوراً حملہ آور ہو گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی

تیزارک نہ کیا جائے۔ اور فوراً غذا، کھلائی نہ جائے تو بہت جلد حمارے عفیٰ آگیریکا +

## علامات حمیرہ مخصوصہ

یعنی حمیات یوم کی وہ خاص علامتیں، جو انکو دیگر حمیات ممتاز کرتی ہیں۔  
حمیات یوم کا خاصہ یہ کہ اسباب سابقہ (مقاومہ) اس کا باعث نہیں ہوتے۔ اور نہ انکی  
ابتداء قضا غلط سے ہوتی ہے (قضا غلطہ و بائنا) قضا غلط سے شروع نہ ہونیکا مطلب  
یہ کہ حمیات یوم کی ابتداء میں عموماً لڑ نہ نہیں ہوتا۔ بلکہ پاؤں ٹھنڈے نہیں پڑتے حرارت  
اندرونی اعضاء میں نہیں چلی جاتی۔ طبیعت میں کسندی اور مینہ کی طرف میلان نہیں  
ہوتا۔ نبض گہری (غائر) مختلف اور صغیر نہیں ہوتی ہے (قضا غلط سے حمیات غلطہ  
شروع ہوا کرتے ہیں) بلکہ حمیات یوم کی ابتداء میں گاہے سردی سی لگتی ہے۔ پھر سری  
سی اٹھتی ہے۔ کسی قدر خفین ہوتی ہے۔ اس خفین کی وجہ سردی اخلاط کے بخارات  
ہوتے ہیں۔ یہ ابتدائی علامتیں جلد ہی زائل بھی ہو جاتی ہیں (کیونکہ اتفاقی چیزیں  
زیادہ یا مدتیں ہوتی ہیں) گاہے شاذ و نادر طور پر حمیات یوم کے شروع میں لڑ نہ بھی  
ظاہر ہوتا ہے۔ جبکی، جہاں بخارات کی بیکہ کثرت ہوتی ہے۔ جو عضلات میں نخس  
پیدا کر کے اذیت پہنچاتے ہیں +

حمیات یوم کی حرارت کا اشتعال بہت تیز اور مقفیض (خشک کر دینے  
والا) نہیں ہوتا ہے، بلکہ ریاضت کرنے والوں، یا نشہ والوں کے بدن کی حرارت  
کی طرح اس کی حرارت نرم اور ہلکی سی ہوتی ہے +

قارورہ [جب قارورہ اول ہی روز نفع یافتہ ہو، اور نبض اچھی حالت میں ہو تو  
(بلاتامل) حکم لگا دینا چاہئے کہ یہ حمارے یوم ہے۔ یہ اس لئے کہ قارورہ میں بحیثیت  
حمارے یوم کے کوئی تغیر نہیں ہو سکتا (جب تک کہ اسکے ساتھ دیگر اسباب شریک

نہو جائیں) اور قارورہ کا رسوب بھی نفع یافتہ ہوگا۔ جس میں کسی خلط کی رنگینی نمایاں نہ ہوگی۔ اور بعض مرتبہ قارورہ میں غماہ (رسوب غماہی) معلق نظر آئیگا (یعنی وہ قارورہ کے درمیان میں ہوگا نہ تلے میں اور نہ اوپر کی سطح پر) بعض دفعہ یہ اوپر تیرتا ہوا ہوگا۔ جس کا رنگ بھی اچھا ہوگا۔ اور اگر انفاقاً قارورہ کو رنگ میں اعتدال قائم نہ رہے تو قوام میں ضرور اعتدال پایا جائے گا۔ اور قارورہ کا رنگ اگر متغیر ہو جائے تو اس کی وجہ (محی یوم نہیں ہوتی ہے، بلکہ) کوئی ایسا سبب یک ہو جائے، جو قارورہ کے رنگ کو متغیر کر دیتا ہے۔ اور وہ سبب ایسا ہوتا ہے کہ اگر بخار نہ بھی ہو، جب بھی وہ قارورہ کے رنگ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ ہم حمائے تعبہ وغیرہ کے حالات میں قریباً بیان کرینگے۔

**نہن** حمائے یوم میں نہن (کم دبیش) سریع، قوی اور عظیم ہوا کرتی ہے۔ البتہ وہ صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، جن میں یہ بخار ضعیف کرنے والے انفعالات (مثلاً ہجوم و غنوم) سے پیدا ہوتا ہے (ایسی صورتوں میں نہن قوی ہونے کی بجائے ضعیف ہوا کرتی ہے) یا یہ کہ فم سعدہ میں اذیت پہنچانے والی کوئی خلط ہو۔ یا بردوت ہو، یا بخار کے سوا کوئی اور ایسا سبب ہو جو صغیر نہن کا باعث ہو جائے۔

حمائے یوم کی نہن میں اختلاف شاذ و نادر ہوا کرتا ہے (کیونکہ اس میں قوت ایسی زیادہ ضعیف نہیں ہوتی ہے) اگر اختلاف ہو بھی جائے تو انتظام نہن برقرار رہتا ہے۔ اگر اس کے خلاف ظاہر ہو تو (یقیناً) کوئی دوسرا سبب ہوگا۔ جو بخار سے پہلے گذر چکا ہوگا یا اس کے ساتھ ہوگا۔ مثلاً سخت مکان ہو۔ یا احتشار میں لذع شدید (سخت سوزش) ہو۔ یا اس کے مانند کوئی اور تکلیف ہو۔

اس بخار میں کبھی نہن صلب ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ گا ہے ہرودت شدیدہ کشفہ مجرہ ہوتی ہے۔ گا ہے دھوپ کی شدید حرارت محفہ، گا ہے

شدید مجففت مکان، گاہے سخت بھوک (فاقہ)۔ گاہے بخوابی، گاہے رنج و غم، گاہے استغراق (وغیرہ) +

گاہے حمی یوم میں ایسا ہوتا ہے کہ نبض کی حرکت انبساطی تیز اور حرکت انقباضی سست ہو جاتی ہے۔ لیکن طبعی حالت کے لحاظ سے تیزی کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی۔ ہاں شاذ و نادر صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ فاسد بخارات کو خارج کرنے کی ضرورت کے مقابلہ میں یہاں ترویج کی ضرورت زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ یہاں معتدل اور طبعی حالت کی نسبت بخارات ایسے زیادہ فاسد نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ معتدل کی نسبت کچھ گرم ہوا کرتے ہیں (اسلئے اخراج تنفس کے مقابلہ میں جذب نسیم کی ضرورت شدید ہوتی ہے۔ تاکہ گرمی میں سکون آئے) +

جب تم پر نبض اور اسکی حرکت انقباض کا پہچانا شکل ہو جائے۔ تو تنفس سہولت پتہ لگانا چاہیے۔ اور اس بخار میں مریض کی نبض بخار دور ہو جانے کے بعد اوس طبعی حالت پر آ جاتی ہے۔ جو اوس مریض میں پہلے پائی جاتی تھی۔ اور یہی ایک نسیاں علامت ہے (ورنہ دوسرے بخاروں میں بخار دور ہو جانے کے بعد بھی نبض میں کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی رہتا ہے) +

خلاصہ یہ کہ جب قارورہ اور نبض بہتر حالت میں ہوں تو یہ حمائے یوم کی علامت ہے۔ اور جب یہ دونوں ایسے نہ ہوں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ حمائے یوم نبو، کیونکہ با اوقات حمائے یوم میں قارورہ رنگین ہوتا ہے۔ اور نبض مختلف یا ضعیف یا صغیر ہوتی ہے +

حمائے یوم کے علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ اس کی ابتدا نرم ہوتی ہے (تضاغط سے شروع نہیں ہوتا ہے) اور اس کا زمانہ تیزی دو گھنٹے سے زیادہ

نہیں بڑھتا ہے، اور اوس کے منتہی پر شدید عوارض پیش نہیں آتے ہیں۔ اور  
 حملے عفتی اس کے خلاف ہے + حملے یوم کی یہ بھی علامت ہے کہ اس میں سخت  
 عوارض نہیں ہوتے۔ اور نہ (بخاری میں) سخت حرارت کا غلبہ پایا جاتا ہے۔ درہمی  
 اس میں کم ہو کرتے ہیں (مثلاً در دوسر۔ در دکر وغیرہ) لیکن اگر در دوسر یا کسی اور قسم کا  
 در دہمی تو بخار دور ہو جانے کے بعد دیر تک باقی نہیں رہتا ہے۔ یہ بھی یوم ہونیکلی  
 ایک دلیل ہے + عورتا یہ بخار پسینے کے ساتھ اوترتا ہے، یا بخار اوترتے وقت بدن  
 نم ہو جاتا ہے۔ یہ نمی اور تری غلطی نہیں ہوتی ہے (یعنی اس نمی میں کوئی خلط  
 غالب نہیں ہوتی ہے) بلکہ طبی اور معمولی پسینہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ علی ہذا  
 اس کی مقدار بھی بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرح اس کی کیفیت  
 طبی پسینہ کے مانند ہوتی ہے، اسی طرح اس کی مقدار بھی طبی پسینہ کی مقدار کو قریب  
 ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر تم پسینہ کی مقدار زیادہ دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ بخار جائے یوم  
 کی قسم سے نہیں ہے +

حملے یوم ہونے کا تجربہ یوں بھی کیا جاتا ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کیا  
 جائے۔ اگر اس میں تھوڑی دیر ٹھہرنیکے بعد خلاف عادت پھریری سی آنے لگے تو  
 سمجھ لینا چاہئے کہ حملے عفتی ہے۔ اسی صورت میں فوراً مریض کو حمام سے باہر نکال  
 لیا جائے۔ اور اگر کوئی غیر معمولی تغیر ظاہر نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ حملے یوم ہے +  
 علاوہ ان کے اس کا یہ بھی ہوتا ہے کہ ہوتا دراصل حملے یوم۔ لیکن حمام میں جانیکے  
 بعد دقیق و سیال اغلاط بدن میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ جو اشتعال سے محفوظ  
 نہیں رہتے۔ اسلئے یہ بخار حملے یومی سے حملے غلطی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر  
 حمام کی نسبت نہ آتی تو یہ بخار حملے یوم ہی رہتا۔ اور یونہی جاتا رہتا +

## حمی یوم کا انتقال

(یعنی حمی یوم کا کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جانا) +  
 حمی یوم اکثر دوسرے بخاروں میں منتقل ہو جا یا کرتا ہے اور یہ انتقال سلی اندازہ سے ہوتا ہے جس اندازہ سے کہ بدن اور اخلاط میں اسکی استعداد ہوتی ہے یا جس اندازہ سے دیگر اسباب ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کہ تدریس میں (غذا وغیرہ میں) کوئی غلطی ہو جائے۔ مثلاً یہ کہ مرین کو غذا دینی چاہئے تھی۔ اور طبیعت غلطی کی اور غذا ندی تو عفو دی مزاج کے لوگوں میں یہ بخار دق یا تپ محترکہ کی طرف منتقل ہو جائیگا۔ اور پھر گوشت لوگوں (لابدان حمیہ) میں سو فوس کی طرف منتقل ہو جائیگا جس میں (خون کے اندر) عفونت نہیں ہوتی ہے۔ +

اور بعض اوقات حمی عفنی (دومی) میں بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مسامات کو کھولنے اور جسم سے کثافت کے دور کرنے کی ضرورت ہو۔ اور (غلطی سے) دیا نہ کیا جائے، تو بدن کے اخلاط موجودہ مشتمل ہو جاتے ہیں جس کو سخت اور عفونت لاحق ہو جاتی ہے۔ + خصوصاً جبکہ اخلاط میں بوجہ کثرت۔ لزوجیت اور غلظت کے اور رگوں میں بند ہونے کی وجہ سے سڈوں کی استعداد ہو۔ +

## علامات انتقال

(دوسرے بخار میں حمی یوم کے منتقل ہو جانے کی علامتیں) +  
 اس امر کی نشانی (کہ حمی یوم دوسرے بخار میں منتقل ہو گیا ہے) یہ ہے کہ بخار بغیر پسینے یا نمی کے اور تر لاہو یا اگر پسینہ کے ساتھ اور تر لاہو، تو پسینہ کو بعد طبیعت



پوسے طور پر صاف نہیں ہوتی ہے، اور یہ کہ زائد انحطاط دراز اور دشوار ہوتا ہے۔ جس میں نبض بھی صاف نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ نبض میں کچھ نہ کچھ کسرت باقی رہتی ہو۔ علیٰ ہذا اگر دوسرے ہو تو وہ بھی باقی رہتا ہے۔ یہ سب علامتیں اسکا پتہ دیتی کہ وہ حملے عغنی (خلطی) یا دق میں منتقل ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر اسباب شدید ہوں اور دیر تک موجود رہیں تو حملے دقتہ میں منتقل ہو جائیگا۔ اور جب دق میں منتقل ہو جائے گا تو شریان (نبض) کے ٹکس کو گرم پاؤ گے۔ اور بخار تمام اعصاب میں یکسانی کے ساتھ ہوگا۔ جس کا املاء، معدہ اور تناول غذا کے بعد بڑھنا ضروری ہے۔ اور نبض کو ہمیشہ مستوی پاؤ گے (حملے عغنی کی طرح یہ مختلف نہ ہوگی) جس میں کچھ صدا بہت اور صغیر بھی ہوگا۔ نیز حملے دق کی وہ تمام علامتیں بھی دیکھو گے جو ہم بیان کر نیلے ہیں۔ جب حملے یوم اُس تب دوسری میں جس کا نام سو نوص ہے۔ اور جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے۔ منتقل ہو جائیگا تو دیکھو گے کہ املاء (امتلاء رعون) کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ حرارت میں زیادتی ہے۔ اور چہرہ پر سوجن کے آثار ہیں۔ اور اگر یہ بخار عفونت کے بخاروں میں منتقل ہو جائیگا۔ تو پھر یہاں اُٹھنیگی، نبض مختلف اور صغیر ہوگی۔ تضاعظ ظاہر ہوگا (جبکے معنی گذر چکے ہیں) اور حرارت تیز اور خشک ہوگی۔ اور تمام عوارض شدت سے ظاہر ہو جائیں گے۔ رہا تمارورہ۔ تو اس میں عموماً سابق کی طرح نفج کی علامتیں قائم رہتی ہیں۔ اور بسا اوقات نفج نہیں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

## حملے یوم کا عام اصول علاج

جو لوگ مسیات یوم میں مبتلا ہو جائیں انکا فرض ہے کہ بہترین غذا جو سرخ المعظم بھی ہو استعمال کریں۔ اسلئے کہ کھجور یعنی بخار کا مرلین (قینا)

علیل ہے۔ اور جب وہ علیل ہے تو وہ یقیناً مائوسیہ آفت رسیدہ ہو گا اور مائوسیہ  
لئے ہر طرح کے منظم غذا ہی مناسب ہے، لیکن حیات یوم کے بعض لوگوں کو پیٹ بھر کے  
غذا کھانے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ ان بخاروں میں کیا جاتا ہے جو مکان یا غم  
یا فاقہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں + علیٰ ہذا ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے جن میں  
صفر، بہ کثرت ہو، اور جو لوگ ابتداء میں پھریری کی شکایت کرتے ہوں، ان کو  
غذا تھوڑے سے پانی اور کسی (مناسب) شراب میں ڈبو کر دی جائے۔ تاکہ غذا  
جلد نفع دے سکے۔ اور ایسے لوگوں میں خواہ ابتداء بخار ہی کیوں نہ ہو ضرور غذا بچا  
لیکن بعض لوگوں کو کثیر المقدار غذا دینے سے روکا جاتا ہے۔ اور تلخیص غذا  
تقلیل غذا، اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حمی یوم سدی۔ حمی یوم استحصالی  
اور حمی یوم درمی میں کہنا پڑتا ہے۔ غذا کے باب میں بہتر اصول یہ ہے کہ  
اخلاط مرض کے وقت غذا دیجائے۔ بجز اون لوگوں کے جنکو ہم نے مستثنیٰ کر دیا  
پانی ٹھنڈے پانی کے باب میں ضرور ہے کہ ابتداء میں روکنا مناسب نہیں۔  
اس لئے کہ اس وقت قوت (کافی) ہوتی ہے۔ اور سرد پانی سے ضعف کا اندیشہ  
نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں روح کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یہ ایک بہترین علاج جز  
لیکن اگر آلات باطنی (اشعار) میں کوئی ضعف ہے۔ اور بخار میں طول کھینچ گیا  
ہے۔ یا بخار سردوں کی وجہ سے ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی زیادہ استعمال  
نہ کیا جائے +

حمام حمام یوم والوں کو حمام کا مشورہ اس وقت اکثر دیا جاتا ہے۔ جبکہ  
بخار کی باری پورے طور پر اتر چکی ہو۔ اس لئے کہ اس سے کئی نتائج حاصل ہوتے  
ہیں۔ (۱) تریط حاصل ہوتی ہے۔ (۲) پسینہ آجاتا اور مسامات کھل جاتے ہیں۔

لہذا حمام یوم استحصالی: وہ بخار جو مسامات جلد کے بند ہونے سے لاحق ہو +

(۳) انجام کا ڈال دینی طور پر تیرید بھی حاصل ہوتی ہے۔ ہاں اس صورت میں حمام سے باز رکھنا چاہئے۔ جبکہ عفونت کا خطرہ موجود ہو +

حمامے یومِ سُدھی والوں کو حمام سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ بسا اوقات حمام کسی مرضِ عفونت (حمی عفونی) کو پہچان میں لے آتا ہے۔ اور یہی حالت بخیر سے پیدا ہو نہیوالے بخار کی بھی ہے۔ ہاں آخر وقت میں اور جبکہ مسامات کھل چکے ہوں، اور تھمہ فرو ہو چکا ہو، تو اس وقت حمام کرنا واجب ہو، زکام والوں کو حمام نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر زکام احتراقی ہو (حرارت آفتاب کی وجہ سے زکام ہو گیا ہو) تو اس میں حمام مناسب ہے +

حیاتِ یومِ دالوں کے لئے ضروری ہے کہ حمام کی ہوا میں زیادہ دھڑھریاں بلکہ پانی میں جب تک آرام لے (اور اچھا معلوم ہو) ٹھہرے رہیں، مگر استحضات اور محالفتِ مسام سے جن لوگوں کو بخار آیا ہو، ان کو حمام کے ہوائی حصہ میں زیادہ ٹھہرنا مناسب ہے۔ تاکہ پسینہ خوب آجائے +

حمام میں تفریح کرنا (تیل لگانا) خواہ تیل بن پر ڈال دیا جائے۔ یا بطور ظاہر کے لگا دیا جائے۔ مسامات کو بند کر دیتا ہے، اور ان تمام بخاروں کی صحت میں تاخیر پیدا کر دیتا ہے۔ جو بیرونی یا اندرونی سدوں کی وجہ سے ہوں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ مالش کی جائے تو حسدوں کو کھول دیتا ہے۔ اور رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔ تو اگرچہ اور مالش اس کو بھی تحلیل کر دیتی ہے۔ لیکن رطوبت کی کمی ہو تو جسم میں خشکی پیدا کر دیتی ہے +

حمامے یومِ دالوں میں استفراغِ زہل وغیرہ نئی کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ ہاں جن میں سدوں یا استلار یا فسادِ مضم کی وجہ سے بخار آیا ہو۔ یا جن میں حمی یومِ استحضانی ہو، اور بدن بھی اخلاط سے متلی ہو، تو ایسی حالتوں میں استفراغ کی ضرورت

ہوگی \*

## حملے یوم کی قسمیں

حملے یوم میں سے بعض ایسے ہیں جن کو حالات نفسانی (اعراض نفسانیہ) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور بعض کو حالات بدنی کی طرف، اور بعض ایسے بھی ہیں جن کو خارجی اسباب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے \*

جو حمیات یوم حالات نفسانی کی طرف منسوب ہیں انہیں حمی یوم غمیہ، ہمیہ فکرہ، غضبیہ، سرریہ، نومیہ، فرحیہ، اور فرغیہ شامل ہیں۔ اور جو حالات بدنی کی طرف منسوب ہیں ان میں سے بعض تو ایسے امور کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جو افعال و حرکات ہیں۔ یا انکے اضداد (یعنی سکون)۔ اور بعض ایسے امور کی طرف منسوب ہیں جو نہ حرکات ہیں اور نہ اضداد حرکات (یعنی وہ امور نہ حرکات ہیں اور نہ سکونات بلکہ وہ حرکات و سکون سے علیحدہ ہیں) \*

جو بخار حرکات اور اضداد حرکات کی طرف منسوب ہیں انہیں حمی یوم تعبیه، راحیہ اور استفرغیہ شامل ہیں۔ علیٰ ہذا اسی قبیلے سے حمی یوم وجعیہ اور حمی یوم غشیہ بھی ہے۔ اور اسی قبیلے سے حمی یوم جو عیہ اور حمی یوم عطشیہ بھی ہے \*

حملے یوم کی وہ قسمیں جن کو غیر افعال و حرکات کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ان میں حمی یوم سدییہ، تخمیہ، درمیہ اور تشنیہ شامل ہیں (تشنیہ - جلد کا خشک ہو جانا) اور جو بخار خارجی اسباب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان میں حملے یوم احتراقیہ ہے۔ جو آفتاب کی سخت تمازت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور حمی یوم بردیہ ہے (جو سردی سے پیدا ہوتا ہے)۔ نیز حمی یوم استعصانیہ

ہے (جو مسامات کے بند ہونے سے لاحق ہوتا ہے) اور محمی یوم اعتسالیہ (جو نہانے سے پیدا ہوتا ہے) اب ہم ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ سے اُنکے علاج کے بیان کرتے ہیں ۔

## حمائے یوم غمیہ (غم کا بخار)

کثرت غم کی وجہ سے جبکہ روح اندرون بدن کی طرف حرکت کرتی ہے اور وہ اندر گھٹ جاتی ہے۔ تو گاہے اس سے محمی روحیہ (روحی بخار) محمی یومیا آجاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قارورہ میں ناریت ہوتی ہے۔ اور اس کے بھٹنے میں جدت پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ خود مرین قارورہ کی حدت کا احساس کرتا ہے۔ اس ناریت و حدت کی وجہ یہ ہے کہ پوست کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں کی حرکت پستی کی طرف ہوگی، اور تھل کی وجہ سے آنکھیں گہرائی میں چلی جائیگی۔ اور ضعف قوی کی وجہ سے (آنکھوں کی حرکت میں) کسی قدر سکون بھی پایا جائیگا (یعنی آنکھیں جلد جلد اور سرعت سے حرکت نہ کریں گی، بلکہ انکی حرکت سُست ہوگی) ۔

باطن کی طرف حرارت کے متوجہ ہو جائیگی وجہ سے چہرہ پیرزدی سی نمودار ہو جاتی ہے۔ اور بعض میں کسی قدر صغرا و ضعف ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی قدر صلابت کی طرف بھی میلان ہو جاتا ہے (یعنی نبض میں کسی قدر صلابت بھی آ جاتی ہے) ۔

[علاج] حمائے غم کا علاج یہ ہے کہ آہن کا بہ کثرت استعمال کیا جائے (جس کی حرارت معتدل اور معمولی ہو) اور حام کرائیں جس میں ہولے زیادہ پانی استعمال ملے غالباً اس سے مراد یہ ہے کہ پوٹے کم حرکت کریں گے۔ اور وہ زیادہ نہاؤں گے۔ جس طرح

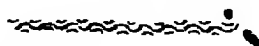
نیند کے غلبہ کے وقت آنکھیں اچھی طرح نہیں کھلتی ہیں اور

کرائیں (کیونکہ حمام کی گرم ہوا میں زیادہ ٹھہرنے سے پسینہ بکثرت آئے گا۔ جو ترطیب پہنچانے کی بجائے خشکی بڑھائیکے) اس کے بعد تیل کی ماسش بھی دیر تک کی جائے۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے (تیل کا ملنا) حمام سے بھی زیادہ سودمند ہے۔ مقرحات کا استعمال بھی کرایا جائے (مثلاً نفہ مست انگیز اور حکایات دھچپ اور مفرج ادویہ، یا قوتی بارود وغیرہ) ٹھنڈے عطر (مثلاً عطر خس و عطر صندل وغیرہ) لگائے جائیں۔ مریض کے سینہ پر سرو قسم کے ملا لگائیں جو از قسم لعابات ہوں (جیسے لعاب ہداتہ واسپغول وغیرہ) یا از قسم عصارات (مثلاً عصارہ برگ کشنیز سبز) یا خوشبودار پانی (اور عرق۔ مثلاً عرق گلاب۔ عرق کیوڑہ وغیرہ) اور ایسی شراب پلائی جائے، جس میں پانی بکثرت ملا یا گیا ہوہ شراب ایسے مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے +

## حمائے یوم ہمئیہ (اندوہ کا بخار)

کبھی کسی شے مسئلہ کے لئے زیادہ غور و فکر کرنے سے روح میں سخت حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کو گرم کر کے بخار میں مبتلا کر دیتی ہے +

علامت [اس کی علامتیں حمائے یوم غمیہ کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر آنکھ باوجودیکہ تحلیل کی وجہ سے گہرائی کی طرف چلی جاتی ہے۔ کسی قدر باہر کی طرف بھی ہوتی ہے (بہر حال آنکھ کی گہرائی غمیہ کے برابر نہوگی) اور غصہ بھی بہت ضعیف اور دبی ہوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کچھ ضعیف بھی ہوتی ہے۔ تو ضعف کے ساتھ کسی قدر بلند ہی بھی ضرور پائی جاتی ہے۔ اس کا علاج حمی غمیہ کے علاج کے مانند ہے +



## حمائے یوم فکر یہ (فکر کا بخار)

کبھی بعض امور میں بہت زیادہ فکر کرنے سے حمائے ہیملہ وغیرہ کے مشابہ ایک بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں آنکھوں کی حرکت معتدل ہوتی ہے: نہ آنکھ بہت ڈوبی ہوئی ہوتی ہے، اور نہ زیادہ ابھری ہوئی۔ ہاں کسی قدر گہرائی کی طرف میلان ہوتا ہے۔ بعض بلندی اور پستی میں مختلف ہوتی ہے۔ مگر اکثر معتدل ہی ہوتی ہے۔ چہرہ پر زردی کی جھلک ہوتی ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو حمائے یوم ہیملہ کا ہے +

## حمائے یوم غضبیہ (غصہ کا بخار)

کبھی غصہ کی حالت میں روح کی حرکت خارج کی طرف بہت زیادہ چڑھنے پر افراط گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو روح کے ساتھ وابستہ ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے +

علامت اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی قسم کا خوف بھی غصہ کے ساتھ شریک ہو تو چہرہ مائل بہ زردی ہو گا۔ اور جب طبع زیادہ گنڈ سے بخار ہو جانے والے کا چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں بھی چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور آنکھیں سُرخ نہیں ہوتیں اور ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ روح (غصہ میں) باہر کی طرف حرکت کرتی ہے۔ بعض لوگوں میں کسی خطا کی حرکت کی وجہ سے، یا ضعف طبیعت کے باعث کپکپی سی بھی ہوا کرتی ہے۔ قارورہ سُرخ اور تیز ہوتا ہے۔ جس کی حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور قارورہ میں کسی قدر چمک نمودار ہوتی ہے۔ نبض موٹی، ممتلی، بلند اور متواتر

ہوتی ہے \*

**علاج** ایسے بیماروں کا علاج مسکنات کا استعمال کرنا۔ دچسپ کمائیوں سے تفریح پہنچانا، دلاؤ نیز گانے سننا، اور حیرت افزا اکیلوں میں لگا دینا ہی ان کو نیکرم پانی سے جسکی حرارت تیز نہ ہو، حام بھی کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد بہت سے تیل کی بکثرت ماش بھی سفید ہے۔ کیونکہ یہ نسبت تیز گرم پانی کے یہ زیادہ موافق مزاج ہوگی۔ اور غذا میں سرد و تر چیزیں استعمال کرانی چاہئیں لیکن شراب سے قطعاً روکا جائے۔ اس لئے کہ وہ ان مریضوں کے حق میں نہایت پرخطر ہے \*

## حائے یوم سہریہ (بیداری کا بخار)

گاہے کثرت بیداری سے بھی حائے یوم پیدا ہو جاتا ہے \*

**علامت** اس کی علامت یہ ہے کہ زیادہ جاگنے کے بعد بخار آیا ہوگا۔ پوچھوں میں بھاری پن پایا جائیگا۔ کہ آنکھیں نہ کھلی سکیں گی۔ اور تحلیل رطوبات کے باعث آنکھیں ڈوبی ہوئی ہونگی۔ اور پوچھوں میں فساد غذا اور کثرت بخارات کی وجہ سے تہج نظر آئیگا۔ اور عذیم ہضم کی وجہ سے قارورہ میں کدورت ہوگی۔ نبض ضعیف ہوگی اور چہرہ سرور ہضم کے باعث زرد اور پھولا ہوا ہوگا۔ لیکن اس میں حائے غضبی کی طرح چہرہ پر سرخی نہ ہوگی \*

**علاج** آرام سے رکھنا۔ مسکنات کا استعمال کرنا۔ مصروف خواب کر دینا۔ سرد و تر چیزوں سے سر پر زطول کرنا۔ حام مرطب میں نہلانا۔ اور خون صالح پیدا کرنے والی غذا میں دینا۔ تری پہنچانے والے تیلوں کا استعمال کرنا۔ اور دروشم نہ ہونے کی حالت میں اچھے مریضوں کو بے مائل شراب کا استعمال کرنا بے حد



نفع رساں چیز ہے +

## حمائے یوم نومیہ و راحیہ

رحائے یوم جو کثرت خواب یا بہت آرام سے زندگی بسر کر نیکانہ نتیجہ ہوتا ہے\*  
روح کے گرم بخارات بیداری اور حرکت کی وجہ سے تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔  
لیکن جب خواب اور آرام حد سے بڑھ جائیگا۔ تو بخارات تحلیل نہ ہوں گے۔  
اُن سے روح گرم ہو جائے گی اور بخار آ جائیگا +

علامت یہ ہے کہ بخار سے پہلے نیند اور آرام کی کثرت کی گئی ہوگی۔ خصوصاً  
جبکہ بعض پہلے انکا خود گرد نہ تھا۔ اور خللنا عادت یہ چیزیں پیش آ گئیں۔ علاوہ  
اِسیں اس بخار میں نبض کے اندر بھی ایک قسم کا استلار بخاری پایا جائیگا (یعنی  
نبض کے اندر جسم لطیف ہوائی محسوس ہوگا) +

علاج حمام کے حصہ ہوائی میں پسینہ لینے دیں۔ اور گرم پانی سے حد اعتدال  
تک غسل کرائیں (یعنی گرم پانی سے غسل زیادہ نکرائیں) غذا کم مقدار میں دیں  
جو سردی و تری کی طرف میلان رکھتی ہو۔ اور اعتدال کے ساتھ ریاضت بھی  
کرائیں۔ شراب کا پینا اس میں مناسب نہیں ہے +

## حمائے یوم فرحیہ (خوشی کا بخار)

کبھی زیادہ خوشی بھی بخار پیدا کر دیتی ہے جیسے کہ زیادتی غصہ سے ہوتا ہے +  
علامت یہ ہے کہ جو باتیں غصہ (کے بخار) میں پائی جاتی ہیں تقریباً وہی باتیں  
یہاں بھی ہونگی۔ مگر اس بخار میں آنکھوں کے اندر ہسرور کی حالت ہوتی ہے +  
کہ غصہ کی کیفیت۔ اور نبض میں توازن بہت کم ہوا کرتا ہے +

علاج] اس بخار کا علاج حامی غضبیہ سے قریب ہے +

## حمائے یوم فزعیہ (خوف کا بخار)

جس طرح غم سے بخار آ جاتا ہے، اسی طرح گاہے دہشت سے بھی بخار آ جاتا ہے۔ کیونکہ خوف اور غم میں وہی نسبت ہے جو غصہ اور مسرت میں ہے۔ اس طور پر کہ خوف کی رجالت میں روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے اور غضب کی خارج کی طرف۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ خوف اور غم میں یہ حرکتیں فوری ہوتی ہیں۔ اور غم و مسرت میں تدریجی +

علامت] اس کی علامتیں حامی غم کی علامتوں کے قریب ہوتی ہیں۔ مگر نبض میں سخت اختلاف ہوتا ہے۔ اور آنکھ کی ہیئت دہشت زدہ شخص کی سی ہوتی ہے +

علاج] حامی غم اور اس کا علاج قریب قریب ہے۔ خوف اور دہشت کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ خوشخبریاں سنائی جائیں۔ ایسے مریضوں کے لئے شراب نہایت مفید ہے +

## حمائے یوم تعبیه (تھکان کا بخار)

زیادہ تھک جانے سے بھی کبھی روح میں اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ بخار آ جاتا ہے۔ جو افعال طبی میں نقصان و ضرر پیدا کر دیتا ہے۔ اور انکی مضرت زیادہ تر افعال حیوانی اور نفسانی تک پہنچتی ہے +

علامت] حمائے تعبیه کی علامتیں یہ ہیں: تھکن کا مقدم ہونا۔ دوسرے اعضاء کی نسبت مفاصل میں زیادہ گرمی کا پایا جانا۔ ماندگی کا احساس اور

بدن میں خشکی کا نمودار ہونا۔ اگرچہ بعض اوقات آخر میں کسی قدر نمی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ شکن زیادہ نہ ہو۔ اور اسکے ساتھ خشکی بڑھانے والی سرشارت یا پسینہ روکنے والی سردوت موجود نہ ہو۔ لیکن جب بہت زیادہ ریاضت اور مکان کا وقوع ہوتا ہے تو نمی اور پسینہ کم پائے جاتے ہیں۔ گاہو خشک کھانسی پھیسپٹے کی شرکت سے عارض ہوتی ہے۔ نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے۔ اور گاہے مائل بہ صلابت ہو جاتی ہے۔ قارورہ حرکت (و حرارت) کی وجہ سے زرد اور تیز، اور تحلیل رطوبت کی وجہ سے رقیق ہوتا ہے۔

**علاج** ان بیماروں کو خوب آرام دینا، حمام کرانا اور آہن کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد مفاصل پر خصوصیت کے ساتھ تیل کا ملنا اور غذا میں اچھے اخلاط پیدا کرنے والی چیزوں کا، جو رطوبت پہنچانے والی ہوں، بمقدار ہضم دینا مناسب ہے۔ یہ غذا میں نوجوان مرغیوں، ملاں اور ریت کی مچھلی سے تیار کی جائیں۔ اس لئے کہ ایسے بیماروں کی توتیں ضعیف ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ توقع ناممکن ہے کہ حالت صحت میں جس قدر وہ ہضم کر سکتے تھے۔ اب بھی اسی طرح ہضم کر سکیں گے۔ بلکہ یقیناً وہ اس سے کم ہضم پر قادر ہوں گے۔ اسی لئے ان مریضوں کو اگر ایسی غذایں دی جائیں، جن کی مقدار بہت زیادہ تغذیہ بخشنے، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور مثلاً نیم برشت انڈے کی زردی اور مرغ کے خبیثے دیئے جائیں۔ تو نہایت بہتر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تھک جانے والے لوگوں کو دوسروں کی نسبت تلطیف تدبیر (اچھی غذا دینے) کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن یہ کوئی صاحب رائے نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تازہ پھل بھی دیئے جائیں۔ اور عادت ہو تو زیادہ پانی پی ہوئی شراب کا بھی استعمال کرایا جائے۔ اور اگر شراب کی مادت نہ ہو تو جلاب (شراب شہد و گلاب) یا اس کے مماثل چیزیں

استعمال کرائی جائیں + ان لوگوں میں تیل کی مالتش بھی دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ کی جائے۔ تاکہ اعضا اور خشک شدہ مفاصل میں تریب پیدا ہو جائے اور تاکہ جو کچھ اوٹ ان میں پیدا ہو گئی ہے، اس میں نرمی آجائے۔ اس کام کیلئے روغن بنفشہ بہترین چیز ہے۔ اور مناسب یہ ہوگا کہ تمام بدن میں اسی مالتش کیجائے خصوصاً سر، گردن، ریڑھ کے حصے اور تمام جوڑوں پر اس کا ملنا نہایت مفید ہے۔ خصوصاً جبکہ حمام پہلے کر لیا جائے۔ اور یہ بھی مناسب ہے کہ بھوننا خوب نرم (اور گدگدا) ہو اور مریض کا لباس اور اس کی نشست گاہ خوشبو سے مسطر کر دی جائے اور اگر عوارض کے باقی رہ جانے کی وجہ سے کہ حمام کی ضرورت پیش آئے تو مکرر حمام کرایا جائے۔ اور ان تمام طریقوں کو جو باب حمام میں مرقوم ہیں، ملحوظ رکھا جائے +

## حمائے یوم استفرغیہ (استفرغ کا بخار)

بعض مرتبہ اسہال کے باعث اخلاط میں اضطراب پیدا ہونے سے روح میں ایک سخت حرکت پیدا ہو جاتی ہے جو بخار کا باعث بن جاتی ہے۔ اور عموماً یہ اس مکان اور ماندگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو اسہال کے بعد عارض ہوا کرتی ہے۔ اور کبھی مسہلہ دوائیں بھی گرمی بڑھا کر بخار پیدا کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں حمی یوم استفرغیہ کا یہ فصد کے بعد بھی آجاتا ہے۔ اس لئے کہ فصد کی وجہ سے بخارات کی رطوبت، اور انکی دمیوت (خون کی رطوبت) ذرا نکل ہو جاتی ہے۔ اور انیس ایک قسم کی دفاعی کیفیت اور صفرویت رونما ہو جایا کرتی ہے (یعنی فصدی رطوبت بدنی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں حدت و تیزی آ جاتی ہے) +

علامت مناسب یہ ہے کہ دھند کو آبہستگی روکنے کی تدبیر کی جائے جو باب

اسمال میں مذکور ہے۔ اور بیمار کو طاقت افزا غذا بمقدار میضم جو سرد اور تر ہو دیکھا  
جس میں کچھ تابین چیزیں بھی داخل کی جائیں۔ مددہ پر قوت بخینہ والے ضاد  
اور تر تیز گرم گرم استعمال کئے جائیں۔ لیکن نیم گرم استعمال دکنے جائیں۔ اسلئے  
کہ ہر نیم گرم چیز روغات پیدا کرتی اور قوت کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ان دواؤں میں  
ایک دوا یہ ہے کہ ایک صوف (یا رچہ) ناروین کے تیل میں یا اس سے بھی کسی  
ٹھنڈے تیل میں اچھو خوب دھو کر لیا گیا ہو۔ جھگو کر نچوڑ لیا جائے۔ تاکہ تیسل کے  
اکثر جزا اس سے نکل جائیں۔ نیز دل اور جگر پر تبرید پہنچانیزالی چیزیں رکھی جائیں۔

### حمائے یوم وجعہ (ورد کا بخار)

ورد بھی روح کو کبھی اس قدر گرم کر دیا کرتا ہے کہ اس سے بخار آجاتا ہے۔

علاج یہ کہ سر آنکھ کان۔ دانت۔ جڑوں یا دست و پا میں ورد  
ہوگا۔ یا قونج اور بوسیر کا درد ہوگا۔ یا کوئی اور درد مثلاً دامیل (دولوں) و  
چوڑنکا کا درد ہوگا۔

علاج ورد کی تبریک کریں جو اس کے باب میں مذکور ہے۔ پھر حمائے تعبہ کی  
طرح علاج کیا جائے۔ اور اگر شراب پلانے میں یہ خون ہو کہ ورد یا تحریک  
پہنچے گی۔ تو ہرگز نہ پلائی جائے۔

### حمائے یوم غشیہ (غشی کا حمائے یوم)

کبھی صاحب غشی کو حرکات روح کے اضطراب کی وجہ سے ایسی گرمی پیدا  
ہوتی ہے، جو بخار میں بدل جاتی ہے۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ غشی کے فطرات  
دور ہو جانے پر بھی بخار باقی رہ جاتا ہے۔

**علامت** غشی بخار کے ساتھ ہوگی، قوت مدھال ہوگی، اور باوجود اس کے دوسرے بخاروں کی علامتیں (جو حمائے یوم سے علحدہ ہیں) غیر موجود ہوگی۔  
 • تبین اس بخار میں مختلف الاحوال ہوتی ہے۔ کبھی تو ساقط اور باطل ہوتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ برودت غالب ہوتی ہے۔ اور کبھی سریع ہو کر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور تبین بلحاظ صلابت اور دودیت کے اصحاب ذبول محشف کی نبض سو مشابہ ہو جاتی ہے جو جنگی رطوبتیں فنا ہو کر بدن میں سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے) +

**علاج** غشی کا علاج کیا جائے۔ زود ہضم اور جمید الکیوس غذائیں دی جائیں۔ جو تھیں معلوم ہو چکی ہیں + شراب دینے کی اگر ضرورت ہو تو دی جائے۔ اور بخار کا کچھ خوف نہ کیا جائے۔ اور اگر غشی سے نجات پانے پر جمی ذبولیہ جیسا بخار قائم رہ جائے، تو سرد اور تر چیزوں سے جیسا کہ قاعدہ ہے۔ علاج کیا جائے (تبرید اور ترطیب کا سامان کیا جائے) +

## حمائے یوم جو عیمہ (فاقہ کا بخار)

بعض مرتبہ غذا نہ ملنے سے بھی بدن کے بخارات میں حدت پیدا ہو جاتی ہے جو تپ کا موجب ہو جاتی ہے +  
 ایسے بیمار کی نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ کئی قدر صلابت کی طرف مائل ہو کر جاتی ہے +

**علاج** اس کا علاج یہ ہے کہ کھانا کھلا یا جائے۔ چنانچہ بخار کی حالت میں تو پیش جو کالہ ذبول محشف تپا دن کا ایک درجہ ہے (ذبول، لاغری، محشف، خشک کر کے کھیر دینے والا) +

حریرہ۔ کچھ ترکاریاں (مثلاً کدو۔ پالک) شریک کر کے دیا جائے۔ اور اسکے بعد جید الیکٹروس قوی غذائیں دی جائیں۔ جام بھی کرایا جائے۔ اور سر پر نیگرم پانی بکثرت ڈالا جائے۔ ایسے نیگرم پانی میں بیٹھنا بھی مناسب ہے۔ اور جسم کو روغن بنفشہ۔ روغن ورد اور روغن کدو سے ترطیب پہنچائی جائے (یعنی ان مرطب روغنوں کی مالش کی جائے)۔

## حمائے یوم عطشیہ (پیاس کا بخار)

یہ حمائے جو عید سے قریب ہے۔ اور اس کی نسبت بدرجہ اولیٰ بخارات میں شدت حرارت پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ پانی جو ذریعہ تسکین ہے، وہی پیاس کی حالت میں کھو جاتا ہے۔

علاج ٹھنڈے پانی کا پلانا۔ اور سرد پھلوں کا پانی چھوڑ کر پلانا۔ خضروں آب انار شیریں۔ آبنر کے استعمال سے جسم کو رطوبت پہنچانا۔ اور اگر ٹھنڈے پانی سے جام کرنا ممکن ہو (یعنی کوئی اسراف نہ ہو، مثلاً قوت کمزور نہ ہو) تو ٹھنڈے پانی سے جام کرنا اس قسم کے بخار کا علاج ہے۔

## حمائے یوم سیدیہ (سڈے کا بخار)

سڈے (دراگاہے) مسامات میں ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ جلد خشک ہوتی ہے، یا غسل کم کیا جاتا ہے۔ یا گرد و غبار کثرت سے بدن پر جمتے ہیں۔ یا سردی لگ جاتی ہے۔ یا قابض پانیوں سے غسل کا اتفاق ہوتا ہے یا جو صوب کی ملن سے مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ اور (۲) گاہے سڈے رنگوں کی لیت (باریک شانخون) ان کے سواقی، اور لیغنا و سواقی کے مہلہ دوران کے

مجاری میں ہوتے ہیں۔ پس جب کبھی حائے سدی کا نام لیا جائے۔ تو سمجھ لو کہ اسی دوسری قسم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (جس میں سدے عروق کی باریک شاخوں میں ہوتے ہیں) کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رانِ سدو کی وجہ سے گرم بخارات کم تحلیل ہوتے ہیں۔ امتلاء اور احتقان زیادہ ہو جاتا ہے۔ تنفس (اور ترویجِ رگوں سے) معدوم ہو جاتا ہے۔ اور گرم بخارات بہ کثرت جمع ہو جاتے ہیں، جو تحلیل نہیں ہوتے۔ ان وجہ سے بافراط حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب تک اس کا اشتعال لطیف ترین جسم یعنی روح تک محدود رہتا ہے۔ اس وقت حائے یوم پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ اشتعال خون تک پہنچ جاتا ہے تو پ سوخس کی مشہور قسم پیدا ہوتی ہے۔ جس کا حال ہم قریب تر بیان کریں گے۔ اور جو کہ ان خلطی بخاروں میں سے ہے۔ جو عفونت سے خالی ہوتے ہیں۔ اور جو محض (خون کے) اشتعال، غلیان، اور خون کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اشتعال عفونت کی حد تک پہنچ جائے جس کا موجب سدہ اور عدم تنفس ہو۔ تو یہ (حی یوم اور سوخس کی بجائے) عفونت کی طرف منتقل ہو جائیگا۔ اس قسم کا سدہ یا تو کثرتِ اخلاط اور کثرتِ خون کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یا یہ کہ اخلاط کی غلظت اور لزوجت سدہ کا باعث ہوتی ہیں۔ یا یہ کہ سدے کے اسباب میں سے کوئی چیز مجری کو درگ کی اندرونی نالی کو نہیں بلکہ نفس آلہ درگ میں واقع ہو جائے اور رگوں پر باہر سے دباؤ ڈالے، مثلاً سردی جو قبض پیدا کرے اور سکیڑے یا درم جو دباؤ ڈالے۔ یا کوئی نئی زائد چیز (مثلاً رسولی) پیدا ہو گئی ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو۔ جنہیں یا دکرنا متعارف ہے اور جو کلیات میں اسباب سدہ کے اندر گزر چکی ہیں)۔

حیاتِ یوم کی قسمیں میں سے یہ بخاروق کی طرف بہت کم منتقل ہوا کرتا ہے۔



اس لئے کہ اس میں جسم مادہ سے لہر نیر ہوتا ہے۔ اس بخار میں بھی پیاس، التساب اور بوزش حرارت کا لزوم پایا جاتا ہے + تار و رناریت اور قنٹ کے درمیان ہوتا ہے + اس میں پسینہ بدقت آیا کرتا ہے۔ اور رمیات غلطی سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ یہ بخار کبھی تین دن اور کبھی اس سے زیادہ رہتا ہے۔ بشرطیکہ سہے بکثرت اور قوی ہوں۔ اور وہ بیرونی زحلی (تکائف اور استحصال سے نہ پیدا ہوئے ہوں۔ لیکن جب سہے کم ہونگے تو یہ بخار جلد جاتا رہے گا۔ بشرطیکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو جائے +

حائے یوم میں سے یہ بخار ایسا ہے جو جانیکی بعد گام پھر آجایا کرتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ وہی سہے جو اصلی سبب ہیں، قائم رہتے ہیں + اس بار بار کے لوٹنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسکی باریاں قائم ہو گئی ہیں + یہ بخار اکثر سردی اور پھر یروں میں منتقل ہو جایا کرتا ہے جو اس امر کی علامت ہے کہ وہ حائے غشی میں انتقال کر گیا +

**مکتہ** حائے سدیہ میں اگر قصد کے بعد بدن کے بائیں طرف در و پسیدا ہو جائے تو مکرر قصد کرنا لازمی ہو گا۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ بخار کو مکون ہو جائے۔ اور در و کا سلسلہ باقی رہے (کیونکہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ مادہ کثیر بحالت سکون تھا۔ جس میں قصد سے تحریک پہونچی۔ اور کثرت کی وجہ سے سارا مادہ قصد سے ایک مرتبہ خارج ہو سکا۔ اس لئے مکرر قصد کرنے کی ضرورت ہوگی) +

**علامت** جبکہ بخار پیدا ہو جائے اور کوئی خارجی سبب نہ پایا جائے اور اس کا زمانہ انحطاط طویل ہو۔ تو سمجھ لو کہ وہ حائے سدیہ ہے خصوصاً جبکہ

لے قنٹ: سُرخ جوسیا ہی لے ہوئے ہو +

لے استحقاف کے معنی سات بند ہونے کے ہیں +

بخار کے اوترتے وقت جسم میں پسینہ کی نمی نہ پائی جائے۔ تھارے اس خیال کی تائید اس سے بھی ہو سکتی ہے کہ امتلا کی علامتیں پائی جائیگی۔ مریض کے بدن میں خون کی کثرت اور اس کی پیدائش زیادہ ہوگی۔ یا اس کے اخلاط غلیظ اور بے سدا رہیں گے (جو دیگر علامات و قرائن سے معلوم ہو سکیں گے)۔ پھر امتلا روموی اور امتلا غلطی میں یہ فرق ہے کہ اگر سڈے کسی خلط کی غلظت اور لزوجت کے باعث ہونگے تو جو ران کی مخصوص علامتیں ہیں۔ وہ پائی جائیگی۔ بدن پھولا ہوا نہ ہوگا۔ تنہا اور مرنی نہ ہوگی۔ ان فرض کثرت خون کی علامتیں موجود نہ ہونگی۔

• اور اگر سڈے کا سبب امتلا خون ہوگا۔ تو چہرہ کی سُرخی۔ رگوں کی پُری جسم کا پھولا سا بیڑا۔ اعضاء کا تمدد۔ اور اسی قسم کی دوسری علامتیں جسم میں نمودار ہونگی۔ سڈے اگر بافراط ہونگے تو نبض صغیر ہوگی۔ لیکن اگر وہ بہت نہیں ہیں تو نبض کا صغیر ہو جانا بھی ضروری نہیں ہے۔

**علاج** اس کا سبب اگر اخلاط کی کثرت اور امتلا کی زیادتی ہے۔ تو فصد اور مادہ کے جلد خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر فصد کی جائے، اور اس کے بعد بخار نہ آئے، تو یہ بہتر ہے۔ لیکن (فصد کے بعد) اگر بخار آجائے، تو رنج کے انتظار میں (توقف کرنا بہتر ہے)۔ ہاں اگر ضرورت مجبور کرے (تو بلا انتظار فصد کرنے میں) مضائقہ نہیں۔ کیونکہ کاسبے فصد سے اخلاط میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ باہم (اپنے اور دوسرے) مل جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر چارہ بھی نہ

لے یعنی فصد کے بعد بخار آجائے۔ تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ بخار خون کی وجہ سے نہیں آیا ہے۔ بلکہ دوسرے اخلاط کے نفاذ سے پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ فصد سے تو خون خارج ہی ہو جاتا ہے۔ یہ بخار اگر عارض ہو اسے۔ تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ فصد نے خون کے اخلاط و مواد میں جوش و انتشار پیدا کر دیا ہے۔ اور پھر مواد کو بُرے مواد کو ساتھ لے کر نفع کا منتظر کیا جائے

توفصداوراستفراغ میں تاخیر مناسب نہیں۔ پھر انصداوراستفراغ کے بعد ایسی تدبیروں کی طرف توجہ کی جائے جو سدوں کو کھول دیں اور مجاری و عروق کو پاک کر دیں۔ استفراغ مادہ سے پہلے سدوں کی تفتیح اور مجاری کا تنقیہ مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ طریقہ بعض مرتبہ مجاری کی طرف اخلاط کے دفعہ کھینچ لینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جو ان میں آکر چسپیدگی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جس سے بڑے خطرات پیش آ جاتے ہیں۔ اور کبھی اس سے رہ جائے کی کے سدوں میں زیادتی مہر جاتی ہے۔ بشرطیکہ مادہ میں غلظت ہو۔ خصوصاً جبکہ رگوں کی گزرگاہ میں خلقی طور پر پتنگ ہوں +

علاوہ ازیں کا ہے فصد اور استفراغ ان دو خانی فضلات کو خارج کر دیتے ہیں جو بند ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اسکو حامی غشی کی طرف منتقل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ خون لینے میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ غشی کی نوبت آجائے +

اگر تم کو اخلاط کی کثرت محسوس نہ ہو۔ بلکہ سدوں کا احساس ہو۔ اور یہ پتہ چلے کہ انکا حدوث اخلاط کی غلظت اور لزوجت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو عموماً زیادہ فصد اور استفراغ کی احتیاج نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ سدوں کی تفتیح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تفتیح کا طریقہ یہ ہے کہ جلا بخشنے والی غذاؤں اور دواؤں کا استعمال کرایا جائے اور مرض جو کہ بخار ہے (یعنی مرض چونکہ گرم ہے)۔ اس لئے تفتیح کے لئے گرم قسم کی جلا بخشنے والی چیزیں مناسب نہیں۔ بلکہ سادہ سکینجین، سکرینجین، بزدلی تک اور آب تر بوز سے عرق سولف تک استعمال کر سکتے ہیں + غذا بھی ایسی دی جائے جس میں (عروق کے) دھو ڈالنے کی قوت ہو۔ اور اس میں اس نہ ہو۔ مثلاً آش جو اور شکر + شکر غذا کے قریب بھی ہو۔ اور اس میں قوت تفتیح و جلا بھی

پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو آتش جو کے ساتھ ملائے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
 پھر تم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ ضرورت پا کر جب متفرغ کر دیا گیا اور سڈنگ کو ملنے  
 کی تدبیر بھی اُن چیزوں سے کر دی گئی، جو ہم نے بتایا کہ کیا بخار کم ہو گیا۔ اور جا تا رہا اور  
 کیا اگر اسکی باری آتی تھی تو پہلے سے دوسری باری لگی ہو گئی۔ اور قارورہ بھی دیکھوئے معلوم  
 ہو کہ وہ عظیم النفع نہیں ہو۔ اور نبض سے بھی عفونت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ تو  
 تم کو سمجھنا چاہئے کہ اسی تدبیر اور اسی طریقہ علاج پر کار بند رہنا مناسب ہے۔ اور  
 تیسرے دن کی باری کے بعد بیمار کو حمام میں داخل کرنا چاہئے۔ مگر مقررہ نوبت کا  
 پابندی نہ کھینچئے۔ تک انتظار کرنے کے بعد۔ بشرطیکہ یہ بخار باری کا ہو، (حمام میں) تیل لگایا  
 جائے۔ اور بدن کی مائش اُن چیزوں کے ساتھ کی جائے، جس میں سمولی جلا رہ ہو۔  
 مثلاً آرو با قلعے آرو کر سنہ۔ آرو اصل السوس اور زرا وندیک۔ زرا وندیک کو  
 کسی قدر شہد اور پانی میں پیس لیا جائے۔ اور اگر اس سے تیز چیزی کی جرأت تم کو ہو  
 تو وہ پورہ ارغنی ہے، اگر نہیں یہ محسوس ہو کہ حمام نے طبیعت میں کچھ تغیر پیدا کر دیا  
 اور اس سے قشر میرہ عارض ہو جائے۔ تو ایک خطہ بھی مریض کو حمام میں  
 نہ ٹھہرنے دیں۔ کیونکہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ سدہ اس قسم کا نہیں ہے، جسے حمام  
 قبول سکے، اور جب بیمار حمام سے نکل آئے تو کھانے پینے سے اس وقت تک باز  
 رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ باری سے امن و اطمینان حاصل نہ ہو جائے۔ اور اگر کچھ کھانے کی  
 ضرورت مجبور کر کے اور صبر نہ ہو سکے تو ایسی چیزیں بلائی جائیں، جن میں تفسیح کی تاثیر ہو  
 مثلاً بہت سا پانی ملا یا ہوا پتلا سا مارا شیر جو دیر تک نہ پکایا گیا ہو۔ اور جس میں  
 کر نس شامل کر دیا گیا ہو (ساتھ پکایا گیا ہو) چنانچہ اگر باری نہ آئے تو بیمار کی  
 خواہش کے مطابق دوبارہ حمام کرا دینا چاہئے۔ اور غذا بھی دینی چاہئے۔ اور اگر  
 اس کی باری پہلی باری سے کمزور آئے اور قارورہ بھی قابل اطمینان ہو تو علاج کی

سوت اور سردی کی کمی پر دتوق کر لینا چاہئے۔ اور اس کا علاج باری کے بعد بھی  
 مسب سابق جاری رکھنا چاہئے۔ اور غذا بھی دینی چاہئے +  
 اور اگر بخار کی باری پہلی باری کے مانند یا اس سے بھی قوی آئے۔ اور  
 قادر وہ بھی جیسا ہونا چاہئے نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ بخار عفونت کی طرف مائل ہو  
 اور اس وقت علاج بھی عفونت کا ہونا چاہئے +

## حمائے یوم تخمیه امتلائیہ (تخمہ کا بخار)

کبھی تخمہ یعنی بدہضمی سے ردی بخارات پیدا ہو جاتے ہیں جو حرارت میں  
 اشتعال اور روع میں التهاب پیدا کر کے بخار پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ حالت زیادہ تر  
 منفردی مزاج کے لوگوں اور ان لوگوں میں ہوا کرتی ہے جن کے مسا، ت زیادہ  
 کھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کے فضولت عموماً دخانی بخار کی شکل میں تبدیل  
 ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں کھنی، دکا، ریس، کم، یا کرتی ہیں کیونکہ کھنی  
 دکا، ریس معدہ کی سردی سے آتی ہیں، درحالیٰ دکا، ریس معدہ کی گرمی سے +  
 اس بخار کی استعداد انہیں لوگوں میں زیادہ پائی جاتی ہے، جو تخمہ یعنی  
 بدہضمی کے بعد فوراً ہی کوئی محنت یا دورد و صرپ کا کام کرنے لگیں دھوپ میں  
 چلیں اور حمام کر لیں۔ ان بے اعتدالیوں سے نہ تیر دخانی بخار ت زیادہ پیدا  
 ہو جائیں گے۔ خصوصاً جبکہ ان کے بدن میں کبیر درد و سوزش ہو۔ اور  
 خصوصاً جبکہ یہ درد و سوزش شام میں جو کین کھنی، دکا، ریس، درستی  
 ٹھکانہ والوں میں نہایت کم تندی ہوتا ہے کہ یہ بخار یہ سردہ درد اگر پیدا  
 بھی ہوگا تو وہ ضعیف ہوگا۔ بھ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ درجہ کھنی، دکا، ریس کے  
 ساتھ ہوتا ہے۔ دسے نہ کچھ ہونگا کہ وہ تخمہ کہہ سکیں در سب سے ہے +

ان لوگوں میں جب دست آجاتے ہیں تو انہیں بہت نفع حاصل ہوتا ہے اور ان کا بخار جاتا رہتا ہے۔ اسلئے کہ وہ خانی فضلات و دستوں کی راہ خارج ہو جاتے ہیں۔

ان میں بعض کو تبض رہا کرتا ہے اور بعض کو دست آیا کرتے ہیں۔ اس لئے علاج بھی اس لحاظ سے مختلف ہوگا۔ جس کسی کو تخمہ سے بخار پیدا ہوا اور اس کو دو تین دست آجائیں۔ پھر قصد کی جائے تو اسہال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ اسہال کبھی ہو جائیگا۔ قصد سے اسہال کبھی عارض ہونے کی نشانی یہ ہوگی کہ خفقان عارض ہوگا۔ اور زبان سیاہ ہو جائیگی۔

حائے یوم استلائی (حائے یوم تخمیر) کے عوارض تپ و موی سے مشابہ ہو کر تے ہیں۔ چنانچہ آنکھوں اور چہرہ میں عموماً سُرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ نبض عظیم اور سریلے ہوتی ہے۔ اور قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ نیز اکثر یہ بخار تین دن تک باقی رہتا ہے۔

یہ بھی جاننا چاہئے کہ کبھی حائے تخمیر چار یا پانچ یا سات یا یوں ملتا ہے۔ پھر بھی وہ حائے یوم ہی ہوتا ہے۔ لیکن نبض اس بخار میں بھی صحیح رہتی ہے (جو حئی یوم ہونے کی علامت ہے)۔

**علامت** اس کی شناخت یہ ہے کہ ڈکاریں ترش یا علی ہوئی سی آنے لگیں۔ چنانچہ جب ڈکاریں صاف ہو جائے تو صاف کدو کہ مرض جاتا رہا۔ ان بیماروں کا پیشاب نفع سے خالی اور مائی ہوتا ہے۔ یہ بدبھنی اگر بہت لگنے کا نتیجہ ہو تو ان بیماروں کے چہرہ پر بھر بھرا ہٹ اور پپوٹوں میں گرانی پائی جاتی ہے۔

لے کہ جو کچھ بولے سوا دجن کو طبیعت آنتوں کی طرف دفع کر رہی تھی قصد کی وجہ سے جگر اور عروق کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ قرچی۔

علاج بدہضمی کے بخار میں دوحا لیس ہوتی ہیں؛ یا تو اجابت بند ہوتی ہے۔  
یعنی قبض ہوتا ہے۔ یا اجابت جاری ہوتی ہے +

(۱) چنانچہ اگر اجابت بند ہو تو مناسب ہے کہ تلمین سے کام لیا جائے۔ اور  
اگر معدہ میں کچھ غذا اور نقل باقی ہو تو پہلے کرا دی جائے۔ پھر تلمین دیجائے۔  
یہ بھی غور کر لینا چاہئے کہ نقل کہاں ہے (یعنی بوجہ معدہ میں ہے۔ یا آنتوں میں)  
اور یہ کہ مواد کا نکالنا حقنوں اور شیفاف کے ذریعہ مناسب ہے۔ یا یہ کہ کوئی  
دوار اوپر سے پلائی جائے۔ تاکہ وہ دست لائے۔ اور آنتوں کی طرف اوتا رہے  
یا وہ غذا کو ہضم کر دے۔ اور ان تمام باتوں کے متعلق ڈاکروں کی حالت سے  
صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اگر غذا اوپر ٹھہری ہوئی ہو یعنی اگر غذا  
معدہ میں موجود ہو، اور تے دشوار ہو تو ایسی حالت میں لازمی ہوتا ہے کہ بخار کی  
قطعی پرواہ نہ کی جائے۔ اور بھون نڈا فلی رحیسی گرم چیز کا استعمال نہ کیا جائے تاکہ معدہ  
سے غذا ہضم ہونے کے بعد نیچے اوتر جائے۔ اور گاسے ایسی قوی چیز کی بجائے اس سے  
کوئی کمزور چیز استعمال کرائی جاتی ہے۔ گاسے آبرن اور ہضم کرنے والے ضما وجو  
باب اسنم میں بیان کئے گئے ہیں۔ استعمال کر لئے جاتے ہیں۔ اور گاسے دست  
لانے والے ضما و برتے جاتے ہیں۔ جو اسہال کے باب میں بتائے گئے ہیں + پھر  
معدہ سے یہ فضلات اوتر جاتے ہیں۔ تو گاسے خور و خارق ہو جاتے ہیں۔ اور گاسے  
عمل سے امداد کی ضرورت پڑتی ہے (تاکہ حمل کے ذریعہ آنتوں سے جلد فارغ  
ہو جائیں) +

ایسے بیماروں کو یہاں تک بھوکا رکھنا چاہئے کہ بدہضمی کے دور ہو جانے  
میں مطلق شبہہ باقی نہ رہے۔ اور پھر نمایاں ہوئی، سہل و سہل اور خورن صالحہ پیدا  
کرنے والی غذا میں دینی چاہئیں۔ جن لوگوں میں بدہضمی خفیف سی ہو

ایک محض سلطان اور مہجہ کار کشتابی کافی ہو جاتا ہے +

(۲) اگر اجابت جاری ہو۔ تو غور کرنا چاہئے کہ جو چیز مکمل رہی ہے کیا وہ قاتل شدہ چیز ہے؟ اگر یہ صورت ہو تو دستوں کا نہ وکنا مناسب نہیں۔ یہاں تک کہ پوسے طور پر خارج ہو جائے۔ اور اس کے بعد باری کے اترنے کا انتظار کیا جائے اور باری کے اترنے کے بعد بیمار کو حرام کرائیں۔ اور غذا دیں۔ ہاں اگر دست افراط سے آ رہے ہوں۔ جن سے قوت گھٹ گئی ہو۔ تو حرام نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ غذا دیجائے۔ اور اس کے معدہ کو اون چیزوں سے تقویت دی جائے۔ جو آپ کو معلوم ہیں۔ اور جن میں سے بعض باب الاسہال میں لکھی گئی ہیں۔ انہی میں سے وہ صرف بھی ہے جسے زیتون کے تیل میں ترکیب کیا گیا ہو۔ اور اس تیل میں فستین کی کسی قدر تاثیر بھی ہو یا نار دین کے تیل میں بھگو یا گیا ہو اس کے بعد یہ اس قدر پیچڑیا جائے کہ تیل کا بیشتر حصہ الگ ہو جائے (اور معدہ پر رکھا جائے) + اور اگر دست جاری ہوں اور جو چیز خارج ہو رہی ہو وہ فساد یا فتنہ چیز ہو تو بھی کا عمدہ تازہ تیل اور مصطکی کا تیل اسی طور پر استعمال کیا جائے۔ نار دین کا تیل بھی ان بیماروں کے لئے نقصان رساں نہیں ہے۔ اور کبھی تم ان مذکورہ روغنوں کو قیروطیوں کی شکل میں استعمال کر گے۔ خصوصاً جبکہ کسی قدر مجبوری کی حالت میں پیٹ پرانکا باندھنا نا ممکن ہو۔ بعض مرتبہ ان مذکورہ ضما دوں سے بھی زیادہ قوی ضما دوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر دفعہ میں مذکور ہیں + پھلوں کے پانی انہیں پلاؤ۔ بشیر علیک اس سے وہ خوش ہوں + غذا میں نہایت لمبی چیز دیں، جن میں غذا نیست، خفیف ہو۔ اور ہضم جلد ہو جائیں، جیسے کہ مرغ کو نیست۔ سک رسراضی اور غذا است پہلے کوئی قابض میوہ یا عصارہ یا رب ویجا ئے + اگر ان کی جھک بند ہو گئی ہو تو ان چیزوں سے جو



تم کو بتائی گئی ہیں۔ تحریک پیدا کرو۔ خصوصاً سفرِ بھل کی جراثیم مفید ہیں۔ جب تم ان تدبیروں سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کسی قوی جوارش کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جو ہضم اور تقویتِ معدہ کے لئے ہو۔ اور سسوں کی تفتیح کر کے، مگر یہ کام بخار اور تمام عوارض کے زائل ہونے کے بعد مناسب ہے۔

نصد کے متعلق یہی طریقہ اچھا ہے کہ استلار (اور بدھنی) کے دو روہنے تک ہرگز نہ کی جائے۔ اس کے بعد کی جاسکتی ہے، پلانے کے لئے بہترین چیز مارا شیر ہے۔ اور غذا میں حصریہ کدو اور تھوڑے سے بادام کے ساتھ دیجائے۔ اور ٹھنڈی جگہ آرام کرایا جائے (مرین کی رہائش کو مناسب تدبیروں سے ٹھنڈا کیا جائے) اور ٹھنڈی چیزیں سنگھائی جائیں۔ اگر قرص کافور کے دینے کی نوبت آئے تو ریوند چینی اس میں شریک نہ کریں کہ زبان کرسیا کر دیتی ہے (یہ ایک عجیب پیچیدہ قول ہے۔ جس کی کوئی تاویل مشکل سے ہو سکتی ہے۔ قرشی)۔

## حمائے یوم ورمیہ (ورم کا ایک وزہ بخار)

جو بخار اندرونی درموں کی وجہ سے ہوتے ہیں وہ حمائے عفونت (کی قسم) ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان درموں کا نتیجہ وقوع بھی ہوا کرتا ہے۔ انکا شمار حمائے یوم میں نہیں ہے۔ رجب اور ام ظاہرہ مثلاً دامیسل اور خراجات جو اعضا و ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ بڑے بڑے اور ام جو گلیٹیوں والے اعضا اور کوم رخوہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جگر کے فضلات سے کنج ران کا ورم۔ یا قلب کے فضلات سے بغل کا ورم۔ یا دماغ کے فضلات سے کان کے نیچے کا ورم (ورم اصل الاذن) ان تمام اورام کے ساتھ اکثر بخار لہ کوم رخوہ: نرم گشت یعنی گلیٹیاں +

بھی آجایا کرتا ہے۔ ان اور ام سے قلب تک جو پہنچتا ہے۔ اور جو قلب کو گرم کر دیتا ہے (اور بخار جاتا ہے) یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا صرف سخت ہوگی، یا اس کے ساتھ عفونت بھی ہوگی۔ اگر صرف سخت ہے تو یہ حیات یوم کی قسم سے ہوگی، اور اگر عفونت کے ساتھ ہے، تو اس کو اور ام اندرونی کے بخاروں (حیات عفونت) کی قسم سے شمار کرنا چاہئے۔

وہ اور ام جو بیرونی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً قروح، جرب، درد، ضربہ و سقطہ اور جن کی طرف مواد جانے لگتے ہیں، تو راستے میں ٹکلیوں کے پاس رہ جاتے ہیں۔ ان اور ام سے جو بخار لاحق ہوتے ہیں۔ وہ اکثر حیات یوم کی قسم سے ہوتے ہیں۔ رجبہ وہ اور ام جس کے اسباب متقدمہ (سابقہ) ہوتے ہیں، مثلاً امتلاء مادہ اور مستدے، جو سابق میں ہو چکے ہوں، ان درموں کے بخار اکثر عفونی ہوتے ہیں۔ ان درموں کے بخار علی العموم صی یومیہ اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار تابع ہو، اور ورم اصل ہو۔ اور عفونی اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار اصل ہوں، اور اور ام تابع ہوں۔ علاوہ ان میں کبھی اسکے خلاف بھی ہوتا ہے۔ بقراط ان حیات کو خبیثہ کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ خواہ وہ یومیہ ہوں یا غیر یومیہ۔ یہ حیات عموماً عفونی درموں کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی حمہ (سرخبادہ) وغیرہ کے تابع بھی ہوتے ہیں۔

**علامت** ان بخاروں کی شناخت یہی ہے کہ ورم ان سے پہلے ہوں گے اور چہرہ صحت کی نسبت سرخ اور بھر بھرا ہوا ہوگا۔ بخار کی گرمی میں سوزش شدید نہ ہوگی۔ اگرچہ حرارت کثیر ضرور ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کے اور ام عموماً دوسری ہوا کرتے ہیں (جن میں حرارت کا زیادہ ہونا لازمی ہے) ہاں وہ بخار جو سرخ بادہ سے پیدا ہوتے ہیں (وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) ان بخاروں میں خروقت ایک نئی سی

جسم میں نمایاں ہوتی ہے، نبض استلاء اور حرارت کے باعث عظیم، سرخ اور متواتر چلتی ہے۔ قارورہ پانی جیسا اور سفید ہوا کرتا ہے۔ اس لئے کہ مادہ درمیں اور قرحوں کی طرف رُخ رکھتا ہے۔

[علاج] اول نصدا و اسہال کرنا ضروری ہے۔ پھر درمیں کا علاج اُن تدبیروں سے کیا جائے جو اُنکے باب میں مذکور ہیں۔ تدابیر میں تلخیص اختیار کریں دہلکی خفائیں دیں۔ شراب بالکل نہ دی جائے۔ اور بخار و تہ نے تک غذا ہی نہ کھلائی جائے۔ مطلقاً یعنی مبردات کا استعمال ان کے لئے ضروری ہے، جو سرد اور تر ہوں۔ اور بیمار و مہلک عضو پر ایسے ضاد لگائے جائیں جو برقی و ٹھنڈے کئے گئے ہوں۔ یہ ضاد اس طور پر لگائیں کہ ان سے درم میں کوئی ضرر نہ پہنچے اور درم کچا نہ رہے (یعنی خاص درم پر ضاد نہ لگایا جائے) بلکہ وہ درمیانی راستہ ٹھنڈا کیا جائے جو اس عضو اور قلب اسکے درمیان ہے۔ اور ٹھنڈک بھی اتنی پہنچائی جائے کہ اسکی ٹھنڈک گرائی تک پہنچے۔

## حمائے یوم تشفیہ (خشکی جلد کا بخار)

یہ بخار بھی اُن کم گہرے سدوں (سطحی سدوں) کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو بخارات کو تحلیل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ بہر لوگ اپنی عادت حامی چھوڑ دیتے ہیں، ان میں سے اکثر بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً مادہ ہستہ ہیں، جن میں معروسی بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکا مزاج ہی ایسا ہوتا ہے۔ انکی خراب غذاؤں اور پانیوں کی تاثیر بہتی ہے۔ یا انہیں اتفاقاً ایسے حالات ہی پیش آ جاتے ہیں، مثلاً بیداری اور مکان (جو بخارات صغریہ کی پیدائش میں تحریک پہنچاتے ہیں)۔

علاج [اگت بدن کو خوب پاک اور صاف کرنا چاہئے۔ حمام کرنا چاہئے۔ اور  
 بننا اور تھرنے کے بعد حمام میں پسینہ لانا چاہئے۔ بھوسے اور باقلا کے آٹے سے یا  
 کڑے بادام اور مغز چیم تر بوز سے کسی قدر ہشنان اور بورہ ارمتی ملا کر مالش  
 کرنا مناسب ہے۔ غذا ایسی دینی چاہئے جو اطفار حرارت اور ترطیب کا  
 ذریعہ بنے شراب ایسے بیمار کو بہت پانی ملا کر دینی چاہئے۔ اور حمام بار بار  
 کرنا چاہئے۔

## حمائے یومِ حرّیہ (گرمی کا بخار)

بعض مرتبہ ہوا کی حرارت یا حمام کی گرمی یا اسی قسم کی کسی اور گرمی سے حملے  
 یوم ہو جاتا ہے لیکن عموماً یہ بوجہ شدت حرارت آفتاب کے ہوتا ہے۔ ابتداءً  
 اس گرمی کا تعلق روحِ نفسانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سب سے پہلی  
 اذیت سر کو پہنچی ہو (مثلاً انسان دھوپ میں چلا ہو۔ اور دھوپ سر میں لگی رہی  
 ہو) پھر یہ گرمی سر سے دماغ تک پہنچتی ہے جس سے بخار ہو جاتا ہے پھر تمام جسم میں  
 حرارت پھیل جاتی ہے۔

کبھی اس حرارت کا ابتداءً فی تعلق نسیم کے گرم ہو جانے سے باعث قلب ہوتا  
 ہے۔ جبکہ گرمی سے سر کی حفاظت کی گئی ہو۔ لیکن عموماً حمائے شمس (دھوپ کا بخار)  
 کا اثر دماغ اور سر پہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح جب جسم غلاطس پاک نہیں ہوتا  
 تو سر مواد سے پُر ہو جاتا ہے (یعنی سر کی طرف مواد متوجہ ہو جاتے ہیں) لیکن حمی  
 شمس کے ماسواً مثلاً حمی قیظیہ (موسم گرمی کی شدت کا بخار) اور حمایہ وغیرہ کا  
 اثر زیادہ تر قلب پر ہوتا ہے۔

علامت [وہ سبب جو پیش آچکا ہے۔ وہ خود اسکی علامت ہوگا۔ گو بخار دھوپ

کی وجہ سے ہے (نکسی ہے) اور دماغ میں اس کا اثر ہوا ہے۔ تو سر میں سوزش شدید ہوگی۔ بالی نہا۔ بعض مرتبہ اس کے ساتھ سر بہت بوجھل اور بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بشرطیکہ جسم اخلاط سے پاک نہ ہو۔ اگر یہ بخار اس قسم سے ہو جس میں قلب پر زیادہ اثر ہوتا ہے (قسم قلبی) تو اس میں سانس بہت بڑھا ہوتا ہے۔ اس بخار میں ظاہر بدن کی حرارت بہ نسبت باطن کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اس بخار کی شناخت یہ بھی ہے کہ اس بیمار کو بیرونی حرارت کے تیز ہونے کے باوجود پیاس کم معلوم ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ دوسرے بخار میں اگر حرارت اتنی ہو تو پیاس اُن میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس بخار کی فیصلت حائے استحصال کی بجلی ہے۔ (مادی استحصال میں بیرونی حرارت کم معلوم ہونے کے باوجود پیاس کافی ہوتی ہے)۔

**علاج** ضروری ہے کہ ابتداء میں اس کا علاج اُن چیزوں سے کیا جائے۔ جو ٹھنڈک پہنچائیں (مثلاً سر اور سینہ پر ٹھنڈے روغنوں سے بطول کئے جائیں) خصوصاً روغن گل، جس کو بدن سے ٹھنڈا کیا گیا ہو، اسے سر اور سینہ پر بلند مقام سے ڈالا جائے۔ نیز ٹھنڈا پانی یا وہ چیزیں پلائی جائیں جو ٹھنڈا پانی کے قائم مقام ہو سکتی ہوں، اور یہی تدبیر اُس وقت تک جاری رکھی جائے، جب تک کہ بخار اور حرارت جائے۔ اور جب بخار جاتا رہے، تو تمام کر دیا جائے اور نزل اگر ہو تو اس کی کچھ پروانگی جائے۔ حام نیگرم پانی سے کرنا چاہئے۔ اور حام کی ہوا گرم میں روغن کو نہ چھوڑ دیا جائے کہ وہ گرم ہوا سے متاثر ہوتا رہے۔ سر پر گرم پانی ڈالنے سے خوف نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے تربیب حاصل ہوتی ہے اور بخار تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس بیمار کو حام کرنے کی ضرورت بہ نسبت تیل لگانے کے زیادہ ہے۔ جب وہ حام سے نکل آئے تو سر کو معدنیوں میں غرق کیا جائے

(تقریبی راس) مثلاً روغن گل اور روغن نیلوفر +

## حمائے یوم استحصال فیہ من البرد

(حمی یوم استحصال فیہ جو سردی لگ جانے سے پیدا ہو)

کبھی زیادہ برد و دت سے یا ٹھنڈے پانیوں میں حمام کر نیے بیرونی مسامات تنگ ہو جاتے اور وہ خانی بخارات جیسا کہ حمائے قشقیہ میں بیان کیا گیا ہے، بند ہو جاتے ہیں، جس سے بخار آ جاتا ہے + اس سے علی العموم عفونت پیدا ہو جاتی ہے (اور حمی عفونیہ ہو جاتا ہے) اور اس سے حمی درمیہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے، جبکہ یہ بخارات تیز ہوں۔ غذب (شیریں) نہ ہوں۔ کیونکہ شیریں بخارات اس بخار کا موجب نہیں ہو سکتے +

**علامت** سبب کا یا با جانا د یعنی سردی کا لگنا اور یہ کہ بدن کو چھوئیے آول حرارت زیادہ تیز نہ پائی جائیگی۔ ہاں دیر تک ہاتھ لکھنے سے حرارت برہتی ہوئی محسوس ہوگی یعنی حمائے غمیہ اور ہمیہ اور جو عیہ کی طرح منفر نہ ہوگی۔ اسلئے کہ یہاں ران بخاروں کی طرح تحمل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جذب نسیم کی ضرورت کے باعث نبض سرخ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ سخت سردی کا زمانہ نہ ہو۔ اور کبھی نبض صلابت کی طرف بھی مائل ہو جاتی ہے + مریض کی آنکھیں ڈوبی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ گاہا احقان بخارات کی وجہ سے پھولی ہوئی ہوا کرتی ہیں (احقان: مینہ ہونا) + قارورہ گاہا احقان حرارت کی وجہ سے سفید ہوتا ہے۔ اور کبھی رنگین اسلئے ہوتا ہے۔ کہ جو حرارت مسامات سے تحلیل ہو رہی تھی۔ وہ پذیر نیہ قارورہ خارج ہو جاتی ہے +

**علاج** بخار کی حالت میں رضائی وغیرہ خوب اڑھا دیں کہ پسینہ آجائے

لہ غذب۔ میٹھا پانی، جو کھار ہی نہ ہو۔ اس سے اصلی مٹھاس مراد نہیں ہے +

جب بخار اور تہاجے تو حمام میں داخل کریں، اور گرم پانی کو نہ لائیں جس کی حرارت شدید نہ ہو اور انکی گرم ہوا میں بیٹھائیں۔ اور ان بیماروں کے بدن پر ایسے پانیوں سے تربیٹے کئے جائیں جن میں مرزنجوش، سویدہ اور تہام جوش دیے گئے ہوں۔ اور جلد کو صاف کرنے والی اور نرم کرنے والی چیزیں جسکو ہم بیان کر چکے ہیں یعنی بھوسا، اشنان، آرد باقلا وغیرہ ان سے خوب مالش کی جائے۔ اور تا وقتیکہ پینہ نہ آجائے مالش نہ کر لی جائے۔ اور گرم پانی سے اچھی طرح حمام نہ کر لیا جائے۔ اس وقت تک تریخ کو ملتوی رکھا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ پانی سے نہانے کے بعد حمام کی گرم ہوا میں حمام کیا جائے (یعنی مقدم پانی استعمال کیا جائے) پھر وہ تیل جن سے مسامات کھل جائیں استعمال کئے جائیں۔ ان بیماروں کے سروں پر سویدہ، خیرہ، اور بابونہ کے تیل ڈالے جائیں۔ غذا میں ہلکی دی جائیں۔ عطر لگائے جائیں۔ اور خوشبودار چیزیں لگھائی جائیں۔ سفید رنگ کی شراب (جو نسبتاً ہلکی ہوتی ہے) پانی میں ہونی پلائی جائے۔ یہ ایک نئے مفید ہے۔ کہ پینہ اور پیشاب لاتی ہے۔ لیکن تیل کی مالش اصحاب استحصاف کی نسبت مکان مالوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

### حمائے یوم استحصافیہ (جو قاضی پانیوں سے ہوتا ہے)

کبھی ان لوگوں میں جو قاضی پانیوں میں نہاتے ہیں۔ مثلاً ایسے پانی جن میں پشکری اور کس کی تاثیر ہوتی ہے، ان کے بیرونی مسامات کثیف ہو کر بند ہو جاتے ہیں۔ اور بخارات کے بند ہونے سے اس میں وہی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جنہیں ہم بار بار بیان کر چکے ہیں۔ اور عموماً اس سے عفو نہت پیدا ہو جاتی ہے (اور عفو نہت تپ لا حق ہر جاتی ہے)۔

علامت | سبب مذکور کا پایا جانا اسپر شاہد ہوگا۔ نیز ہلد میں خشکی ایسی ہوگی کہ اگر وہ سکھائی گئی ہے، یا اسکی دباغت کی گئی ہے۔ جیسا کہ کہیں کے پانی میں ہیگی ہوئی کھال کی حالت چھرنے سے معلوم ہوتی ہے + اور جسم کو چھونے کے تصور ہی رہ بعد حرات میں زیادتی اسی طرح معلوم ہوگی جیسا کہ دوسری قسم میں ہمارا کرتا ہے ہر مسامات کے سوسے سے پیدا ہوتی ہے (یعنی چھونے سے اول اول کم گرمی محسوس ہوگی۔ اور تھوڑی دیر تک ہاتھ کے رہنے سے زیادہ معلوم ہوگی) + نبض زیادہ ضعیف زیادہ صغیر اور زیادہ سرخ ہوگی۔ اور تارورہ بھی بکری کے پیشاب کی طرح بہت سفید اور تین ہوگا۔ لیکن ان مریضوں کے بدن میں لاغری اور آنکھوں میں گہرائی نہ ہوگی +

**علاج** مناسبت ہے کہ ان لوگوں کا علاج بھی قریباً وہی کیا جائے جو اس سے پہلے  
 بتھا رہیں مذکور ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ شراب اس وقت تک نہ دی جائے، جب  
 تک کہ - سات کے پورے طور پر کھل جانے کا یقین نہ ہو رہا ہے۔ ہاں اگر استحصا  
 کم ہو (یعنی سات شدت سے بندہ ہو) تو بعض اوقات شراب تفتیح مسام کا  
 سبب بن جاتی ہے۔ غذائیں ان بیماروں کو زیادہ ہلکی دینے کی ضرورت ہے۔  
 اسی طرح حمام کی ہوا میں دیکھ رکھا جائے۔ اور گرم پانی میں بہت زیادہ نہ لایا  
 جائے۔ + اور یہ بھی ضروری ہے کہ تیل کی مالش میں تاخیر زیادہ کی جائے +

حائے یوم شراب پیہ (شراب کا بخار)

بعض مرتبہ شراب سے بھی حائضے یوم پیدا ہوتا ہے۔ اسکا علاج وہی ہے جو عمار کا علاج ہے۔ بعض مرتبہ بھلوں وغیرہ کے عرق سے تسکین کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ فصد اور فتنے کرنی پڑتی ہے۔ وہ عموماً جبکہ دردِ دسرنائیم ہو جائے۔ اور مناسب



یہ ہے کہ بخار اور ترنے کے بعد حمام کرایا جائے +

## حمائے یوم غذائیہ (غذاء کا بخار)

گرم غذائیں کبھی حمائے یوم پیدا کر دیتی ہیں۔ اور جس طرح حمائے شمسیہ کا اثر دماغ اور روح نفسانی میں ہوتا ہے۔ اور حمائے حمامیہ کا قلب اور روح حیوانی میں۔ اسی طرح حمای غذائیہ کا اثر جگر اور روح طبعی میں ہوا کرتا ہے +

**علاج** مشہور رمبیرقات سے پیشاب لانے کی تدبیر کریں۔ اور شیر خشک اور تھر ہندی سے تلین طبع کرائیں۔ اور جگر کی اصلاح سب سے مقدم شے ہے۔ اس لئے تریبونز کا پانی، ٹھنڈے بقول کا پانی، اور سکنجبین پلائیں، جگر پر ٹھنڈے ضاؤ لگائیں۔ مثلاً صندل۔ کانور۔ گلاب۔ عصا رۂ گلاب۔ عصا رۂ بقول بارودہ۔ برف سے سرد کر کے۔ اور تسکین حرارت کے لئے سرد و تر غذائیں استعمال کی جائیں +

## دوسرا مقالہ

## حمیات عفونت کا کلی بیان

**عفونت** اس فساد کا نام ہے جو کسی رطوبت میں حرارت غریبہ کے عمل سے اس طور پر پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس رطوبت کی ذاتی استعداد و قابلیت زائل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی نوعیت و اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اگر نوعیت میں فرق آجائے تو اسے عفونت نہیں کہتے۔ بلکہ اسے فساد و استحالة کہا جاتا ہے +

عفونت پیدا ہونے کے چند اسباب ہیں :

(۱) یہ کہ غذا ردی ہو یعنی جو اخلاط اس سے پیدا ہوں وہ متعفن ہونے کے لئے تیار ہوں جس کی چند صورتیں ہیں :

اول یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ ردی ہو۔ دویم یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ اچھا ہو مگر وہ فساد کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہو جیسے دودھ۔ سویم یہ کہ غذا کثیر المائیت ہو جس سے خون میں مائیت بڑھ جائے۔ جیسا کہ ترمیدہ جات سے ہو سکتا ہے۔ چہارم یہ کہ غذا اس قابل نہ ہو کہ اس سے اچھا خون بن سکے۔ بلکہ اس سے ردی اور بار دخلط بنے۔ جس میں تنفر کے باعث حرارت غریزہ کام نہ کر سکے گی۔ اور حرارت غریبہ اپنے عمل سے اسے متعفن کر دیگی۔ چنانچہ کھیر سے۔ گلائی۔ گٹھڑی (امرو دیا ناسپاتی) وغیرہ سے اسی قسم کے اخلاط بنتے ہیں پنجم یہ کہ غذا کے تیار کرنے میں رچانہ میں کوئی خرابی ہو جائے۔ ششم یہ کہ غذا بے وقت کھائی جائے۔ ہفتم یہ کہ غذا کی ترتیب میں کوئی غلطی کی جائے، جیسا کہ کتاب اول میں بتا دیا گیا ہے +

(۲) گاہے عفونت سدہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ سدہ (عروق کو بند کر کے) تنفس و ترویج کو روک دیتا ہے (اور اجزاء نسیم کے پہنچنے میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے) اور سدہ کے پیدا ہونے کی وجہ بدنی مزاج کی ردا نت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ یہ ردا نت اس درجہ ہو کہ غذا اور خلط میں کچھ بھی کام نہ کر سکے۔ اور اسے بالکل خام چھوڑ دے (ایسے مزاج سے سدہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ بلکہ وہ ردا نت اس درجہ ہو کہ غذا اور خلط میں پورا اور اچھا ہضم نہ ہو سکے بلکہ وہ ا دھور رہے)۔ اس قسم کے ردی مزاج سے یا ردی اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ جو اخلاط پیدا ہوئے ہیں، یہ اس ردی مزاج سے فاسد ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ ہضم میں کمی رہ جاتی ہے۔ اور اس میں پوری تحرک نہیں پہنچتی (جیسی کہ ہضم کامل میں پہنچنی چاہئے)۔ یہ سب اسباب سدوں کے پیدا کرنے میں مددگار ہیں اور سدے عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔

(۳) گاسے عفونت بیرونی اسباب مثلاً بھری ہواؤں (دبا کی ہوا، جھیل، جوڑا درگندہ تالابوں کی ہوا) سے پیدا ہوتی ہے۔ اور گاسے مذکورہ اسباب میں سے چند جمع ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر عفونت سدہ ہی سے ہوتی ہے۔ اور سد کی وجہ یا غلطی کی کثرت، یا غلطی کی غلظت، یا غلطی کی لزوجت ہوتی ہے۔ اور غلطی کی کثرت غلظت اور لزوجت کے اسباب (کتاب اول میں) معلوم ہو چکے ہیں، اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ کیونکر سدے پیدا کرتے ہیں لیکن سدے سے عفونت پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سدہ سے ترویج بند ہو جاتی ہے۔ غلی اخصیہ میں جبکہ سدہ پیدا ہونے کے بعد بے وقت ریاضت کی جائے (یعنی ریاضت امتلاء معدہ اور سورہی کی حالت میں کی جائے) یا حدیث سدہ کے بعد اسی طرح تھما اور امتلاء کی حالت میں حمام کر لیا جائے۔ یا ایسی حالت میں دھوپ میں چلنے کا اتفاق ہو جائے۔ یا امتلاء کی حالت میں گرم چیزوں کے کھانے کا اتفاق ہو جائے۔ اور اس کے بعد ہضم معدی و کبدی کی رعایت اور اس کا خیال نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ اس قسم کی غلطی کی تلافی اگر کی بھی گئی ہو تو اس طرح کہ سدہ اور جگر میں طلاؤں اور کھیدروں سے گرمی پوز پچائی گئی ہو۔ زہجیات نور ایک غلطی ہے۔ عفونت کبھی تو تمام بدن میں عام ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خاص عضو میں ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ خاص عضو ضعیف ہے۔ یا اس لئے کہ اسکی حرارت غریبہ شدید اور تیز ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس عضو میں دروس ہے۔

عفونت پذیر خلط گا۔ صفر اور ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر صفر متعفن ہو گا۔ تو اسکی تخیر سے جو بخارات پیدا ہوں گے، ان کی نشان سے ہی ہے کہ وہ دھانی، لطیف اور

تیز ہوں +

گاہے قابلِ عفو نہت خون ہوتا ہے۔ اسکی تجھیر سے جو چیز پیدا ہوتی ہے، وہ بخاری اور لطیف ہوتی ہے +

گاہے عفونت پانے والی خلط بلغم ہوتی ہے۔ اسکی تجھیر سے بخاری و کرثیف چیز پیدا ہوتی ہے +

گاہے خلط قابلِ عفونت سودا رہتی ہے۔ سودا کی تجھیر سے دخانی، کثیف، اور غباری شے پیدا ہوتی ہے +

ان تمام اقوال کا مدعا یہ ہے کہ غم اور بلغم میں چونکہ نایت کافی ہوتی ہے:

اسلئے انکے بخارات میں پانی ضرور ہوگا (بخاری) اور صفرا چونکہ تیز اور

گرم چیز ہے۔ اسلئے وہ جلد دخانی ہو جائیگا۔ اور سودا میں چونکہ خاکی اجزاء بکثرت

ہوتے ہیں۔ اسلئے اسکے بخارات میں غباریت کا بہت اترین قیاس ہے مگر ہم +

صفرا کی عفونت حملتِ غیب اور اسی قسم کے بخاروں کا موجب ہوتی ہے (یعنی صفرا کی

بخار کی باری تیسرے روز آتی ہے۔ یا اگر بخار لازم ہوتا ہے، تو تیسرے روز شدت ہو کر رہتی ہے) +

خون کی عفونت تپِ مُطَبَق کا باعث ہوتی ہے بلغم کی عفونت عموماً روزانہ باری آتی ہے

بخار اور اسی جیسے بخاروں کا باعث ہوتی ہے (یعنی یا روزانہ باری آئیگی۔ یا روزانہ ایک

وقت میں شدت ہو کر آئیگی) اور سودا کی عفونت تپِ ربيع اور اسی قسم کے بخار

پیدا کرتی ہے (یعنی یا چوتھے روز نئی باری آئے گی۔ یا چوتھے روز شدت ہو کر آئیگی) +

خون کی جگہ چونکہ رگوں کے اندر ہے۔ اس لئے اس کی عفونت بھی

عروق کے اندر ہی ہوتی ہے۔ لیکن صفرا، بلغم اور سودا کی حالت یہ ہو کہ وہ کبھی رگوں

کے اندر متعفن ہوتے ہیں۔ اور کبھی خارج عروق عفونت پاتے ہیں +

عفونت خارج عروق [ان تینہل میں سے اگر کوئی خلط عروق سے باہر متعفن ہو، تو]

کوئی دوسرا سبب بھی نہ ہو، اور وہ عفونت کسی اندرونی درم میں بھی نہ ہو جس کو قبضہ  
برابر قلب تک عفونت پہنچے۔ تو ایسی صورت میں بخار کی باریاں اسی طرح یا کوئی  
جیسا کہ ہر ایک غلطی کے لئے پہننے اور بیان کیلئے ہے۔ چنانچہ بخار چڑھتا۔ اور اترتا  
رہیگا۔ اگرچہ یعنی بخار اس طرح اترتا ہے کہ کچھ اپنا پوشیدہ سا اثر جو طرہ ہی دیتا ہے  
(یعنی صاف طور پر نہیں اترتا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ حرارت قائم ہی رہتی ہے) +

عفونت داخل ہوتی اگر عفونت اخلاط داخل عروق (رگوں کے اندر) ہو تو بخار لازم رہیگا  
وہ متعلق ہوگا، اور نہ وہ متعلق سے قریب ہوگا (یعنی وہ یعنی بخار کی طرح بھی ہوگا۔

جو صاف طور پر نہیں اترتا) بلکہ دائمی اور لازمی ہوگا۔ لیکن اس میں شدت زیادتی ہو  
کر گئی جس سے اسکی باریک جڑ چلا کر گیا (مثلاً صفراوی بخار اگر لازم ہوگا۔ تو اس میں تیسرے روز  
شدت ہوا کر گئی۔ سوداوی میں چوتھے روز، اور ملینی میں روزانہ)۔ رگوں کے اندر کی عفونت  
اگر تمام عروق میں پھیلی ہوئی ہو۔ یا قلب کی متصلہ رگوں میں سے بیشتر میں پھیلی ہوئی ہو  
تو اس زیادتی اور کمی کا پتہ چلنا مشکل ہو (یعنی بخار میں کمی و بیشی تقریباً ظاہر نہ ہوگی۔ اور  
ایک جیسا بخار قائم رہیگا) لیکن اسکے خلاف ہوگا تو یہ تغیرات کمی و بیشی نمایاں طور پر ظاہر ہو کر گئے  
باری بار ایکوں آتی ہے جو عفونت رگوں کو باہر ہوتی ہے، اس کا بخار اتر کر باری

سے پھر چڑھتا ہے، اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ متعفن ہو رہا ہے، اس میں نو بہت  
کے وقت جب عفونت آتی ہے، تو عفونت سے اس مادہ کی رطوبتیں، جن کے  
حرارت وابستہ تھی، فنا ہو کر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور (بشکل بخارات)  
بدن سے نکل جاتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رگوں میں بننا اور مقید نہیں ہوتیں کہ پورے  
طور پر تحلیل نہ ہو سکیں (جیسا کہ عفونت اندرون عروق میں ہوتا ہے) اور  
انکی رما دیت اور ارضیت بیخ۔ ہنچی ہے جو بخار اور حرارت کا مرکب  
یعنی عمل اور سواری بن نہیں سکتی (اور حرارت کا قیام ان کے ساتھ

نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ اگر اس اور مزابل کا حال دیکھا جاتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ پورے طور پر خاک بنجاتے ہیں۔ اور ان میں حرارت (و عفونت) نام کو باقی نہیں رہتی۔ اور جبکہ کسی ایسی غلطی میں جو عفونت کی وجہ سے احتراق پذیر ہوئی ہو، حرارت باقی نہ ہو، تو بخار ابل جاتا رہیگا۔ یہاں تک کہ عفونت کے مقام میں پھر دوسری مرتبہ مادہ کا اجتماع ہو جائے۔ جہاں پہلی عفونت کی کچھ حرارت باقی رہ جاتی ہے۔ اگرچہ وہاں کوئی مادہ نہیں رہتا اس وجہ سے یہ دوسرا نفاذ مادہ بھی متعفن ہو جاتا ہے۔ اور بخار آ جاتا ہے (یا یہ کہ وہی اصلی سبب قائم ہوتا ہے، جس نے پہلے مادہ کو متعفن کیا تھا چنانچہ یہ دوسرے مادہ کو بھی متعفن کر کے اس میں اشتعال پیدا کر دیتا ہے)۔

ماحصل یہ ہے کہ عفونت کے عمل کی گردش اس حرارت قاصرہ کو جو دیکر ابستہ ہے جو عفونت پیدا کر کے (درطوبات کو) تحلیل کر دیتی ہے، جس سے وہ مادہ راکھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مواد متصلہ پر عمل کرتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے بڑھنے کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اور مادہ فنا ہو جاتا ہے اور پھر حرارت کے لٹو کوئی دوسرا مادہ متصلہ بھی نہیں رہتا۔ اسی لئے کچھ بخار بھی باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ دوسرے مادہ کا انتظار رہتا ہے، جو مقام عفونت کی طرف کھینچ آئے (اور دوبارہ متعفن ہو کر بخار پیدا کر کے باری کی صورت پیدا کرے)۔

لہذا دم حمی کی وجہ لیکن جب عفونت داخل عروق (رگوں کے اندر) ہوتی ہے، تو مادہ کا پورے طور پر تحلیل ہو جانا محال ہوتا ہے۔ اور عفونت مسلسل (ایک مادہ کو دوسرے مادہ تک) بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے کہ رگوں میں جو مادہ ہوتا ہے وہ باہم اتصال رکھتا ہے۔ چنانچہ ہر مادہ اپنے متصل مادہ میں عفونت پیدا کرتا ہے۔ پھر یہی سلسلہ متعفن

لے اگر اس: پیدا رگوں پر غیرہ کے انبار + ملے مزابل + کوڑی۔ پانخانہ وغیرہ ڈالنے کی جگہ + ملے حرارت قاصرہ یا مقصرہ: حرارت غریبہ۔ وہ حرارت جو نفع دینے سے قاصر ہو

دوسرے ہمسایہ مادہ تک بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی بات ہو کہ عروق میں جو مادہ  
مخصوص ہوتا ہے۔ اس کو قلب کے ساتھ شدید اتصال ہوتا ہے۔ اور بہت آسانی  
سے قلب تک پہنچ سکتا ہے (اس لئے بخار لازم و قائم ہوتا ہے۔ اور باری کی  
صورت پیش نہیں آتی) +

باری کا مقررہ نظام یہ حیات جن کے اور تر جانے اور کم ہو جانے کی باریاں مقرر ہیں،  
گاہے تبدیل ہو جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کے اس مقررہ نظام میں فرق  
آ جاتا ہے۔ جسکی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ مادہ لمحاظ مقدار کے زیادہ یا کم ہوتا ہے۔  
یا لمحاظ قوام کے رقیق یا غلیظ ہوتا ہے (چنانچہ مادہ کی کثرت کی وجہ سے مقررہ باری  
وقت سے پہلے آسکتی ہے۔ اور قلت کی وجہ سے وقت مقررہ کے بعد۔ و علی ہذا) +  
اور گاہے نظام میں فرق آنے کی وجہ یہ ہوتی ہو کہ مادہ کی جس مختلف ہو جاتی  
ہے۔ اس طور پر کہ بعض مواد منتقل ہو کہ دوسرے مادہ کی جنسیت اختیار کر لیں۔ جسکی  
ماہیت سابق مادہ سے جدا گانہ ہو۔ نقطہ کمی و بیشی اور غلظت و رقت ہی میں اختلاف نہ ہو +  
گاہے نظام میں فرق اس لئے آ جاتا ہے کہ مریض کوئی بد پرہیزی کرتا ہے۔  
یا وہ زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ یا یہ کہ اس کی جس تیز ہوتی ہے (بد پرہیزی  
سے بخار کی باری قبل از وقت آسکتی ہے۔ اسی طرح مریض کے زیادہ ضعف  
ہے اور مریض کی ذکاوت حس سے بھی ایسا ہونا ممکن ہے) +

حیات مقلعہ کی باریاں عموماً قشریہ یعنی پھیری سے، یا بدو یعنی  
سردی سے، یا نافض یعنی لڑنے سے شروع ہوا کرتی ہیں۔ اور پسینے سے  
اور تر جایا کرتی ہیں۔ سردی اور پھیری سے علی العموم شروع ہونے کی وجہ گاہے  
یہ ہوتی ہے کہ مادہ سرد ہوتا ہے (جیسے بلغم و سودا) اور گاہے یہ ہوتی ہے  
کہ مادہ کی تیزی عضلات میں لگتی ہے (لذا پیدہ آگرتی ہے) یا یہ کہ حرارت بدنی

اندرون بدن کی طرف، جہاں مادہ ہے، چلی جاتی ہے، یا یہ کہ سریریں کی قوت نفعیت ہوتی ہے۔ یا یہ کہ دیر دلی ہو، سرد ہوتی ہے +

جو حالت حرارت کے لذت سے (حرارت کی تیزی کے گنگنے سے) پیدا ہوتی ہے اسے سردی کی طرف منسوب کرنے سے بہتر ہے کہ اسے پھریری (شعیرہ) کی طرف منسوب کیا جائے (یعنی ایسے گرم بخارات سے پھریری پیدا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ نہ کہ سردی) + حرارت کی لذت سے عموماً ایسی حالت پیدا ہوتی ہے۔ گو یا ہر عضو میں سونیاں سی چبھ رہی ہیں +

رہا یہ امر کہ بخار دترتے وقت پسینے سے مادہ تحلیل ہوتا ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ عفونت پیدا کرنے والی حرارت رطوبات کو تحلیل کر دیتی اور بقایا رکھ چھوڑتی ہے جو کم چونکہ یہ رطوبت عروق میں بند نہیں ہوتی۔ اس لئے بذریعہ مسام پینہ کی صورت میں اس کا خارج ہونا آسان ہوتا ہے +

لیکن ان لازمی بخاروں کی باریاں جن میں بخار کسی قدر کم تو ہو جایا کرتا ہے مگر اوترتا نہیں سردی سے شروع نہیں ہوتیں۔ ہاں اگر قوت بہت نفعیت ہو یا حرارت غریزی اندر کی طرف چلی گئی ہو۔ تو اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، جو ایک بُری علامت ہے +

بعض بخاروں میں ٹھنڈا اور پھریری دونوں ساتھ ساتھ پائی باقی ہیں + اس لئے کہ عفونت پذیر مادہ سرد اور تیز دونوں قسم کے مواد سے مرکب ہوتا ہے + بعض حیات عفونت میں (باد جو دنا ہے ہرنیکے) کبھی ایسی ترکیب پیدا ہوتی ہے (اور چند اس طرح مرکب ہو جاتے ہیں) کہ وہ تنپ لازم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (اور تنپ لازم کا شبہہ ہونے لگتا ہے) مثلاً جب کوئی خلط کسی مقام پر عفونت پانے لگے، تو جیسی ہی تھن اس میں آئے کہ کوئی دوسری خلط، اسی کی منبر



یا غیر جنس سے ہتھن ہونے لگے۔ اس طور پر کہ جس وقت پہلی زہیت کے ختم ہونے کا وقت آئے۔ اس وقت دوسری عفونت کا زمانہ شروع ہوا اور پھر اسی طرح سلسلہ مل جائے (جس سے بخار لازم و قائم نظر آئے) \*

حمیات عفونت میں بعض مرتبہ دوسرے گونا گوں طریقوں سے بھی ترکیب حاصل ہو جاتی ہے۔ جن کو مفصلاً ہم ان کے باب میں بیان کرینگے (حمیات مرکبہ ایک مستقل باب آگے آنے والا ہے) \*

بخاروں کے دورے کبھی طویل ہوتے ہیں، اور کبھی قصیدہ :  
دوروں کے دراز ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ مادہ خلیطہ یا لیسارہ یا بحالت سکون ہوتا ہے۔ یا یہ کہ توت ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مریض کی حس ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مسامات کثیف ہوتے ہیں، جس سے مادہ تحلیل نہیں ہو سکتا ہے۔ اور یہی کے چھوٹے ہونے کے اسباب مذکورہ اسباب کے برعکس ہوتے ہیں۔

باری کا بعد : بخار کی باریاں بھی گاہے جلد آ جاتی ہیں اور گاہے دیر میں۔ ان کے زیر دیر میں آنے کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ مادہ کی کمی ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مرکز عفونت تک غلیظ ہونے کے باعث دیر میں پہنچتا ہے۔ جب کہ حمائے رت کا مادہ ہے یعنی سودا بدن میں کم بھی ہوتا ہے۔ اور یہ دو خلیطہ ہونے کی وجہ سے اسکی رت بھی سُست ہوتی ہے۔ اسلئے سکی باری بہت دیر میں پہنچنے چوتھے روز آتی ہے۔ \*

دوبارہ باریوں کے بعد آنے کو باعث گاہے یہ ہوتا ہے کہ دوا کثرت ہوتی ہو، مثلاً بخار حسی مند رہن میں بہت زیادہ ہوتا ہے مگر بخار حسی منکھ سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اس کی باریاں گاہے دیر دیر میں آتی ہیں۔ درگاہت یہ وجہ

ہوتی ہے کہ مادہ لطیف ہوتا ہے۔ مثلاً صفراء +

روی بخار + بخاروں میں سب سے بُری قسم اُس لازمی بخار کی ہے۔ جس کی

عفونت عروق کے اندر ہونے کے بعد وہ اتر جانے والا بخار ہے جس کی

عفونت تمام بدن میں عام ہو۔ یا قلب کے ماحول میں پھیلی ہوئی ہو +

یہ اتفاق کم ہوتا ہے کہ معتز لوگوں کو شدید بخار (حمی صالبا) سے سابقہ

پڑے۔ اسلئے کہ اُن کے مزاج میں برودت ہوتی ہے۔ اور لیور ہضم بھی

اُن میں کم ہوا کرتی ہے +

نبض کے حالات مہیات عفونت میں اُنکی جنسوں کے اختلاف کے لحاظ

سے مختلف ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر ایک ہی نوع کے بخار شدت و ضعف

میں مختلف ہوں۔ یا انکے اعراض قوی یا ضعیف ہوں، تو ان اختلافات

سے بھی نبض کی حالتیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ نبض میں کبھی صلابت پیدا

ہو جایا کرتی ہے۔ جس کا باعث یا تو وہ درم حار ہوتا ہے، جو بیچہ خاؤ پیدا

کرتا ہے۔ یا یہ کہ وہ گرم ورم کسی عصبی عضو میں ہوتا ہے۔ یا یہ کہ درم صلب

ہوتا ہے، یا یہ کہ شدید پیوست ہوتی ہے۔ یا یہ کہ بخاروں کی ابتداء میں

برودت کا غلبہ ہوتا ہے +

اور کبھی نبض میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ مادہ میں رطوبت،

نرمی، بلنیت یا دمویت ہے۔ اور یا اس لئے کہ ورم کسی نرم عضو میں پیدا

ہوا ہے۔ مثلاً ورم جگر، ورم شش، اور لیور شش +

گا۔ نبض میں نرمی اوس نمی کی وجہ سے آتی ہے۔ جس کی ترقی

پسینہ کے ساتھ بخار اور تڑپنے کے وقت ہوتی ہے نبض باریوکے آغاز میں

اسلئے کہ ورم مادہ سو ہضم ہو جس میں بلنی و کارس آتی ہیں۔ اور غذا گرمی کو جذب جاتی ہو جی شش +

ضعیف اور دبی ہوئی ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اس وقت قوت مادہ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا تنقیہ کرنے اور روح کو نسیم پہنچانے میں مصروف ہوتی ہے۔

## حمیات عفونت کی علامتیں

**قول کلتی** حمیات عفونت کی علامتوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ اسباب سابقہ پائے جائیں (جو پہلے سے حمائے عفونت کے لئے تیاری پیدا کر دیتے ہیں) خصوصاً جبکہ اس کا کوئی سبب باہری نہ ہو۔ اسی طرح دوسری علامت نبض سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تیسری علامت تنفس سے جس کا انقباض حمائے عفونت میں تیز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان بخاروں میں تنقیہ کی ضرورت نہایت شدید ہوتی ہے۔ حمیات عفونت میں حرارت بہت تیز ہوتی ہے۔ حمائے یوم کی طرح حرارت ٹیٹھی ٹیٹھی نہیں ہوتی ہے۔

**ملیلہ** اکثر حمیات عفونت سے پہلے ملیلہ ہوا کرتا ہے۔ ملیلہ وہ مخصوص حالت ہے، جس میں بدن کے اندر ایسی (مموئی) حرارت ہوتی ہے، جو بخار کی حرکت نہیں پہنچتی۔ اور اس حرارت کے ساتھ ماندگی اور سکان ہوتا ہے۔ تو صمیم ہوتی ہے (یعنی بدن ہاتھ لڑھکتا ہوا معلوم ہوتا ہے) مرین کسلنڈ رہتا ہے۔ انگڑائیاں اور جھمایاں آتی ہیں۔ نیند و بیداری میں پریشانی و بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ تنفس میں تنگی۔ رگوں اور شراعیف میں تناؤ ہوتا ہے۔ درد سر اور سر میں ٹیس ہونے کی شکایت ہوتی ہے (یہ سب علامتیں کم و بیش موجود ہوا کرتی ہیں)۔ جب یہ حالت (کچھ عرصہ تک) قائم رہتی ہے۔ تو عفونی بخاروں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

یعنی میلہ کے کچھ عرصہ بعد بخار شروع ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ میلہ ہی کی حالت میں کوئی ایسی تدبیر نہ کی جائے کہ بخار آنے سے پہلے ہی اس کا تدارک ہو جائے۔

گاہے میلہ کے ساتھ، جو بخاروں سے پہلے ہو کر تاسہ، اخراج فضلات اور بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ متلی سستی ہے۔ پیشاب اور بدبودار پائخانہ زیادہ آتے ہیں۔ سر میں بوجھ ہوتا ہے۔ اور تہج نمایاں ہوتا ہے۔

نبض متواتر ہو جاتی ہے۔ جس کا کوئی بیرونی سبب مثلاً مکان یا غصہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اور جب نبض میں انقباض عارض ہو جائے (نبض دب جائے) تو سمجھنا چاہئے کہ بس نوبت آگئی۔ اور نبض کے انقباض کے یہ معنی ہیں کہ نبض گہری اور چھوٹی ہو جائے۔ جس میں چند بڑے اور قوی نبضات بھی ہو جائیں۔ اور نبض میں سرعت زیادہ ہو۔ بخار کے ابتدائی زمانہ اور تیزید کے وقت میں نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا حملے عفونی کے خصوصی علامات میں سے ہے۔ اگرچہ یہ اختلاف غلب میں زیادہ نمایاں نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے کہ غلب کا مادہ ہلکا ہوتا ہے (غلب کا مادہ صغیر ہے۔ جو بلغم کی طرح زیادہ ثقیل نہیں ہے)۔

حملے عفونی کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کا پہلا دورہ پسینہ اور تری سے خالی ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حملے یومیہ میں یہ بات نہیں ہوتی ہے (اس میں پسینہ اور تری کا ہونا ضروری ہے) اور دوسری علامت یہ ہے کہ حملے عفونی کا تیزید (بڑھنے کا زمانہ) بلحاظ عوارض و شدت کی مختلف ہوتا ہے۔ بالکل یکساں اور برابر نہیں ہوتا (یہ علامت دائمی نہیں ہے۔ بلکہ جب یہ صورت پائی جاتی ہے، تو علامت بنتی ہے)۔ تیزید کا دورہ نہ ہونا بھی بخار کو عفونی

ہونے کی دلیل ہے + نیز نبض کا برابر بڑھتا ہوا چلا جاتا تیز یہ کی ایک علامت ہے  
 حمائے عفونت یا مقلعہ ہوتے ہیں۔ یا لازمہ۔ اگر مقلعہ ہوتے ہیں، تو  
 (علی العموم) لہزہ یا پھر سیدی سے شروع ہوتے ہیں۔ اور اکثر اوقات پسینہ  
 یا نداوت سے ختم ہوتے ہیں۔ اور باریوں سے دورہ کرتے ہیں + اور اگر لازمہ  
 ہوتے ہیں۔ تو خواہ فقرہ کے ساتھ ہوں، یا بلا فقرہ کے، یہ حمائے یومیہ سے  
 کسی امر میں مشابہ نہیں ہوتے ہیں۔ نہ نبض میں۔ نہ قارورہ میں۔ نہ پورے طور پر  
 صاف ہو جانے میں، اور نہ عوارض کے سکون میں +

یعنی حمائے یوم میں جب باری اوترتی ہے تو طبیعت بالکل صاف  
 ہو جاتی ہے، اور اس کے عوارض میں بہت سکون ہوتا ہے۔  
 برعکس اس کے حامی لازمہ میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں +

حمائے عفنیہ کے ساتھ اکثر عوارض بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ مثلاً پیاس  
 و دسرنہ بان کا سیاہ ہو جانا۔ خصوصاً انتہاء کے وقت یہ صورت زیادہ ہوتی ہے  
 کرب و اضطراب کی بیکاری شدید ہوتی ہے۔ جو مادہ مرض اور قوت کے مقابلہ  
 (اور انکی باہمی جنگ) سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی مادہ مرض کو غلبہ ہوتا ہے۔ اور  
 کبھی قوت اس پر غالب آ جاتی ہے + اسی طرح نبض بھی گاہے عظم اور قوت کی طرف  
 بڑھنے لگتی ہے۔ اور گاہے صغیر اور ضعف کی طرف مائل ہونے لگتی ہے + یہی  
 صلابت، یہ نبض میں گاہ بگاہ ہوتی ہے۔ اس کا ہمیشہ ہونا ضروری نہیں ہے  
 ہاں اگر بخار کے ساتھ کسی عضو میں درم صلب ہو۔ یا درم کسی سخت عضو میں بہت  
 خواہ درم سخت نہ ہو۔ یا ٹھنڈے پانی پینے کا یا کسی دوسری چیز کا اتفاق ہوا ہو  
 جو نبض میں صلابت پیدا کرنے والی ہو، جن کا ذکر کتاب نبض (باب نبض) میں  
 ہو چکا ہے۔ تو نبض میں صلابت آ سکتی ہے + یہ مادہ ابتداء اور تیزید میں

نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا، یہ تو حامی عفوئت کی خصوصیات اور ان کے زبردست علامات میں سے ہے۔ اگرچہ حامی غلبہ میں بوجہ خفت مادہ کے یہ زیادہ نمایاں نہیں ہوا کرتا ہے۔ جب تک نبض قوی نہ رہے، اور جب تک اس میں وہ مذکورہ سرعت نہ آجائے، اس وقت تک یہی باور کرنا چاہیے کہ بخار اب تک یومیہ ہے، اور ابھی تک حامی عفوئت کی طرف منتقل نہیں ہوا ہے۔

**قارورہ** ابتداء میں غیر بختہ (غیر نفیج) یا کم بختہ (قلیل نفیج) ہوا کرتا ہے اور گاہے قارورہ تیز ہوا کرتا ہے۔

**نکتہ (۱)** تیز و رملک بخاروں سے عام طور پر اسی طرح نجات ملتی ہے کہ ان سے کوئی نہ کوئی عضو ماکوف ہو جاتا ہے۔

(۲) ذات الجنبہ وغیرہ میں دم کے ساکن ہونے کے بعد اگر بخار قائم ہے تو سمجھنا چاہیے کہ مادہ کا بقیہ اب تک باقی ہے۔ اور یہ کہ مادہ اس طرف چلا گیا ہے جہاں در دفاہر ہو رہا ہے۔

یہ ایک قسم کا انتقال مادہ ہے۔ جو گاہے ہوا کرتا ہے، یعنی ایک مقام سے مادہ مرض دوسری جگہ جا کر دم دور وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ گاہے دم اصل الاذن یعنی کن پھیڑے کے بعد ضیو

میں دم دور ہو جایا کرتا ہے۔ مترجم۔

**حامی لازمی** تب لازمی میں اختلاف نبض، جو نفس بخار کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، وہ بہت نمایاں ہوگا۔ اور اس اختلاف میں علی العموم نہ نظم قائم رہتا ہے۔ اور وزن (جس کی وجہ شدت خفت ہے) بخار ہر وقت اور ہیشہ رہتا ہے۔ اور چوبیس گھنٹے کے بعد بھی نہیں اترتا۔

**تب لازمی کے ساتھ وہ باتیں بھی نہیں ہوتی ہیں، جو ہم نے تب مقلعہ**

میں بتائی ہیں، مثلاً لہرزہ وغیرہ کا پہلے نمودار ہونا + انکی علامتوں میں سر یہ بھی ہے کہ یہ (ایک دن رات سے زیادہ دیر تک) لازم رہیں۔ اور تیزی کے وقت انکی حالات میں بہت کچھ اختلاف ظاہر ہو: کبھی کم ہو جائیں، اور کبھی شدید ہو جائیں +

## حمیات عفونت کی فتراتی مشترکی باتیں

یعنی وہ امور جن میں سر بعض میں تو حمیات عفونت باہم شرکت رکھتے ہیں، اور بعض باتوں میں جدا ہیں +

**تب غب** جو بخار صفراء کی عفونت سے پیدا ہوتا ہو، اس کی حرکت عجباً یعنی تیسرے روز ہوا کرتی ہے۔ خواہ یہ حرکت باری کی ابتداء ہو (جیسا کہ باری کو بخار میں ہوگا) یا یہ حرکت شدت کی ابتداء ہو (جیسا کہ لازمی بخار میں ہوگا) مگر وہ قسم جب کا نام محرقة ہے، اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور یہ تب لازمہ مطبوعہ کو مانند ہوتا ہے (جس میں کسی قسم کی کمی و بیشی رونما نہیں ہوتی ہے) +

غب خالص مادہ کی لطافت کی وجہ سے تیز ہوتا ہے، اور صفراء کی قوت و شدت کی وجہ سے اس کی حرارت عظیم اور لڈاع (جلانے والی) ہوتی ہوگی۔ لیکن یہ پُر خطر نہیں ہے، اس لئے کہ صفراء طبیعت کے لئے ایک خفیف چیز ہے (اس کا مادہ زیادہ بوجھل اور غلیظ نہیں ہوتا ہے) اور اسلئے کہ وہ درمیان میں نرصد تک (راحت دیتا ہے) کیونکہ اس کی باری تیسرے روز آتی ہو اور زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی) +

اور غب غیر خالصہ کی مدت غب خالصہ سے وراز ہوتی ہے + علیٰ ہذا غب

۱۔ غب خالصہ وہ کہلاتا ہے، جس کے صفراء ہی مادہ کے ساتھ بقم ملا ہوا ہو +

۲۔ غب غیر خالصہ، وہ صفراء ہی بخار جس کے صفراء ہی مادہ میں بقم ملا ہوا ہو +

خالصہ سات باریوں سے کم آگے بڑھتا ہے۔ ہاں اگر کوئی غلطی ہو جائے (تو یہ امر آخری ہے) اور غیب لازمہ بسا اوقات ایک ہفتہ میں ختم ہو جاتا ہے +

**تپ مطبقہ** جو بخار خون کی غفونت سے پیدا ہوتا ہے، وہ دائمہ لازمہ ہوتا ہے۔ اس کی حرارت کثیرہ اور عامہ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں صفراوی بخاروں کی طرح سوزش اور تیزی نہیں ہوتی۔ بلکہ حرارت میں نرمی ہوتی ہے + اس قسم کا بخار اکثر چار دن میں ختم ہو جاتا ہے +

**تپ مزاحمہ وغیرہ** رہا بلغمی بخار، جو ہر روز آتا ہے، اس کی حرارت صفراوی بخاروں کے مقابلہ میں بہت اندم ہوتی ہے۔ لیکن مادہ کے بیس، سردی، اور کثرت کی وجہ سے یہ بخار لمبا ہوتا ہے، اور اس میں خطرات اسلئے زیادہ ہوتے ہیں کہ اقلع یا تغیر کی مدت کم ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر نفم معدہ میں ضعف و فساد ہوا کرتا ہے۔ جس سے بڑے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً غشی، خفقان، اور صہوک کا بند ہو جانا، بلغمی بخاروں میں سے تپ لازمہ دق سے بہت ہی مشابہ ہوتا ہے۔ ایک ذرا اسی بات یہ ہے کہ اس میں نبض لیتن ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گاہے نبض میں صلابت بھی آ جاتی ہے + تپ بلغمی میں مادہ بلغم جس قدر کم خالص ہوگا (یعنی جس قدر زیادہ صفراوی ملا ہوا ہوگا) اسی قدر اس کی قربت کی مدت چھوٹی ہوگی (اور باری جلد ختم ہو جائے گی) ہاں اگر اس کے ساتھ سودا و مل جائے، اور سودا کو گلنے سے یہ کم خالص رہے (تو یہ حکم صادر نہ ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں باری دراز ہوگی) +

**تپ رط** تپ رط مادہ کی برودت کی وجہ سے حادث نہیں ہوتا۔ اور

لے اقلع (بخار کا اتر جانا) تو تپ مزاحمہ میں ہوا کرتا ہے۔ جبکی غفونت خارج عروق ہوتی ہو۔ اور تغیر (بخار کا کم ہو جانا) تپ لازمہ بلغمیہ میں۔ جبکی غفونت داخل عروق مانی جاتی ہو +



اسی وجہ سے یہ دراز بھی ہوتا ہے + گا ہے رنج خالص (جبکا مادہ خالص سودا ہو) ایک سال تک چلا جاتا ہے۔ اور غیر خالص (جس کے مادہ سُداویہ کے ساتھ کوئی دوسرا مادہ ملا ہوا ہو) کی مدت چھوٹی ہوتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ یہ ایک لمبی مدت تک راحت دیتا ہے (یعنی اسکی باری چوتھے روز آتی ہے) اور اسلئے کہ اس میں ایسی حدت نہیں ہوتی ہے کہ جسکی وجہ سے شدید عوارض رونما ہوں۔  
تپ رنج، غب دائرہ، اور غب متغیرہ، یہ تینوں قسم کے بخار رہتے، دست، پسینہ، یا اور اربول کے ساتھ ختم ہوا کرتے ہیں + رہا تپ محرقہ۔ وہ ان چیزوں کے ساتھ بھی ختم ہوا کرتا ہے۔ اور (گا ہے) رعان کے ساتھ بھی (یعنی آخر وقت میں نکسیر پھوٹا پڑتی ہے) +

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ابتدا رتپ غب میں دراز ہوا کرتی ہے، انتہا تپ مطبہ میں، انحطاط تپ محرقہ میں، اور انتہا انحطاط تپ مؤانہ میں + علاوہ ان میں ایسا رنج کم پایا جاتا ہے جو لازم دوائم ہو۔ اور ایسا مؤانہ، جو پورے طور پر اکھڑ جانے والا ہو (یعنی تپ رنج لازمی بہت کم ہو کر تباہ اور مؤانہ میں بخار کا اثر تقریباً ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ بالکل صاف ہو کر باری نہیں اترتی) +

بخاروں کا علاج جب مناسب طور پر نہیں کیا جاتا ہے، اور علی الخصوص اسے چورسہ کا۔ تو انجام کا۔ ذہول (دوروق) ہو جاتا ہے + علی الخصوص ان تیز بخاروں میں جن میں ٹھنڈائی یا پلانا ضروری ہو اور (ضیب نے) اس خیال سے ٹھنڈ پانی ڈیا ہو کہ اس سے (مادہ) کچا رہ جائیگا + اور دوسرے طور پر بھی ٹھنڈک پونچا کر کوئی تدبیر نہ کیا گیا ہو + چنانچہ جب وہ غرض، جسکو ہم بیان تغذیہ میں، اور برتر پانی پلانے کے بیان میں ذکر کریں گے، ان دونوں مذکورہ غرضوں (مادہ کو پکانا۔ اور دھاسی

لے ذہول (لفظی معنی۔ گھٹنا۔ بچھلنا) دق کا ایک درجہ ہے +

بچانا) سے زیادہ قوی ہو، تو ان دونوں غرضوں پر اسے مقدم رکھا جائے۔ اور ان دونوں غرضوں کی رعایت کی پروا نہ کی جائے (یعنی ایسے نازک موقع پر غذا اور دوا پانی کو نہ روکا جائے۔ خواہ مادہ کے خام رہنے کا اندیشہ ہو۔ مترجم) \*

## بخاروں کے عوارض کی علامتیں

بخاروں کے دلائل یعنی علامات کے ماخذ متعدد ہیں (یعنی متعدد چیزیں

بخاروں کی علامت بنتی ہیں) \*

(۱) تدبیر جو پہلے گزر چکی ہو، اور یہ کہ وہ تدبیر کس قسم کی تھی (چنانچہ اگر مثلاً مرہین نے پہلے صفراء پیدا کرنے والی چیزیں زیادہ کھائی ہوگی، تو یہ علامت ہوگی کہ یہ بخار صفراء ہی ہے)۔ (۲) موجودہ حالات و عوارض جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے (مثلاً دروسر، بیداری، ہذیان وغیرہ) + (۳) بلدان اور فصول۔ (۴) رستن اور مزاج۔ (۵) نبض، قارورہ، تپ، پاخانہ اور نکسیر۔ (۶) لرزہ اور پسینہ کے لحاظ سے بخار کا جو حال ہو، اور حرارت کی کیفیت۔ (۷) بخاروں کی باری۔ (۸) جھوک اور پیاس کی حالت۔ (۹) تنفس کی حالت۔ (۱۰) اور وہ عوارض جو بخاروں کے ساتھ ہوتے ہیں، مثلاً دروہ بیداری، ہذیان، اور تعلق وغیرہ۔ کیونکہ بخاروں کے عوارض سے مختلف حالتوں کا پتہ چلتا ہے \*

چنانچہ بعض عوارض بخاروں کے عظم اور صغیر کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار بڑا ہے، یا چھوٹا)، مثلاً حرارت کی کیفیت اور کمیت اور یہ کہ بعض مرتبہ حرارت اس قسم کی ہوتی ہے کہ جب سے بخار شروع ہوتا ہے، اس وقت سے آخر وقت تک وہ لڈاٹ (سوزاں۔ جلانے والی) اور سخت ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ

ایسا ہوتا ہے۔ کہ شروع میں تو حرارت تیز ہوتی ہے، مگر بعد کو مادہ کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے نشست اور نرم ہو جاتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حرارت لذاع ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ نرم ہی رہتی ہے۔ اسی طرح بعض بخاروں کی حرارت رطب ہوتی ہے۔ اور بعض کی خشک +

بعض عوارض ایسے ہوتے ہیں، جو بخار کی جنس کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ عوارض جو تپ غلب کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔ جیسے باری کا چھین اور پھیری سے شروع ہونا۔ اور حرارت کا تیز ہونا +

بعض عوارض بخار کی خباثت کو بتاتے ہیں۔ مثلاً بقراری، ہذیان اور بیداری +

بعض عوارض مادہ کے نفع پانے، یا نہ پانے کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ باتیں جو ہم نے فارورہ کے احوال میں بیان کی ہیں +

بعض عوارض بحران کو بتاتے ہیں۔ انکو ہم عنقریب ذکر کریں گے +  
بعض عوارض سلامتی کو اور سلامتی کی ضد کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار میں خطرات کم ہیں۔ یا زیادہ)۔ آئندہ ہم ان سب کو ذکر کریں گے +

**سُخنہ۔ انگلیٹ** بدن کے سخنہ کے بھی بہت سے احکام ہیں (یعنی بہت سی باتیں سخنہ سے معلوم ہوا کرتی ہیں) مثلاً یہ کہ سخنہ کا رنگ بدل کر مصاصیت (قلعی کا سازنگ) اختیار کر لے۔ یعنی رنگت میں سفیدی اور زردی آجائے۔ تو یہ اخلاط کی سردی اور مارغریزی کی کمی کو بتائیں گے + اور گاہے سخنہ میں تھج اور استفاخ پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ ان لوگوں میں ہو جایا کرتا ہے، جن کے بخار کا سبب تخمہ ہو + اور سخنہ کے احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً چہرہ بہت جلد غلا اور ڈبلا ہو جائے، اور ناک باریک ہو جائے، تو یہ اس امر کو بتائیں گے کہ حرارت

بہت شدید ہے (جنہ بہت جلد رطوبتوں کو تحلیل کر دیا ہے) اور یا اس مرکب بتائیں گے کہ اخلاط بہت رقیق ہیں۔ اور مسامات کے کشادہ ہونے کی وجہ سے بہت جلد تحلیل ہو گئے ہیں۔

**حركات** بدنی حرکتیں بھی (بخاروں کے حالات پر) علامت و دلیل بنتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ اپنے حال پر قائم ہیں۔ یا وہ حرکتیں عادت سے باہر ہیں۔ یا یہ کہ حرکتیں بالکل ساقط اور باطل ہو گئی ہیں۔ اسی طرح چند دوسری چیزیں بھی ہیں (جو بطور علامت کے بیان کی جاتی ہیں) جن کو ہم آئندہ ذکر کریں گے (مثلاً بہت سے آدمیوں کا موسم کے کسی ایک وقت میں، کسی ایک شہر میں مبتلائے مرض ہونا)۔

**عوارض کے** بخاروں کے اعراض میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں، جو اتہار کے وقت **اوقات** پسے جاتے ہیں۔ مثلاً ہڈیاں، اخلاط ذہن، جس کی وجہ سر کی سوزش ہوتی ہے (یعنی دماغ میں بخار سے غیر معمولی طور پر گرمی لاحق ہو جاتی ہے) اور بعض اعراض وہ ہوتے ہیں، جو ابتداء میں پسے جاتے ہیں مثلاً پھر سردی سردی۔ اور مثلاً سببات جو اکثر بخاروں کے شروع میں اس وجہ سے مارض ہوتا ہے کہ دماغ ضعیف ہوتا ہے۔ اور اندر کی طرف، جہاں مادہ ہوتا ہے، حرارت متوجہ ہو جاتی ہے۔ اور دابتدار میں (بخارات کی کثرت ہوتی ہے، جو بدن کے ابتدائی اضطراب سے چڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ حرارت کا اشتعال (اور اس کی تیزی، بخار کے تیز ہونے پر) ان بخارات کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اس سببات کی امداد خود دماغ کے مزاج کی ذاتی سردی سے، اور اس خلط کی سردی سے حاصل ہوتی ہے، جو متعفن اور گرم ہونے والی ہے۔

**کمن باتوں سے بخار کی حالت** جن باتوں سے بخار کی حالت پر اطلاع ہوتی ہے۔ اور رجب کا اندازہ ہو کر تاسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بخار کس قسم کا ہے، وہ یہ ہیں کہ (۱)

بخار کی حدت اور نرمی کا کیا مثال ہے۔ (۲) یہ کہ بخار مذکورہ شرط کے ساتھ

اسباب بادیہ سے لاحق ہوتا ہے، یا اسباب سابقہ سے +

چنانچہ اسباب بادیہ سے علی العموم حائے یوم ہوا کرتے ہیں۔ اور

اسباب سابقہ سے حائے عفونت + اور مذکورہ مشہد ط یہ

ہے کہ اگر حائے یوم اسباب سابقہ سے ہوتے ہیں، تو یہ اسباب

ہلکے ہوتے ہیں۔ اور جب یہی تری ہوتے ہیں۔ تو ان سے حائے یوم

کی بجائے حائے عفونت لاحق ہوتے ہیں +

(۳) یہ بخار لرزہ، سردی، اور پھر سیری سے شروع ہوتا ہے، یا نہیں

اور ان میں سے جو چیز بھی پائی جاتی ہے، تو وہ کس وقتہ + لگتی ہے +

(۴) یہ کہ بخار کا اس لحاظ سے کیا حال ہے کہ بخار کے ٹوٹنے وقتہ + پسینہ بہت

آتا ہے، کم آتا ہے، یا بالکل نہیں آتا + (۵) سابقہ تدابیر کیسے ہو چکے ہیں۔ عمر

کیا ہے، محنت کیسا ہے۔ وقتہ + موسم کیا ہے۔ مرلیں کا پیشہ کیا ہے (۶)

نبض کا اور قارورہ کا کیا حال ہے +

**نافض، بکرہ، قشعریرہ، (پھر سیری) تکسر (بدن ٹوٹنا)**

**قشعریرہ** (پھر سیری) اس حالت کا نام ہے جس میں : ان کی بلور +

گوشت کے اندر سردی اور چھین محسوس ہوتی ہے +

**تکسر** (بدن ٹوٹنا) کس حالت کا نام ہے؟ تکسر اس حالت کا نام ہے جو

قشعریرہ سے پہلے پیدا ہوتی ہے۔ گو یا تکسر بھی بلکا سا قشعریرہ ہی ہوتا ہے +

۱۔ چنانچہ حیات مادہ علی العموم گرم مواد سے ہوتے ہیں۔ اور نرم بخار سرد مواد سے +

۲۔ تکسر کے معنی جو بدن ٹوٹنے کے لکھے گئے ہیں۔ اس کا تعلق محض لغت سے ہے۔ طبی اصطلاح

میں اس لفظ سے جو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اصل کتاب میں درج ہیں۔ ترجمہ +

ہمو (سری) اس حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء کے اندر اور تمام عضلات میں خالص سرودی محسوس ہوتی ہے۔ یعنی اسکے اندر پھر سری کے مانند جھن نہیں ہوتی جو وہ ناقص (لرزہ) اسی حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء بلا اختیار کانپتے اور بلا ارادہ حرکت کرتے ہیں۔ اور انسان ان کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا جو گاہک ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بخاروں میں سرودی نہایت شدید ہوتی ہے۔ مگر لرزہ ویسا سخت نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا بلغمی اور سوداوی بخاروں میں واقع ہوتا ہے۔\* لرزہ کے سخت ہونے کے چند اسباب ہیں۔ جن میں سے ایک سبب یہ بھی ہو کہ وہ قوت دفعہ جو ہمارے بدن کے گوشت یا عضلات میں (مواد دفع کرنے اور ہرقسم کے مادی اور بدنی موزونہ کا مقابلہ کرنے کی غرض سے) پیدا کی گئی ہے، قوی اور سخت ہوتی ہے یا بالفاظ دیگر۔ لرزہ پیدا کرنے والے مادہ کو سختی سے دفع کرتی ہو اور اسی عضلاتی مقابلہ اور دفعیہ سے حرکت پیدا ہوتی ہے جس کا نام "لرزہ" ہے۔ (اسی وجہ سے لرزہ پیدا کرنے والا سبب یا مادہ جس قدر زیادہ تیز ہوتا ہے، اسی قدر لرزہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ کیونکہ مادہ کی تیزی کی وجہ سے عضلات میں زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ اسلئے وہ زیادہ تیزی سے حرکت کرتے ہیں) اور لرزہ کی حالتیں بدن کا خون بیرونی اعضاء سے منہ موڑ کر اندرونی اعضاء کی طرف چلا جاتا ہے (اسی وجہ سے خون کی گہری لرزہ کی سختی میں کوئی کمی پیدا نہیں کر سکتی ہے۔ خون کے اندر چلے جانے کی ظاہر علامت یہ ہے کہ انسان کا چہرہ بحالت لرزہ زرد پڑ جاتا ہے)۔

ایک خاص وقت میں (لرزہ جس مادہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس کے ظاہر ہونے لرزہ پیدا ہونے کی وجہ سے پہلے بھی بدن میں موجود ہوتا ہے۔ مگر اس سے پہلے اس کا ظہور نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک خاص وقت میں مثلاً باری کی آمد آمد ہی کے وقت پہلے ہوتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟) اسکی وجہ یہ ہے کہ سرور خلطیں یا سرد مواد (جن سے

لرزہ آتا ہے) پہلے کسی ایک مقام میں ساکن اور پھر بے ہوش ہوتے ہیں۔ اور جہاں ہوتے ہیں وہاں کے اعضاء میں ان مواد کی سردی محسوس نہیں ہوتی ہے (اسلئے کہ کوئی لرزہ ہوتا ہے، اور نہ کوئی دوسری علامت ان مواد سے ظاہر ہوتی ہے)۔ مگر جب یہ مواد کسی سبب سے (مثلاً گرمی سے جس کا کام مواد کو پراگندہ کرنا ہے) حرکت میں آتے ہیں۔ اور تھوڑا یا زیادہ پھیلتے ہیں (اور ان اعضاء پر گزرتے ہیں جہاں یہ پہلے موجود نہ تھے، اور نہ ان سے ملاقات ہوئی تھی) تو وہ اعضاء ان مواد کا متاثر ہوتے۔ اور انکی سردی محسوس کرتے ہیں، جس سے لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان اعضاء میں مواد کی سردی محسوس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ان مواد سے سور مزاج مختلف پیدا ہو جاتا ہے، جس کی تعریف تمہیں علم طب کے نگلی اور عام اصول (یعنی کلیات طب) میں معلوم ہو چکی ہے +

اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بطن زجاجی سے جوتہ ام بدن میں پھیلا ہوا ہو، صرف لرزہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ (اور بخار بالکل نمودار نہیں ہوتا ہے۔ اس قسم کے لرزے کا ہے باری سے ہوتے ہیں۔ اور گاہے باری کے بغیر مگر ان لرزوں کی سختی اُس لرزہ جیسی نہیں ہوتی ہے، جس کے بعد بخار آیا کرتا ہے +

وہ مواد جو کم ہونے کی حالت میں بدن کے اندر کسل و ماندگی پیدا کرتے ہیں، یہی جب زیادہ ہو جاتے ہیں، تو متعفن ہونے سے پہلے ہی لرزہ پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ متعفن ہونے کی حالت میں بخار بھی نہیں ہوتا ہے +

گاہے سردی اور لرزہ صرف کھانے پینے اور غذا وغیرہ کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے،

لے سور مزاج مختلف اس تبدیلی مزاج کو کہتے ہیں جس میں گرمی یا سردی اعتدال کو بڑھ جاتی ہے

اور اسکی کیفیت بدن میں محسوس ہوتی ہے۔ اگر ای گرمی اور سردی بدن میں ایک عرصہ تک قائم

رہے بڑھ جائے۔ اور اسکی کیفیت بدن میں محسوس ہونے لگے۔ تو اسکو سور مزاج مستوی کہتے ہیں مترجم +

سکہ بطن زجاجی، نہایت غلیظ بطن +

کیونکہ اس حالت میں بدن کی حرارت غریزی اندر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے (اور بیرونی اعضاء مثلاً گوشت اور جلد میں سردی پیدا ہو جاتی ہے) لرزہ اور سردی بخاروں کے ادخال میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خلط خام ابتداء عضلات پر گرتی ہے، جو بمقابلہ عضلات کے چونکہ سرد ہوتی ہے، اسلئے وہ عضلات میں اپنی سردی سے اذیت پہنچاتی ہے۔ پھر جب وہ متعفن ہونے لگتی ہے تو اس میں گرمی آتی بھی شروع ہو جاتی ہے اس لئے اب اسکی سردی محسوس نہیں ہوتی) +

گاہے بخاروں کی ابتداء میں لرزہ (ادہ کی سردی کی وجہ سے نہیں آتا۔ بلکہ خلط کی لذت اور سوزش کی وجہ سے آتا ہے، اور اس وجہ سے کہ عضلات کی قوت دافہ (قاہنہ) قوی ہوتی ہے جس طرح اس شخص کے بدن میں لرزہ آسکتا ہے جسکی جلد بدن پر بہت تیز گرم پانی ڈال دیا جائے۔ اور خصوصاً جبکہ وہ پانی ٹھیک نہ ہو گا۔ لہذا لذت اور سوزش پیدا کرنے والی ادنیٰ چیز بھی اندر کی طرف حرارت غریزی کے بھاگنے کا سبب بن جاتی ہے، جس سے سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بدن کا بیرونی حصہ سرد بن جاتا ہے) ایسی صورت میں گرم چیز کی لذت کے ساتھ مٹری بھی مت ہو جاتی ہے۔ گویا کہ سردی باہر سے گھیرے ہوئے ہے، اور گرم لذت اندر غشاء (یا اندرونی خشاہ) کی پاس ہے +

گاہے لرزہ اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ حرارت اندر کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ جیسا کہ اندرونی ورموں (اور پھوڑوں) میں ہوتا ہے +

گاہے لرزہ اور پھر غریزی لازمی بخاروں میں صحت و شفا کو بتاتی ہیں کیونکہ

لہذا خشاہ کے منہ جھلی۔ پردہ۔ اور خشاہ کے منہ اندرونی عضو کے ہیں۔ بہر حال یہاں مراد یہ ہے کہ سوزش اندرون بدن میں محسوس ہوگی، اور سردی باہر گھری ہوئی معلوم ہوگی +



اس امر کو بتاتے ہیں کہ مادہ رگوں سے دفع ہو چکا اور خارج ہو چکا ہو (یعنی رگوں سے نکل کر اب دوسرے اعضاء و عضلات پر گر کر لرزہ وغیرہ پیدا کر رہا ہو) لیکن اگر مادہ میں نفع نہ ہو (اور کوئی قرینہ نہ بتائے) اور بحران کے وقت میں بھی نہ ہو، اور اسکے بعد مرض میں سخت بھی ظاہر نہ ہو، تو یہ اس امر کو نہ بتائیں گا کہ جتنا کچھ مادہ خارج ہو چکا ہو (اور لرزہ پیدا کیا ہے) یہ قوت کے غلبہ سے خارج ہوا ہے، بلکہ یہ مادہ بہت کثیر ہے اور اپنی کثرت کی وجہ سے (کچھ تھوڑا سا) خارج ہو گیا ہے (اور لرزہ اس سے پیدا ہو گیا ہے)۔ ایک لرزہ وہ بھی ہے، جو موت کا پیام سناتا ہے۔ ایسا لرزہ وہ ہوتا ہے، جسکے بعد قوتیں ضعیف ہو جائیں (مریض نڈھالی ہو جائے) اور حرارت غریبی و نفس ساقط ہو جائیں۔

**تشعریرہ** ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو لرزہ کے اسباب (اذیت پہنچانے میں) کم ہوتے ہیں۔

**مختلف مسائل** دہش (حیرت) اور دوران سر کا ہیجان دو۔ خبر دہش ہے (یعنی یہ کہ اب بخار کی نوبت آنے والی ہے)۔

(علی العموم) بوڑھوں کے بخار مد فونہ ہوتے ہیں (یعنی انکی گرمی باہر نہ زیادہ نمایاں نہیں ہوتی ہے)۔

بعض اوقات بخار کی درازی (اور جلد نہ اچھے ہونے) کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اخشام میں کوئی غلظت (روم) ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو چیت ٹٹانا، اور اسکی ٹانگوں کو پھیلا نا چاہئے۔ اور اخشام کو ٹھنڈا چاہئے (اگر کہیں روم ہو گا۔ تو اسکی غلظت نمودار ہوگی)۔ اگر مجموعہ کی زبان سیاہ ہو جائے، اور باوجود اسکے اسکا بخار ہلکا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اسکا بخار مد فونہ (اندر باہر) ہے۔

**بخار اور فاج** کبھی بخار فاج کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بخار کا

علاج پہلے کرنا چاہئے۔ ان لوگوں کے لئے سکفین اچھی چیز ہے، جو کفند کے ساتھ ملائی گئی ہو۔ اسی طرح آب بخود ہمراہ روغن زیتون، بشرطیکہ بخار اسکو برداشت کر سکے (یعنی بخار زیادہ تیز اور گرم نہ ہو۔ ورنہ اس سے بچنا چاہئے) +

سرمنڈانا سرمنڈانے سے سر کی جلد کثیف ہو جاتی ہے جس سے بخارات (اند رکی طرف) مڑ جاتے ہیں (یعنی باہر نہیں نکل سکتے) اسلئے بخار تیز ہو جاتا ہے +

## حمی عفونیہ کا عام علاج

ان بخاروں کے علاج کرنے میں گلاسہ غرض (نفس) بخار کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ بخار کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ تبرید اور ترطیب پہنچائی جائے (اور بخار کی گرمی کم کی جائے) +

اور گلاسہ (بخار کی طرف توجہ نہیں کی باقی، بلکہ بخار کے) مادہ کی طرف غرض کیا توجہ ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ مادہ نضج کا محتاج ہو یا مستغرق کا محتاج ہو + انضاج غلیظ مادہ کا یہ ہے کہ اس سے رقیق کر کے معتدل بنایا جائے۔ اور رقیق مادہ کا انضاج یہ ہے کہ اسے غلیظ کر کے معتدل بنایا جائے + گلاسہ یہ دونوں مذکورہ بالا غرضیں ایک دوسرے سے متناقض ہو جاتی ہیں۔ بخار تو چاہتا ہے کہ تبرید پہنچائی جائے۔ اور خلط چاہتی ہے کہ انضاج، مستغرق اور تحلیل کی جائے۔ چنانچہ بعض اوقات منفع اور مستغرق و دوائیں بہت گرم ہوتی ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات گرم ہی ہوتی ہیں + ایسی پیچیدہ صورت میں دونوں میں سے زیادہ اہم امر کی رعایت کی جائے (اور اس سے مقدم رکھا جائے) +

گلاسہ اس طرح بھی تناقض و اختلاف ہو جاتا ہے کہ بخار تو یہ چاہتا ہے کہ آب

ترہیز اور دوسرے بقول سے ٹھنڈک پہونچائی جائے۔ اور مادہ چاہتا ہے کہ اسے کم کیا جائے (اور نفع دیا جائے) اور مادہ کی تقلیل ان چیزوں کے پینے کو روکتا ہے (ورنہ مادہ کے کم ہونے کی بجائے اس کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے) ہاں اگر ایسا بخار ہو کہ وہاں مادہ نہ ہو (یعنی وہ نہ مقدار میں زیادہ ہو اور نہ روایت و فساد میں۔ تو ایسی صورت میں اُن سبز رنگے پانی پلائے جاسکتے ہیں) بہر حال ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ خواہ کے پانی ایک ہفتہ کے بعد پلائے جائیں۔ اور (اس عرصہ میں) صرف مارشیر پر قناعت کی جائے۔ تمام خواہ (پیل۔ میوے) بخار والوں کے لئے مضر ہیں۔ اسلئے کہ معدہ میں ان کے اندر غلیان (رجوش و تخمیر) پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ فاسد ہو جاتے ہیں (یہاں بخار والوں سے مراد جلے عفونت والے ہیں)۔

بہت سی ایسی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں، جو شہ ملطت، اور مستفرغ (مخرج مادہ) ہونیکے باوجود مہتر و بھی ہوتی ہیں۔ جیسے کنبیز، اسلئے کہ کنبیز عفونی بخاروں کے لئے نہایت اچھی چیز سمجھی جاتی ہے۔

تیز بخاروں میں گلاب بخار تناشدید اور تیز ہوتا ہے کہ وہ (اصلی) سبب کی تدبیر ٹھنڈک پہونچانا کی مہلت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ وہ سخت تبرید چاہتا ہے خصوصاً جبکہ قوت زیادہ قوی نہ ہو، اس میں مقابلہ اور برداشت کی طاقت نہ ہو، اگر قوت مقابلہ کرنے اور برداشت کرنے پر قادر ہو۔ تو (مقدم) سبب کو قطع کیا جائے، خلط کی تدبیر و اصلاح کی جائے، غذا بند کر دی جائے، اور ایسی تبرید نہ پہونچائی جائے کہ وہ (سر دی کی وجہ سے) خلط مادہ کو روک دے۔

اور اگر قوت اس سے قاصر ہو، تو ایسی تعدیل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، جو بخار کے مضاد ہو (بخار چونکہ گرم ہے۔ اسلئے اس کے مضاد وہی تعدیل ہو سکتی ہے

جو کہ سرد ہو) پناچہ ایسی حالت میں تبرید پہنچانی چاہئے، اور غذا کے ذریعہ سے قوت کو بہرہ انگینہ کرنا چاہئے (یعنی ایسی صورت میں غذا بن کر فی چاہئے)۔ اور جب قوت بہرہ انگینہ ہو کہ قوی ہو جائے، اور اپنی ضد کو (حرارت کو) توڑ کر غالب ہو جائے، تو اب (اطینان سے) نفس سبب مرض کی طرف مترجہ ہو جانا چاہئے (یعنی مادہ کو ٹھنچ دینا اور خارج کرنا چاہئے) +

ان بخاروں میں اگر ٹھنڈک پہنچائی جائے تو ایسی چیزوں سے ٹھنڈک نہ پیدا کی جائے، جن میں تبس اور تکثیف ہو، مثلاً اقراص مبردہ (قرص کا فوسہ قرص طباشیر وغیرہ) ان ٹھنچ اور استفراغ کے بعد ایسی چیزیں استعمال کرائی جاسکتی ہیں +

دماغ ہو کہ عفونت کے بخاروں کا علاج دق کے بجائے علاج سے مخالف ہو، اسلئے کہ دق کے بخار کے علاق میں محض مرض کی مضاد چیزیں دی جاتی ہیں (یہ مرض چونکہ گرم و خشک ہوتا ہے، اسلئے محض تبرید و ترطیب پہنچائی جاتی ہے) اور عفونت کے بخاروں کے علاج میں صرف یہی مدنظر نہیں ہوتا ہے کہ نفس مرض کی متضاد چیزیں دی جائیں (یعنی صرف مثلاً گرمی اور تری پہنچائی جائے) بلکہ یہ بھی کہ نا پڑتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی سبب کو بھی قطع کرنا پڑتا ہے، خواہ وہ سبب مرض کے مانند ہو (یعنی بخار گرم ہوتا ہے، اور مادہ گرم نہ ہو) بلکہ بلغم کی طرح سرد ہوتا ایسی حالت میں وہی مذکورہ بالا دشواری پیش آتی ہے (یعنی بخار تو ٹھنڈک چاہتا ہے، اور مادہ کا انفعال وغیرہ گرم ادویہ کو) +

تعمید یہ اس لحاظ سے تو وہ قوت کی دوست ہے کہ اس سے قوت بہرہ انگینہ ہوتی ہے، مگر اس لحاظ سے یہ قوت کی دشمن ہے کہ قوت کی دشمن (یعنی مادہ مرض) اس بھی غذا کو دوستی حاصل ہی نہیں غذا دونوں (قوت اور مرض) کی مددگار نہیں ہے

وجہ سے غذا کی تدبیر کے لئے ایک (زبردست) قانون اور ضابطہ کی ضرورت ہو۔  
 جس کے لئے ہم نے ایک علاحدہ باب بنایا ہے +

تخصیص نہ ہونے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے

تجربہ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک تجھے بخار کی تخصیص حاصل نہ ہو، اس وقت تک تیرے لئے اس کا علاج کرنا غیر ممکن ہے۔ چنانچہ اگر تجھے (واقعی) اسکی پہچان نہ حاصل ہو، اور تو اس سے بے خبر رہے (اور تخصیص نہ حاصل ہو) تو اس حالت میں مناسب یہ ہے کہ توبہ میں تطیف نہ کرتے ہو (غذا وغیرہ ہلکی دیکھائے۔ جس کی غذائیت کم ہو) +

باری فلاں معدہ میں آئی چاہئے

اس وقت مرین کا پیٹ خالی ہو (وہ بھوکا ہو) اور باری کو دن حتی الامکان تو کچھ تحریر نہ ہو، چنانچہ اور کوئی علاج نہ کر (اس سے مراد یہ کہ باری کے دن مسلسل دتے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے) +

نقص و اسہال وغیرہ

چنانچہ اگر قوت قوی ہو، اور خلط غالب نہ ہو، ان کا غلبہ ہو، یا ایک خلط غالب کے ساتھ خون ہو، تو ایسی صورت میں نقص نہایت ضروری ہے

چیزیں خصوصاً جبکہ قارورہ مسرخ اور غلیظ ہو، قارورہ زرد اور نارسی نمونہ کہ نقص سے صفرائے غالب ہو جانے یا اس کی حدت کے بڑھ جانے کا خوف ہو + پھر

نقص کے بعد ہلکا سا مسلسل دیا جائے خصوصاً جبکہ (پاکخانہ میں) خشکی بھی ہو، یعنی خصوصاً جبکہ بعض ہو) وہ مسلسل چیزیں مثلاً یہ ہیں: مارا شیر اور تھوڑی سی شیر خشک +

یا مارا شیر اور سکینین + (پہلا نسخہ اس وقت دیا جائے، جبکہ طبیعت و دستوں کے لئے آمادہ نمونہ اور دوسرا نسخہ اس وقت، جبکہ طبیعت آمادہ ہو) + چنانچہ اگر اس رفق بعض نمونہ اور اجابت نہ آئے، تو شیر خشک بھی چیز کے ساتھ شربت بنفشہ جیسی چیز شامل کر دیں + اس سے مقصود (محض) تسکین ہونا چاہئے۔ نہ کہ

سخت اسہال اور زیادہ دستوں کا جاری کرنا + اور میرے نزدیک بہترین چیز حقنہ ہیں، جن کی قوت حسب ضرورت و حاجت استعمال کی جائے (چاہیں قوی کر دیں اور چاہیں حقنہ غفیفہ) [ضعیف رکھیں] اور ان حقنوں میں سے جو مشترک طور پر (عام طور پر) مفید ثابت ہوتا ہے، اور نکالنا بھی ہے، یہ ہے کہ روغن بنفشہ۔ آب برگ چقندر۔ زرد می بیضہ۔ شکر سرخ اور بوق سے بنایا جائے +

جب تو (ابتداء میں) اس طریقے سے تلین کر دیکھا۔ تو عام طور پر انتہا میں اس سے بھی ہلکی تلین کی ضرورت ہوگی (یعنی انتہا میں زیادہ اسہال کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ مادہ ابتداء ہی سے خارج ہوتا رہے گا) + اور یہ ضرورت بھی اُس وقت پیش آئے گی، جبکہ قبض موجود ہو +

اور اربول و عرق [اس کے بعد ادرار کی کوشش کی جائے، اور ادرار کے لئے ایسی چیز استعمال کی جائے جیسی سکجنین جو بیخ کرفس وغیرہ کے ساتھ جوش دیکھی ہو۔ پھر پسینہ لایا جائے، اور ادراس کے سمات ایسی چیزوں سے کھولے جائیں، جن میں زیادہ گرمی نہ ہو۔ مثلاً روغن بابونڈ لگانا۔ اور شراب سفید یا میٹھا نیگرم پانی کا نطول کرنا۔ لیکن اگر بخار چاد ہو، تو عرق اور تنطیل وغیرہ کچھ بھی جائز نہیں +

تے [اگر شردع میں یہ معلوم ہو کہ غلط معدہ کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ تو ایسی حالت میں ایسی چیزوں سے تے کرانی چاہئے، جو عادت کے مخالف نہ ہوں (ورنہ بیچینی کا موجب ہوگی) بلکہ ایسی چیزوں سے تے کرائیں جیسے سکجنین اور گرم پانی + بشرطیکہ طبیعت اس غلط کو تے کے ذریعہ خارج کرنا چاہتی ہو (جس کی علامت یہ ہے کہ متلی اور آبکائیاں ہونگی) + اور اگر غلط کا رخ ۲۴ گھنٹوں کی طرف ہو۔ تو راقرا کا احساس ہو، بوجھ اور تڑپا ہوا معلوم ہو۔ یا اسی قسم کی دوسری علامتیں نمودار ہوں (جس سے پتہ

چل جاتا ہے کہ طبیعت اس کو آنتوں کی طرف دافع کرنا چاہتی ہے تو اس بارے میں طبیعت کی مخالفت نہ کرنی چاہئے (بلکہ دستوں ہی کی راہ مواد کو خارج کرنا چاہئے) \*  
**نیند** بخاروں کی ابتداء میں مریض کو نیند سے روکنا چاہئے۔ خصوصاً جبکہ پھریری، یا سردی، یا لرزہ ہو، ورنہ سونے سے سردی اور لرزہ دیر تک رہیگا۔ کیونکہ اگر موادِ احشاء میں سے کسی عضو کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو نیند اس کی بارگاہ میں اور ادا کر دیتی ہے (جس سے اگر احشاء میں ورم ہوتا ہے، تو وہ زیادہ ہو ہو جاتا ہے)۔ نیز نیند اخلاط کے نفع کو روک دیتی ہے۔ ہاں بخار و ترنہ کے وقت نیند بہت مفید ہے، اور گلابِ انتہا کے وقت بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہے۔

بخاروں میں مریض کو ٹھنڈے پانی سے روکنا نہ چاہئے۔ ہاں اگر مادہ کچا ہو۔  
**ٹھنڈا پانی** یا غلیظ ہو۔ تو ٹھنڈا پانی مادہ کو نفع سے روک دیکھا۔

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب فصد سے نفع ہو، پھر سب طریقے پر ٹھنڈا پانی استعمال کر لیا جائے (یعنی بہت تیز ٹھنڈا پانی بکثرت پلایا جائے) تو شفا نہ ہوگی، (کیونکہ اس سے موادِ خام رہ جائیگا)۔

خلطِ صفراوی کا نفع یہی ہے کہ وہ رقیق ہو جاسے۔ اور ٹھنڈے پانی کا کام بھی یہی ہے (اس لئے اس میں ٹھنڈا پانی مفید پڑتا ہے) ہاں اگر سہہ اور جگر دونوں ضعیف، یا سرد ہوں۔ یا احشاء میں ورم ہو، یا مریض کے اعضا میں درد ہو یا اس کے مزاج میں خون کم ہو، یا بدن میں خون کی کمی ہو، یا اس کی حرارت غریزی کم ہو، کہ سرد پانی پینے سے اور زیادہ کمزور ہو جائے، یا وہ ٹھنڈے پانی پینے کا عادی نہ ہو، مثلاً گرم ممالک کے باشندے، جن میں (ٹھنڈے پانی سے) بہت جلد تشنج آ جاتا۔ اور فواق شروع ہو جاتا ہے (ان تمام صورتوں میں ٹھنڈا پانی نہ پلانا چاہئے) اور لاغر مریض بھی اسی قبیلے سے ہے۔

(اس کے برعکس) جہاں مادہ گرم ہو۔ یا مادہ غلیظ ہو۔ مگر نفع پانچا ہو۔ بدن فرو ہو۔ حرارت غریبی وافر ہو، قوت قوی ہو، احتیاط تندرست ہوں۔ انکا اصلی مزاج سرد ہو۔ مریض کے لئے ٹھنڈا پانی خلافِ عادت ہو، بلکہ وہ نہایت سرد پانی کا عادی ہو، تو ان صورتوں میں ٹھنڈا پانی بہترین شے ہے (بخار کے لئے بہت مفید چیز ہے) چنانچہ ٹھنڈا پانی بسا اوقات دستور کے ذریعہ، یا قے کے ذریعہ، یا پیشاب کے ذریعہ، یا پسینہ کے ذریعہ، یا ان سب ذریعوں سے مادہ کے خارج کرنے پر (طبیعت کی) اعانت و املا و کرتا ہے۔ اور اسی وقت عافیت و صحت حاصل ہو جاتی ہے +

طیب گاہے مریض کو اتنا زیادہ پانی پلا دیتا ہے کہ اس کا رنگ بن ہو جاتا، اور وہ کانپنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ گاہے ڈیڑھ سیر تک پلا دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے گاہے (صفراوی) بخار بدل کر بلغمی ہو جاتا ہے۔ اور گاہے اس کو طبیعت قوی ہو کہ مادہ کہ پسینہ، یا پیشاب، یا اسہال کی راہ خارج کر دیتی ہے۔ اور صحت حاصل ہو جاتی ہے +

اسی طرح اگر کسی مقام پر درم ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی گرمی اور پیاس کی مسرت کا بھی خوف ہو کہ اس سے بخار میں نقصان ہو گا (اور یہ گمان ہو کہ پانی کے نہ دینے سے انجام کار ذبول ہو جائیگا تو ایسی صورت میں ٹھنڈے پانی کو نہ دیکنا چاہئے۔ کیونکہ درم کا زیادہ ہو جانا، یا اس کا کچا رہ جانا، بعض اوقات ذبول سے بہتر ہوتا ہے (اسلئے ذبول سے بچکر اسے اختیار کر لینے میں کچھ زیادہ مضائقہ نہیں ہے) +

سکنجین گاہے پیاس میں بھی تسکین بخشی ہے، (اعلاط کو بھی) قطع کرتی ہے، دست بھی لاتی ہے، (اور ٹھنڈے) پانی کی مسرت کی طرح اس میں درم کے ٹکر



زیادہ مضرت بھی نہیں ہے، اور نہ اس میں مادہ کو اکٹھا کرنے اور کثیف کرنے کی تاثیر ہے۔ یہی حال جلاب کا ہے، جس میں بہت زیادہ پانی ملا یا گیا ہو۔

سرد پانی کی مضرتیں اگر ٹھنڈا پانی پلانا جائز نہ ہو۔ مگر (غلطی سے) پلا یا جائے، تو اس سے مسامات کے تنگ ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، جو دوسرے (نئے) بخار کا سبب اس لئے بن جاتا ہے کہ دوسرا (نیا) سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گاہے یہ دوسرا بخار پہلے بخار سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور جب سرد پانی کسی عضو کو ضعیف پاتا ہے، تو اس کے فعل کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات از ورا د اور تنفس میں دشواری واقع ہو جاتی ہے۔ اور ریشہ، تشنج، ضعف، شذائے، یا ضعف گمردہ، یا ضعف قولون پیدا کر دیتا ہے۔

ٹھنڈے پانی سے جن لوگوں کو بہت زیادہ روکنی کی ضرورت ہو، یہ لوگ ہیں جو اپنی صحت کی حالت میں بھی سرد پانی سے ضرر پاتے ہوں۔ لیکن اگر سحنہ قوی ہو، عضلات موٹے ہوں، مزاج گرم خشک ہو، اور مادہ کا استفراغ بھی کیا جا چکا ہو، تو کبھی کبھی ایسے مریضوں کو ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پلا دینا چاہئے۔

حام، شراب، بخار کی کمی (انخطاط) کے وقت میں، اور جبکہ نفج کی علامتیں نمودار ہوں اور غریغ وغیرہ اور مادہ کا استفراغ بھی (اسہال وغیرہ سے) کیا جا چکا ہو، تو اس وقت حام کرانے میں، رقیق شراب کے پلانے میں جس میں پانی ملا یا گیا ہو، اور محلول وغیرہ کے رگانے میں کوئی مضائقہ اور خوف نہیں ہے۔

استفراغ تام مذکورہ قوانین و اصول اگر تم نے بخار کے شروع میں برتے، تو اس کے بمباد ضروری ہے کہ تم مادہ کے پکانے اور اس کے خارج کرنے ملے جلاب وہ شربت ہو جو قند و شہاد و گلاب سے بنایا جاتا ہے۔ گا، گلاب کی بجائے پانی یا جلاب

یعنی وہ استفراغ محض معمولی اور ہلکا سا نہ ہو۔ جو ابتدا میں محض مادہ کو کم کرنے کی غرض سے متعال کیا جاتا ہے۔ بلکہ اب ہلکی عین کی بجائے کامل استفراغ کیا جائے۔ کہ بدن کا مواد سے قطعی تفتیح ہو جائے۔

یعنی نفع کے قبل غلط کا خارج کرنا گا کہ اس میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے، اس لئے کہ دوسری غلطیں بدل کر اس مادہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ جو مادہ نفع پایا ہوا نہیں ہوتا ہے، وہ آسانی سے منحل نہیں کتا۔ اور وہ

اور لگا ہے ایسے استفراغ کی وجہ سے اچھی اور بُری چیزیں مل جاتی ہیں۔

محمد بن ذکریا  
رازی سے اختلاف

نکمرنا چاہئے، جس کا گمان یہ ہے کہ انبیج کی غرض تریق ہلکے کرتے ہیں اور ان کے پکانے سے مقصود محض اس کا رقیق کرنا ہوتا ہے)

اور خلطِ حادِ چمکہ خود رقیق ہوتی ہے۔ اس لئے اسے رقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس شخص کا جیسا کہ قول ہے، واقعہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ بلکہ انصاف

کی (مرض درمحل) یہ ہوتی ہے کہ مادہ کے قوام کو معتدل بنا دیا جائے۔ تاکہ وہ یہ آسانی خارج ہونے کے لئے تیار ہو جائے۔ جو مادہ رقیق و متشرب (یعنی نسبت میں پیوست) ہوتا ہے، اور جو مادہ غلیظ اور ناشپا (پینچنے والا) ہوتا ہے۔ اسی طرح جو مادہ لیسدار اور چکنے والا ہوتا ہے، یہ آسانی سے خارج ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ رقیق مادہ کو کس قدر گاڑھا کیا جائے۔ غلیظ مادہ کو کس قدر رقیق کیا جائے۔ اور لیسدار مادہ سے لیس دور کر دیا جائے۔

اگر اس شخص نے (بلائی نے) امتقدین کے کلام میں سے نفع کے بارے میں ان باتوں کو کچھ بھی نہ سنا ہوتا جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ اور اپنے طور پر اپنی مواد کو نفع پانے کے حال کو یاد کر لیتا۔ جو ذوات البجبب و ذوات المریہ وغیرہ میں منہ و خارج ہوتے ہیں، ان میں رقیق اخلاط غلیظ ہونے کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور غلیظ اخلاط رقیق ہونے کے، تو یہ شخص اسی بات سے رہ راست پالیتا (اور غلطی نہ کھتا)۔

چنانچہ ذوات البجبب و ذوات المریہ وغیرہ میں مادہ ابتداء میں اگرچہ رقیق ہوتا ہے۔ مگر وہ خارج نہیں ہوتا۔ اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ مادہ غلیظ ہو کر بلغم کی صورت میں خارج ہونے لگتا ہے۔ مترجم۔

علاوہ ازیں یہ شخص خود کیوں نہیں اس امر پر غور کرتا کہ جمادات حادہ کی ابتداء میں قارورہ رسوب سے خالی ہوتا ہے۔ پھر اس میں رسوب آئے لگتا ہے، کیا یہ رسوب عمودا و س خلط باعث مرض کے سوا کوئی دوسری چیز ہے جس میں اب نفع آگیا ہو؟ اگر یہ رسوب حقیقت میں وہی خلط ہے، جو سبب مرض بنتی ہے، (اور یقیناً وہی ہے) تو کیوں نہ یہ خلط ادخل مرض میں خارج ہوئی (حالانکہ سمیات حادہ میں یہ اول میں زیادہ رقیق ہوتی ہے)۔ پس اگر نفع سے غایت مقصود محض رقت ہی ہے

تو خون اور صفراء کہہ بخاروں کی ابتداء میں رسوب محمود ضرور پایا جانا چاہئے  
 (کیونکہ یہ مواد ابتداء میں رقیق ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا) جب طبیعت اور  
 فطرت کے لئے ان فضلات کا خارج کرنا اسی مدت کے بعد ممکن ہوتا ہے، جبکہ وہ اس  
 مدت میں قارورہ کے اندر دفع ہو سیکے قابل ہو جاتے ہیں۔ تو ہماری تدبیروں  
 میں بھی لازمی طور پر یہ سمجھنا چاہئے کہ مادہ کا استفراغ اس وقت اور اس مدت سے پہلے  
 کہ اس میں قارورہ کے اندر دفع کے آثار نمودار ہو جائیں، محال یا دشوار اور مشکل ہو۔  
 گاہے دبا نفع کے مادہ کو نکالنے سے (محض تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پورے  
 طور عمل نہیں ہوتا) (مادہ خارج نہیں ہوتا) اور گاہے برے مواد اچھے مواد کے  
 ساتھ مل جاتے ہیں +

اس جیسے انسان کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ بقراط و جالینوس جیسے قدما نے  
 جو کچھ نفع و استفراغ کے بارے میں لکھا ہے، اس میں حسنِ ظن سے کام لیتا، اور  
 بہت غور و تامل کرتا، اس کے بعد مخالفت کے لئے آمادہ ہوتا +

چنانچہ جو لوگ متقدمین سے جھگڑا کرتے ہیں، اگر وہ سچائی پر ہوں، تو معذور  
 ہیں (اور انہیں جھگڑا کرنے کا حق حاصل ہے) + لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے گہری نگاہ  
 ڈال لے (اور خوب غور کر لے) +

میرا گمان ہے کہ اس شخص کو کچھ ایسے تجربے اس بائیس میں اتفاقاً پیش آ گئے  
 ہیں۔ جن میں (بوجود نفع نہ دینے کے) اسکی غرض پوری ہو گئی ہے۔ اس لئے  
 یہ تجربے اس کے دل میں گڑ گئے ہیں، حالانکہ اس قسم کے خلاف قانون تجارب  
 گاہے بالکل کاربہر آری نہیں کر سکتے (اور اداں سے کوئی مقصد حاصل نہیں  
 ہو سکتا) اور گاہے ایسے تجارب بالکل سچے ثابت نہیں ہوتے + (جو کچھ ہم نے  
 بیان کیا ہے) (اسی کا یقین کرنا واجب ہے) +

استغراق بلا نفع لیکن اگر مادہ مقدار میں زیادہ ہو، حرکت میں ہو، ایک عضو سے بھی جائز ہے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہو رہا ہو، اور تبھی یہ گمان ہو کہ اسکو نفع دینے کی ہمت نہیں ہے، اور یہ گمان ہو کہ اس سے سرسامی اور ام (ورم دماغ) وغیرہ پیدا ہو جائیگے، اور (یہ گمان ہو کہ) اگر تو اسے چھوڑ دیکھا، تو کسی خطرے میں اس مدت سے پہلے مبتلا کر دیکھا۔ جس مدت میں اس کے نفع پانے کی توقع کی جا سکے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ مدت اس مدت سے یقیناً لمبی ہوگی، جس میں معمولی نفع کی توقع ہو سکتی ہے۔ تو ان صورتوں میں مادہ کا خارج کرنا ضروری ہے (اور نفع کے انتظار کی ضرورت نہیں) کیونکہ بلا نفع مادہ کے خارج کرنے میں جتنا خطرہ ہے، وہ ان خطرات سے کم ہے (جو اسکے چھوڑ دینے میں ہو سکتے ہیں) \* اس کے علاوہ دوسری بات یہ بھی ہو کہ مادہ کی اذیت کی زیادتی سے طبیعت بھی اسے دفع کرنے کے لئے کمر بستہ اور متحرک ہوتی ہے۔ پس جس وقت (اس باسے میں) طبیعت کی امداد کی جائیگی، تو یہ امداد دراصل طبیعت (کے فعل) کی موافقت کرے گی، اس لئے یہ استغراق نہایت ضروری ہے (اور اس میں نفع کے انتظار کی حاجت نہیں) +

**قصد** (جس سے خون نکالنا مقصود ہو) ایسی چیزوں میں سے نہیں ہے جن میں مہل کی طرح نفع مادہ کا انتظار کیا جاتا ہو، بلکہ نفع کا انتظار دوسری خلطوں میں کیا جاتا ہے +

اگر قصد ابتدا مرض میں نہ کی گئی۔ تو انتہاء مرض میں بھی نکرنا چاہئے کیونکہ اس وقت قصد کرنے کے کوئی سبب نہیں + گا ہے انتہاء مرض کے وقت کی یہ قصد (توڑ توڑ کو ضعیف پا کر اور خود زیادہ ضعیف کر کے) ہلاک کر دیتی ہے + اسی طرح اگر تجھے خلط کے غلبہ کا خوف ہو، اور احتیاط اس امر کی متعقبات ہو کہ

نفع نہ ہونے کی پر داہ نہ کی جائے، اور مادہ خارج کر دیا جائے، تو ایسی ضرورت میں اگر تحریک کیا جائے (استفراغ کیا جائے) تو محض ابتداء میں۔ ہاں انتہاء کا وقت اس میں جب تک طبیعت غالب نہ آجائے، اور مادہ پکا نہ جائے، کوئی چیز متحرک نہیں ہوتی ہے (کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا ہے)۔ پس اگر وہ مادہ (خود بخود) حرکت میں نہ آئے (نہ خارج ہو)، تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کی تحریک کے موافق اسے حرکت میں لائے (خارج کرنے کی کوشش کر)۔ چنانچہ جب مادہ خود بخود حرکت میں آجائے، یا تیری تحریک سے وہ حرکت میں آئے۔ تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کے فعل کو اوروں کے حال پر چھوڑ دے (طبیعت کو مادہ خارج کرنے دے اور اوس کی مخالفت نہ کر)۔ اسی مرض کا نام بقلط نے ہاکیٹھ (ہیجان و جوش والا مرض) رکھا ہے۔ جہاں اسے کہا ہی کہ ”دوار مسلسل مرض ہائے“ [مرض کے (مادہ کے) پکنے کے بعد دینا چاہئے۔ ابتداء مرض میں اس کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ ہاں اگر مرض مہیا جہ ہو (تو ایسا کر سکتے ہیں) اور عام طور پر مرض میاج نہیں ہوا کرتا ہے۔

اس بے وقت مگر ضروری استفراغ کی مثال اس ضروری تغذیہ کے مانند ہے، جو بے وقت کرایا جاتا ہے (جبکہ قوت بہت کمزور ہو جاتی ہے اور اس کے اندھال ہونے کا خوف ہوتا ہے)۔ اس استفراغ کو جو نسبت مادہ کی اذیت و مضرت روکنے کے ساتھ ہے، وہی نسبت اس تغذیہ کو سقوط قوت روکنے کے ساتھ ہے۔ یعنی جس طرح یہ بے وقت تغذیہ قوت کے ساقط ہونے کو روکتا ہے۔ اسی طرح یہ استفراغ مادہ کی مضرت کو روکتا ہے، کیونکہ اس سے مادہ میں کمی جاتی ہے اور ترجمہ

وقت استفراغ] جب کسی استفراغ کا استعمال کیا جائے تو ایسے وقت کیا جائے۔ جبکہ بخار کے اطلاق کا وقت ہو، یا فترہ کا وقت ہو، یا سب سے ٹھنڈا ہو، وقت ہو۔ دورہ کے دن نہ اسہال سے استفراغ کرایا جائے اور نہ

نقص کی جائے + طبیی استفراغ کی توجہ کا جو رخ ہو، اس سے مصنوعی استفراغ مخالف نہ ہونا چاہئے (یعنی جس طرف طبیعت کی توجہ ہو، ایسی طرف طبییب کے استفراغ کی بھی توجہ ہونی چاہیئے۔ اور اسی راستے سے کانا چاہئے) +

باری کا وقت | باری کی حرکت کی حالت میں کسی فعل اور تدبیر سے اختلاط میں جوش اور غناء ہرگز نہ پیدا کرنا چاہئے، خلاصہ یہ ہے کہ دورے کے وقت

غلیظ تدبیر (بجاری غذا وغیرہ دینے) سے بچنا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ ماہِ شعیب میں شکوہ درجلا ب تک نہیں ملائے جاتے ہیں (بلکہ انکی جگہ سکینجین ملا دی جاتی ہے) تاکہ (تمغس کے) رستوں میں تنگی پیدا کر کے باری میں زیادتی نہ پیدا کرے (کیونکہ غلیظ تدبیر یعنی غذا، غلیظ سے نفخ معدہ ہو جاتا ہے، جس سے سانس میں تنگی آ جاتی ہے) نیز ہضم غذا کی حرارت سے بخار کی گرمی تیز ہو جاتی ہے) + ایک خطرے کی بات ہے بلکہ اس وقت (ملطیف غذا اور کھانسی غذا سے) طبیعت کی امداد کرنی چاہئے (تاکہ وہ بھگی رہی اور غذا کی توجہ، اور اس کا ہضم اسے پریشان نہ کرے) + ہاں اگر ضعف زیادہ ہو جائے (تو غذا کی کمی کا خیال نہ کرنا چاہئے)، کیونکہ طبییب (درمل) طبیعت کا مددگار ہے۔ اسکا مخالف (منازع) نہیں ہے +

بسا اوقات ایسی دوا کی ضرورت ہوا کرتی ہے جو قوی بھی ہو، اور ضعیف بھی + قوی اس لحاظ سے ہو کہ وہ غلیظ اور لیسار خلط کو دستوں کی راہ خارج کر سکے اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ ایک دورے سے زیادہ نہ لائے، اور بہت زیادہ مواد ایک دم خارج نہ کرے، ورنہ قوت ساقط ہو جائیگی +

یہ نسخہ دیکھو: تجھے چاہئے کہ بہت سے مواد کو ایک دم خارج نہ کرے۔ روزانہ

مختلفہ جن نسخوں میں یہ عبارت ہے "فیکسل الدور" پس نوبت (دورانہ ہو کر) کابل ہو جائیگی یعنی دیکر رہے گی + اور جلدی ختم نہ ہوئی۔ قرشی +

(دہنی) ساقط ہو جائیگی + مترجم

**قصد** قصبہ کے واسطے میں رسلے یہ ہے کہ حقیقی الامکان (یعنی جب تک استعمال خفیف ہو) اس کو روکا جائے (کیونکہ قصبہ سے بہترین اخلاط یعنی خون غارت ہو جاتا ہے) لیکن اگر یہ غیر ممکن ہو (اور قصبہ کو نا ضروری ہو) تو نہ زیادہ مقدار میں (بیک وقت) خون لینے سے بہتر یہ ہے کہ چند بار قصبہ کی جائے، اور مناسب ہے کہ بہت زیادہ خون نہ نکالا جائے۔ ورنہ (۱) وہ چیز میں بھی بڑی مقدار میں غارت ہو جائیں گی۔ جن کے بچکنے کی ضرورت نہیں ہے (یعنی قصبہ کے ساتھ اچھے اخلاط بھی خارج ہو جائیں گے) اور (۲) خون میں ان استفراغوں کے لئے سامان باقی نہ رہے گا، جن کی ضرورت گاہے پڑا کرتی ہے، (۳) نیز قوت ضعیف ہو کر آئندہ آنے والے بحرانوں سے مقابلہ نہ کر سکے گی + (غرض زیادہ خون نکالنے سے یہ تین خرابیاں لازم آتی ہیں جو ترتیب وار اوپر ذکر کی گئی ہیں) +

**دوسرا در بخار** جب درد دوسرا در بخار اٹھے ہو جائیں، تو بخار کا علاج کرنا بہتر (اور مقدم) ہے +

گاہے درد دوسرا در سے پہلے بخار کو نہ یادتی کی طرف (تیزید کی طرف) لوٹا، جیسا ہے۔ اس لئے درد دوسر کو ساکن کرنا ضروری ہے +

یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ درد دوسرا در بخار کے کسی قدر باقی رہنے سے عارض ہوتا ہے، جو درد دوسر، بیداری اور غذا وغیرہ سے پہلے زمرہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے پھر بخار لوٹ آتا ہے۔ مترجم +

**دودھ پینے والا بچہ** دودھ پینے والا بچہ جب بخار میں مبتلا ہو تو دھکی ماں کے دودھ کی اصلاح کھلی چاہئے +

اور مناسب دوائیں ماں کو دینی چاہئیں۔ تاکہ دھکا اثر پہنچے تک پہنچے بچہ کا



علاج ہی بھی ہے۔ کہ ان کی ماؤں اور دایوں کا علاج کیا جائے۔ دواؤں کا  
اثر دودھ کے ذریعہ بچوں تک اس قدر پہنچ سکتا ہے، جو انکے لئے کافی ہو۔

**درم اور بخار** جب یرقانی قارورہ بخار میں کسی درم کا پتہ دے (مثلاً درم جگر۔  
جس سے یرقان ہو جاتا ہے) تو ایسی صورت میں علاج یہ ہونا چاہئے کہ مارا شیر اور  
سکنجبین پلائی جائے (اور تحلیل درم کے لئے زیادہ گرم دوائیں نہ دی جائیں) اور  
جب بخار ہلکا پڑ جائے، تو درم کی طرف توجہ کی جائے (گرم محلل دوائیں تحلیل کیلئے  
دی جائیں)۔

**بخار اور قوی** اگر بخار کے ساتھ قوی ہو، تو جب تک رستہ نہ کھل جائے  
دانتیں صاف نہ ہو جائیں) مارا شیر نہ پلایا جائے، بلکہ اگر ضرورت ہو تو مارا لایک  
(سُرسُت کاشورہ) پلایا جائے، اور نرم حقہ کیا جائے (یعنی قوی اور تیز حقہ  
نہ کیا جائے) اور حقہ میں روغن زیادہ شامل کیا جائے (کیونکہ بخار رستہ  
خشکی زیادہ ہو جاتی ہے) پھر مارا شیر اور خیارِ رشنبہر پلایا جائے، جس  
میں گاسے مقبوضیہ ملا دیا جاتا ہے، اور گاسے صرف مقبوضیہ جلاب میں (حل کر کے)  
پلایا جاتا ہے۔ اور گاسے (بعض بخاروں میں) المیہ صبیحہ جیروں کے  
استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جبکہ مادہ غلیظ ہو، (المیہ غلیظہ و کاسلہ)

**سہل دوائیں** مگر بہتر یہ ہے کہ المیہ کو آب گاسنی اور آب یضیر  
**بخاروں میں** میں دھو کر اس کی اصلاح کر لی جائے (مگر یہ کر لیا جائے) اور پھر اسکی

لے حکیم شریف خاں کہتے ہیں "اس ملک کے حاذق حکیموں نے مقبوضیہ کو ہتھال کو اسلے ترک کر دیا  
ہے کہ اول تو یہ بہت گرم اور قوی چیز ہے، و دیم اس ملک کے باشندوں کے ثوی کمزور ہوتے ہیں، انکو  
مفرق میں حرارت شدید ہوتی ہے، اور ان کے بخار بھی بہت گرم ہوا کرتے ہیں۔ نیز مقبوضیہ  
اچھا ملتا بھی نہیں ہے"۔ انتہی۔ مترجم +

گو لیاں بنالی جائیں +

ایلوے کو اس طرح مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً آب کا سخی میں  
کھرا کر کے سکھایا جائے۔ اور اسی طرح کئی بار کیا جائے +  
بعضیہ کا سخی یا جنگلی کا سخی کے مانند کوئی سبزی سب جو غالباً ہندوستانی  
جینے نہیں ہے +

ربا ہیلہ زرد، اسے (دخاروں میں) ایک گروہ استعمال کرتا ہے لیکن جہانک  
مکن ہو، اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اس سال کے بعد مسامات میں قبض پیدا کرتا  
ہے، اور اس سے اشیاء میں خشونت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کی ضرورت  
ہی پڑ جائے، تو کامل نفع کے بعد اس کا استعمال کرنا چاہئے +

چند اوقات ایسے ہیں، جن میں دونوں اناروں (ترش اور میٹھا) کا پانی  
بہت مفید پڑتا ہے۔ علیٰ اخصص جبکہ انار کو اسے کے ساتھ بچوٹے گئے ہوں +  
• گروہ سے مراد وہ اندرونی زرد رنگ کا گروہ ہے، جو اناروں کے  
اندرونیوں کے درمیان ہوتا ہے، اور جو بہت کسیلا ہوتا ہے +  
ان چند اوقات سے مراد وہ اوقات ہیں، جن میں خشکی کا غلبہ ہو بدن  
میں صفراء زیادہ ہو، اور رطوبت پہنچانے کی ضرورت نہ۔ یہ سب مترجم +

(دخار کے) مسلوں میں سے ایک مسلسل یہ بھی ہے جو ہنشتہ اور ستمو نیا سے  
تیار کیا جاتا ہے۔ ہنشتہ بقدر ایک مثقال (م. ماشہ) ۱۰ ستمو نیا بقدر ایک قیراط  
لے ایک صاحب لکھتے ہیں، ہیلہ چونکہ صفراء کا شائع ہل ہے، اس کو روکنے کی بجائے  
صفراء کے نکلنے کے لئے اس کا استعمال بہت انسب ہوگا۔ مترجم +

لے بقول ترشی یاں جن مہملات کا ذکر کیا گیا ہے، یہ آن بخاروں میں مفید ہیں جو گرم ہوں  
چوتھے اور سوا غلبہ میں مفید نہیں ہیں +

(۲ رتی) اور گاہے اس میں کسی قدر نشاء بھی شامل کر دیا جاتا ہے +

سہل سرد گاہے ٹھنڈی اور حرارت بچھانے والی چیزوں سے ایسی دوا تیار  
 مقویا کیاتہ کی جاتی ہے، جس میں مقویا ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً وہ گولی جس کا  
 یہ نسخہ ہے: کشنیز، طباشیر، گل سرخ، ہر ایک نصف درہم (۱۰ ماشہ) کا فوراً ایک  
 طسوج (۲ جو) مقویا نصف دانگ (۲ رتی) سے ایک دانگ (۲ رتی) تک  
 یہ دوا تیار کر کے کھلائی جائے +

نسخہ دیگر شیر خشت پانچ درہم (۱۰ ماشہ) ترنجبین پانچ درہم شامی سیب کا عصارہ  
 عصارہ ہی، ہر ایک برابری، آب کشنیز سبز چٹا حصہ (تقریباً ۳ ماشہ) تمام  
 پانیوں کو اکٹھا کر کے شیر خشت اور ترنجبین کو ان میں ڈال دیا جائے۔ اور پھر  
 ان دونوں کا ایسا قوام تیار کیا جائے کہ تقریباً جم جائے۔ پھر کا فوراً ڈیڑھ دانگ  
 (۲ رتی) اور مقویا ساڑھے تین ماشہ لیکر، اور قوام کو آگ سے اوتار کر یہ دونوں  
 چیزیں اوپر چھڑک دی جائیں۔ اور (مذکر) بحفاظت رکھ لی جائے، تاکہ بخارات  
 کے ذریعہ کا فوراً اُڑ نہ جائے۔ پھر چھوڑ دیا جائے کہ خود بخود بدترج جم جائے۔ اسکی  
 خوراک دو درہم (۱۰ ماشہ) سے دُعا لی درہم (۱۰ ماشہ) تک ہے +

درست آور یہ بھی ممکن ہے کہ شیر خشت، ترنجبین، اور شکر طبرزد سے ماطف  
 مٹھائی (ریوڑیاں۔ یا برنی) بنالیں اور اس میں مقویا اور کا فوراً مقدار  
 شامل کر دیں کہ ایک خوراک میں کا فوراً ایک طسوج (دو جو) اور مقویا ایک  
 دانگ (۲ رتی) پڑے، یہ مٹھائی مرغوب طبع ہوگی، اور اس سے طبیعت کو  
 کراہت نہ آئے گی +

خیفخاند اگر موسم گرما میں کوئی شخص سرد بخار میں مبتلا ہو، تو اسے خیش (خیفخاند)

لے خاتمہ ہر کا مطلب یہ ہو کہ یہ دونوں پانی بھی پانچ یا ۱۰ درہم سے ہوں ۲ خیش، فرشی پکھا ہوا  
 چھڑک سے نکالیا جاتا ہے۔ خیشخاند ایسے دھکے کا مکان +

میں داخل نہ کریں۔ خصوصاً جس وقت میں پسینہ آیا ہوا ہو۔ تاکہ مادہ تحلیل ہونے سے ترک کر لوٹ نہ جائے +

**اقراص** عفونی بخار کے اوائل میں اقرص (معمول) موافق نہیں آتے ہیں۔ ہاں نفع مادہ کرنے اور استفراغ مادہ سے فارغ ہونیکے بعد یہ مفید پڑتے ہیں + اقرص زیادہ تر ان لوگوں کے لئے مفید ہوتے ہیں، جن کا بخار معدہ سے چسپاں ہو، اور گرم یا کہ وہ مٹھی دقیہ ہو (یعنی وہ دائم و لازم ہوا) + اقرص کا اثر معدہ اور جگر تک بہت جلد پہنچتا ہے، اور قلب تک میں اسلئے جو بخار معدہ وغیرہ سے وابستہ ہو اس کے لئے اقرص بہت مؤثر چیز ہے۔ قرشی +

**ترک عادت** جب کوئی شخص اپنی تدبیروں میں سے کسی عادت کو ترک کر دیتا ہے تو گلہ اسے بخار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایسا زیادہ مضرب نہیں ثابت ہوتا۔ کیونکہ اس کا سبب محض یہ ہے کہ اس نے اپنی کسی تدبیر کی عادت کو چھوڑ دیا ہے (جب وہ اپنی عادت شروع کر دیکھا، تو اس کا یہ بخار بھی جاتا رہے گا) +

## حمی عفونت والونکا تغذیہ

جاننا چاہئے کہ بخار والوں کے لئے موافق تدریس غذا میں وہ ہوتی ہیں، جو رطوبت ہوں، خاص کر ان لوگوں کے لئے جنکے مزاج مرطوب ہوں، مثلاً بچے، اہل امہائش سے رہنے والے (اور عورتیں وغیرہ)۔ ایسی غذائیں ان لوگوں کے لئے دو طور پر موافق آتی ہیں، ایک تو اس وجہ سے کہ غذائے مزاج (اصلی) کی مشابہ ہوتی ہیں (یہ بھی ملے مثلاً قرص طباشیر، قرص کافور وغیرہ + ملے مگر علامہ قرشی کو اس میں کلام ہے۔ وہ اسکا بنیادی اصول سے اختلاف رکھتا ہے کہ سرد کو غذا و سرد دینی چاہئے۔ اور گرم کو گرم۔ مترجم +

ترہیں، تو غذا بھی تر ہے)۔ اور دوسرا اس وجہ سے کہ تر غذائیں مرض کی منہ  
ہیں (بخار اگر خشک ہوتا ہے، تو یہ غذائیں تر ہوتی ہیں) +

جب بخار شروع ہوا اور اس کے ساتھ قبض ہو، تو غذا اس وقت تک ہرگز  
نہ دینی چاہئے۔ جب تک کہ پورا نقل (آنتوں سے) خارج نہ ہو جائے +

دوسرے کی نصیحتیں (باری کے بخاروں میں) اور اشتداد کی نوبت میں  
(لازمہ مفترہ میں) ایسے وقت میں آتی چاہئیں جبکہ مرینوں کے شکم خالی ہوں  
ان میں غذا ہرگز نہ دے کیونکہ یہ اگر اس وقت غذا کھائیں گے، تو طبیعت ہضم  
کی طرف متوجہ ہو کر مادہ کے نفع دینے اور دفع کرنے سے منہ موڑے گی اور مرض  
مستحکم ہو جائیگا۔ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ بخار کے کم ہونے تک یا اس کے  
بعد تک غذا ملتوی رکھی جائے۔ اگر اتفاقاً ایسا ہو جائے کہ بخار کے گھٹنے کا  
وقت وہی ہو، جس وقت غذا کھانے کی عادت ہے، تو یہ رحمن اتفاق  
بہت ہی بہتر ہے +

تغذیہ و تدبیر کے درجہات اور بعض نہایت ہی غلیظ، اور بعض انکے درمیان + پھر  
ان (درمیانی) میں سے بعض کا میلان لطافت کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اور بعض  
کا کثافت کی طرف زیادہ + نہایت لطیف تدبیر تو یہ ہے کہ غذا قطعی روک دی جائے  
(تدبیر لطیف۔ نہایت ہلکی تدبیر) + اور نہایت غلیظ تدبیر یہ ہے کہ تندرست  
۱۔ میوہ کی غذائیں (مرینوں کو) دیجائیں + درمیانی وجہ کی تدبیروں میں سے  
جو لطافت سے قریب ہوں، یہ ہیں کہ غذاؤں میں عصارہ (نار) اور نہایت  
خشک تدبیر سے مراد غذا میں تغیر و تبدل کرنا ہے +

۲۔ لطیف سے مراد یہ ہے کہ اس سے رقیق خون پیدا ہو، اور غذائیت اس میں کم ہو +

رتیق جلاب پر تنا عمت کی جائے۔ اسکے بعد رتیق مار اشیر کا درجہ ہے۔ اسکے بعد غلیظ مار اشیر اور سرد تر بنریوں کا درجہ ہے۔ مثلاً ہتھوا، پالک، چولائی، وغیرہ۔ اس کے بعد آتش جڑ معمولی لکٹک اشیر جو کو پانی میں بہا تک پکایا جائے کہ پانی گاڑھا ہو جائے۔ اور جو کہ چھانکر الگ نہ کیا جائے) آتش جو معمولی اوسط درجہ کی غذا ہے (نہ بہت زیادہ لطیف ہے، اور نہ غلیظ)۔

اور جو غذا نہیں غلظت سے قریب ہیں، وہ مرغیاں اور پائے ہیں (بیڑ بکری کے بچوں کے پائے) ان سے لطیف کبک اور مرغ کے چوزے ہیں۔ ان سے زیادہ لطیف تیرا اور مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف مرغ کے چوزوں اور تیروں کے بازو، نیمبرشت، آندے، جو رتیق القوام ہوں (یعنی پک کر زیادہ جم نہ گئے ہوں) اور بہت چھوٹی مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف معمولی آتش جو ہے، اس سے زیادہ لطیف خیر سمید (سیدکی روٹی)، کا رتیق محلول، یعنی ٹھنڈے پانی میں روٹی کو حل کر کے محلول بہت رتیق کر لیا گیا ہوتا رہا اس روٹی کا غلیظ محلول، وہ (لطیف ہونے کی بجائے) قوی غذا ہے۔

**کٹک اشیر** کٹک اشیر بخار والوں کے لئے اچھی غذا ہے۔ کیونکہ اس میں باوجود کھارے پن اور لیس کے ملامت (چکنا پن) زرق (پھسلن) جلا، طیب اور نرمی بھی پائی جاتی ہے۔ بخار کے بھی مفید ہے۔ پیاس میں بھی تسکین بخشتا ہے، جلد نفوذ بھی کرتا ہے، اور دھل بھی جاتا ہے۔ اس میں قبض بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے یہ منافذ میں نہ جتا ہے اور نہ چپکتا ہے خواہ وہ منافذ تنگ ہوں، علیٰ ہذا یہ اپنی گذر گاہ میں اور مری میں چپکتا نہیں ہے گا۔ یہ بلغم جیسے (غلیظ اور سرد مواد) کو صاف کر دیتا ہے (جلار بخشتا ہے) اگر اسے اچھی طرح پکایا جاتا ہے تو یہ نفخ (دور یا س) ہرگز نہیں پیدا کرتا ہے۔

اور اصل تدبیر کا دستور تھا کہ جہاں کشک لشیر اور مارا شیر سر زیادہ لطافت اور سنجین تدبیر کی ضرورت ہوتی، وہاں وہ شہد کا پانی (مارا اصل) استعمال کرتے تھے جس میں پانی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس میں غذا نسبت کم ہے۔ مگر اس میں پانی کو نفوذ کرنے، ترطیب و جلا بخشنے، رگیں کھولنے اور پیشاب لانے کی قوت زیادہ ہے، اس کی گرمی (پانی کی وجہ سے) ٹوٹی ہوئی ہے، اور قوت میں کچھ نہ کچھ یقیناً اضافہ کرتا ہے۔ اگرچہ کم ہی سہی + اس کے بعد سنجین عملی کا درجہ ہے، مگر یہ بقا بل مارا اصل کے زیادہ غلیظ، غذا بخشنے والی، اور زیادہ تقطیع و جلا کرنے والی ہے، شہد میں جو گرمی ہوتی ہے، اور گرم احتار کے لئے وہ ضرور ساں ہوتا ہے، اس میں یہ باتیں بھی نہیں ہیں + رہا اب جبکہ شکر ملتی ہے، تو کھینوں کے شدت، گنے کا شہد یعنی شکر بہتر ہے۔ خصوصاً جبکہ شکر صاف ہو۔ اگرچہ شکر میں بقا بلہ شہد کے جلا کم ہے + اسی طرح سنجین سکر کا حال ہے + لیکن صرف سنجین پلانے سے گاہے آنتوں میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سبب امراض حادہ میں ایک خوفناک چیز ہے + مارا شیر اور سنجین کے پلانے کے لئے ایک مستقل کلام بنائیں گے (ایک علیحدہ باب میں ان قوانین کا ذکر کریں گے) +

ہلکی غذاؤں کی تدبیر کی تلطیف کی متقاضی مادہ مرض کی طبیعت ہوتی ہے ضرورت نیز تلطیف کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ کے نفع دینے، تحلیل کرنے اور خارج کرنے پر قادر ہو جائے + تلطیف لہ یہ اس مادہ کے تدبیر کا ذکر ہے، جبکہ شکر نہیں پائی جاتی تھی۔ اور شکر کی جگہ شہد کا استعمال تھا + یہ کہ نہ کہ مادہ مرض غذا کی وجہ سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور جب روکی جاتی، یا کم کی جاتی ہے تو مادہ مرض بڑھتا نہیں ہے +

کے لئے بہترین وقت مرض کا زمانہ انتہا رہے + اسی وقت میں طبیعت مادہ سے جنگ کرنے میں سخت مصروف ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ طبیعت کو کسی دوسری چیز میں مشغول کر کے اس کی توجہ وہاں سے ہٹالی جائے + خصوصاً بحران کے وقت (ہرگز ایسا کمزور نا چاہئے) + لیکن اس سے پیشتر جنگ ایسی مستحکم اور قوی نہیں ہوتی ہے (اس لئے اس وقت اگر غذا دی جائے تو زیادہ ضرر ہوگا) +

تعلیف کی چاہنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ قصد کرنے، دست لانے، حقہ کرنے، یا درد کو ساکن کرنے کی ضرورت ہو۔ ان صورتوں میں ضروری ہے کہ پہلے اس ضرورت سے فارغ ہو لیں، اس کے بعد اگر غذا کی ضرورت ہو۔ اور کوئی دوسرا امر مانع نہ ہو، تو (اچھی طرح) غذا دیں +

بھاری غذاؤں غلظت تدبیر کا تقاضا قوت کرتی ہے (زیادہ ہلکی غذاؤں سے کی ضرورت قوت قائم نہیں رہ سکتی) غلظت تدبیر کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ طبیعت مادہ کے ساتھ (جنگ کرنے میں) بہت زیادہ مشغول نہ ہو۔ یہ وقت ادا اکل کا ہوتا ہے + ضروری ہے کہ غلظت کے ضرر کا تدارک تفریق سے کر دیا جائے (یعنی غذا غلظت کی ضرورت ہو۔ اور اس سے ضرر کا بھی اندیشہ ہو۔ تو غذا ایک مرتبہ دینے کی بجائے تھوڑی تھوڑی چند بار دی جائے) کیونکہ یہ بھی قوت کے لئے (تعلیف تدبیر کی طرح) ہلکا ہی ہوتا ہے +

اقتضائے دوسم گرمی میں (چونکہ گرمی کی وجہ سے) تحلیل زیادہ ہوتی ہے اس لئے موسم اس میں زیادہ تغذیہ کی، اور تفریق تغذیہ کی (غذا کو چند دفعہ میں دینے کی) ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ قوت بہت سی غذا کے ایک دفعہ ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے۔ اور چونکہ (موسم گرمی میں) تحلیل بھی دیکھائی نہیں



ہوتی، بلکہ) تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بدل و عوض بھی تھوڑا ہی تھوڑا (کمی دفعہ میں) حاصل ہو۔ اور موسم سرما میں معاملہ برعکس ہے۔ ہمیں چونکہ تحلیل کم ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ بدل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر اگر بدل (غذا) دفعہ دیدی جائے، تو چونکہ قوت ہضم کے لئے کافی ہوتی ہے، اس لئے غذا سے دفعہ فراغت بھی مل جاتی ہے (اور بار بار روینے کی ضرورت نہیں رہتی)۔ موسم خریف ہزار نامہ ہے۔ اس لئے اس میں ایسی لطافت برتی جائے، کہ قوت بھی قائم رہے، اور مادہ بھی مغلوب ہو جائے (کیونکہ اگر غذا میں بہت زیادہ لطافت پیدا کی جائے تو قوت ضعیف ہو جائے، اور اگر غذا میں زیادتی کی جائے تو مادہ میں اضافہ ہو)۔ اس موسم میں تھوڑا تھوڑا چند بار میں غذا دینا بہتر ہے۔ بلکہ خلاصہ یہ ہے کہ جب قوت ضعیف ہو تو تغذیہ کرنا ہی بہتر ہے۔

تلطیف غذا یا در ہے کہ اگر قوت کا تقاضا غذا کے لئے نہ ہوتا، تو یہی ضروری بلحاظ امرض تھا کہ پوری تلطیف کی جاتی (اور غذا قطعاً نہ دی جاتی)۔ لیکن قوت است برداشت نہیں کر سکتی، اور وہ ضعیف ہوتی ہے، اور جب قوت نہ حال ہو جاتی ہے، تو پھر کوئی علاج سود مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ تمہیں علم ہو چکا ہے، معالج اصل میں قوت ہی ہے، طبیعت اصل میں معالج نہیں ہے۔ طبیعت تو ایک خادم ہے، جو قوت تک آلات و سامان پودنچاتا ہے۔ جب یہ تنہی سمجھ لیا، تو تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ مرض کیسا ہے۔ اگر مرض بہت سخت تیز

(حاد جہدا) ہے، جس کے منہ یہ ہیں کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے (مثلاً چوتھے روز یا ساتویں روز ہے) اور تجھے یہ بھی اندازہ ہو جائے کہ اس عرصہ میں ابتداء مرض سے انتہا تک قوت ضعیف نہ ہو سکیگی، تو قوت کے مشاغل کو ہٹا کر دینا چاہئے، اسے مادہ پر مسلط اور سوار کر دینا چاہئے، اور اسے زیادہ غذا دیکر دوسری

طرف متوجہ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ (حتی الامکان) تدابیر میں لطافت پیدا کی جائے حتیٰ کہ غذا بالکل تبرک کرادی جائے، علی الخصوص بحران کے دن (تو غذا دینا قطعاً مصلحت کے خلاف ہے) +

اور اگر مرض حادث ہو۔ مگر بہت زیادہ تیز نہ ہو، بلکہ حادث مطلق ہو۔ تو ضروری ہے کہ سوائے قرب انتہاء کے، اور خصوصاً سوائے بحران کے دن کے، بہت زیادہ لطیف نہ کی جائے۔ ہاں اگر کوئی بہت بڑا سبب آجائے (تو غذا منتہی اور بحران کے دن بھی دیدی جاتی ہے) +

اور اگر مرض مزمن ہو، یا فرمن کے قریب ہو، تو تدبیر میں لطیف کرنی چاہیے۔ اس لئے کہ لطیف تدبیر کے ساتھ قوت منتہائے مرض تک قائم نہیں رہ سکتی (بلکہ ہلکی غذاؤں سے قوت انتہاء مرض تک مدّعال ہو جائیگی) لیکن اس کے ساتھ ہی تمام قسموں میں یہ ضروری ہے کہ اول میں تدبیر میں آخر سے غلیظ ہوں۔ اور آخر میں منتہی کے قریب لطیف، اور ان دونوں کے درمیان تدریج سے کام لیا جائے (یعنی آبِ ہستگی غذا کم کی جائے۔ نہ کہ یکبارگی) تاکہ قوت منتہی کے قریب تک محفوظ رہے، اور اس وقت اسے مادہ پھر (جنگ کے لئے) چھوڑ دیا جائے، اور اسے دوسرے امور کی طرف متوجہ نہ کیا جائے +

جب تم یہ جانو کہ قوت قوی ہے۔ تو گاہے مریض کی حالت اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ صرف جلاب وغیرہ (جیسی ہلکی چیزوں) پر اقتصار کیا جائے، خواہ ایک ہفتہ تک ایسا کرنا پڑے۔ خصوصاً درم کے بخاروں میں ایسا زیادہ کرنا پڑتا ہو، اور جب (لطیف غذا سے) انھیں ضعف کا خطرہ ہو، تو چاہئے کہ تم مارشعیر پر رعیت کرو (صرف مارشعیر ملاؤ۔ مارشعیر میں بمقابلہ جلاب کے تغذیہ زیادہ ہے) اور لہ مرض حادث مطلق وغیرہ کی تعریف پہلے آچکی ہے +

اگر مرض کی تشخیص نہ ہو تو اگر مرض کی حالت کا پہچاننا تیرے لئے دشوار ہو (یہ نہ معلوم کیا کرنا چاہئے) ہو سکے کہ مرض حاد ہے، یا فرمن، یا متوسط (تو غذا دینا یا دتی کرنے سے بہتر ہے کہ تلخیص کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی مرین کی قوت، اور اس کی برداشت کا بھی خیال رکھا جائے۔

محمد بن زکریا کا خیال جس نے یہ خیال کیا ہے کہ ”مرض حاد میں غذا یا در تقویت تغذیہ کے بارے میں پہنچانا بہتر ہے (غذا دیکر قوت پہنچانا بہتر ہے، مرض حاد میں غذا کے اندر کمی نہ کرنی چاہئے) اسلئے کہ نفع کے تو کوئی منفعہ ہی نہیں ہیں۔ اور استفراغ تیرے ہاتھ میں ہے، جب چاہے تو استفراغ کر سکتا ہے۔ خواہ طبیعت مادہ کا استفراغ کرے، یا نہ کرے“ اس خیال کی غلطی ہم تجھے (معاذ عفونت کے اصول علاج میں) بتا چکے ہیں۔ ہاں جب قوت کے ساقط ہونے کا اندیشہ ہو تو غذا دینا بہتر ہے۔

سفر ادی بعض ابدان مراری ہوتے ہیں (یعنی بعض اشخاص صغیر ادی مزاج کے ہوتے ہیں) جن میں مذکورہ تدبیر (تلخیص و ترک غذا) نہیں چلتی، بلکہ اس سے مختلف تدابیر کے وہ خواہاں ہوتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ زیادہ کھانگو

لئے اس دلیل کا معایہ ہے کہ مرض کی حالت میں اگر غذا کے اندر کمی کی جاتی ہے، تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ مرض کی طرف متوجہ ہو کر اسے نفع لے، اور بچا کر خارج ہونے کے قابل بنائے، اور اس خیال کی بنا پر چونکہ مرض حاد کا مادہ رقیق ہوتا ہے جس میں نفع کی ضرورت ہی نہیں ہے، بلکہ رقت خود نفع ہے۔ اس لئے اس میں غذا کے اندر کمی کر نیکی ضرورت ہی نہیں بلکہ اسکی ضرورت ہے کہ غذا بحال رکھی جائے۔ اور قوت کی حفاظت کی جائے۔ اور چونکہ اس کا مادہ پہلے ہی سے نفع یافتہ ہے۔ اسلئے استفراغ اپنے ہاتھوں میں ہے۔ جب چاہیں، کریں۔ قرشی۔

عادی مہوں (یعنی وہ بیٹھ ہوں) ایسے لوگوں کو اگر غذا نہ دی جائے، خواہ بخار کا تہہ ان کا زمانہ ہو، یا اس سے بھی سخت وقت ہو، یعنی منتہائے مرض کا وقت ہو، تو ان کی حالت دو باتوں سے خالی نہیں ہوتی، اگر یہ ضعیف القویٰ ہونگے، تو انہیں غشی آجائے گی اور جلد ہی موت واقع ہوگی، اور اگر قوی ہونگے، تو ذہول میں مبتلا ہو جائیں گے اور انہیں ذہول کی علامتیں نمودار ہو جائیں گی۔ مثلاً ناک کا باریک ہونا، آنکھوں کا گہرائی میں چلا جانا، کپٹھیوں کا بیٹھ جانا، اور گاہے ان میں ذہول سے پہلے غشی آجاتی ہے۔ کیونکہ تیز صفر ان کے معدہ پر گرتا ہے +

**فریہ لوگ** بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے بدن میں گوشت کی کثرت ہوتی ہے (وہ موٹے تازے ہوتے ہیں) لیکن جب غذا سے روکے جاتے ہیں، تو وہ (جلد ہی) کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں، اس لئے یہ ترک غذا کو برداشت نہیں کر سکتے +

**نہایت قوی اور نہایت ضعیف لوگ** ہر وہ شخص جس کی حرارت غریزہ نہایت قوی، اور کثیر ہو، یا جس کی حرارت غریزہ نہایت ضعیف اور تھوڑی ہو، ترک غذا کو برداشت نہیں کر سکتا +

**درد و سوجھ** بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے معدہ میں پائدار درد درد و سروالے لاحق ہوتا ہے، اور مشارکت کی وجہ سے (معدہ کی شرکت سے) درد سر پایا جاتا ہے، ایسے لوگ بھی اسی قبیلے سے ہیں جو ترک غذا پر صبر نہیں کر سکتے + یہ لوگ گاہے مارا شعیر پر قناعت کرتے ہیں (اور اسی سے انہیں فائدہ حاصل ہو جاتا ہے) اور گاہے انہیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ آب انار وغیرہ ملا دیا جائے۔ تاکہ اس سے نرم معدہ کو قوت پہنچے (اور صفر ان کی حدت ٹوٹ جائے)، اور گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ کھانے سے پہلے انہیں نرمی کے ساتھ تھکرا دی جائے (دور نہ تیز نقیشت سے گاہے صفر

میں جوش پیدا ہو جاتا ہے) +

ان میں سے بہتر سے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ (غذا نہ ملنے سے) ضعیف ہو کر بیہوش سے ہو جاتے ہیں۔ تو اسکی وجہ ضعف کی شدت نہیں ہوتی، بلکہ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صفراءِ فم معده پر گرتا ہے + چنانچہ جب یہ لوگ سکنجین بہت سا پانی ملا کر، یا شراب بہت سا پانی ملا کر پی لیتے ہیں، تو اُسی دم صفراءِ وی اخلاطے میں نخل پڑتے ہیں، اور ان کی توہیں بحال ہو جاتی ہیں۔ اور جب کوئی قابض رُت (مثلاً رُتِ انار، رُتِ سیب، رُتِ جامن کھا لیتے ہیں، تو (دوسرے دوسرے وغیرہ سے) سکون ہو جاتا ہے +

بوڑھے، ضعیف، بچے، بوڑھے، ضعیف لوگ، اور بچے، یہ (تینوں) اُسی گروہ اور حیر، اور جوان میں شامل ہیں، جو بھوک برداشت نہیں کر سکتے + رُسے اور حیر عمر کے لوگ، یہ خوب برداشت کرنے والوں میں ہیں۔ اور رانی کے لگ بھگ جوان بھی ہیں۔ خصوصاً وہ جن کے اعضاء ٹھوس ہوں۔ اور رگیں پھولی ہوئی ہوں، اور ہوا ٹھنڈی ہو +

اطباء کی غلطی اس قسم کے مریضوں میں بسا اوقات اطباء دوسرے طور پر تغذیہ کے بارے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ وہ غلطی یہ ہے کہ ادائل مرض میں تو وہ انکو غذا سے روک دیتے ہیں۔ لیکن جب وہ منتہائے مرض کے قریب پہنچتے ہیں۔ اور انہیں (اس وقت) علم ہوتا ہے کہ قوتِ ساقط ہو رہی ہے، تو اس وقت جبوراً انہیں غذا دینی پڑتی ہے (حالانکہ دراصل یہی وقت غذا کی کمی کا تھا، اس غفلت سے ایک کی بجائے دو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں) ایک تو شروع میں غذا کو کم دینا، اور دوسرے آخر میں غذا کو زیادہ دینا + برعکس اسکے اگر شروع میں غذا دے دی جاتی، اور یہ (کسی وجہ سے) غلطی ہوئی (یعنی شروع میں زیادہ غذا کا

دینا غلط ہوتا، تو یہ غلطی (دہر حال) اس دوسری غلطی سے کم درجہ کی ہوتی کہینکہ اس میں محض ایک غلطی ہے، اور دوسری میں دو غلطیاں ہیں، جن لوگوں میں ایسی غلطیاں کی جاتی ہیں، انہیں خام اور صفراوی نزلات عارض ہو جاتے ہیں، بیداری لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ عدم کھینچ کی وجہ سے اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، یہ بےقراری سے کروٹیں بہلتے رہتے ہیں، ہڈیاں کینے لگتے ہیں۔ ان کی توتوں کو مواد (مواد فاسدہ) دبالیے ہیں۔ بخارات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جس سے (کانوں میں) ایسی آوازیں سننے لگتے ہیں، جو دراصل خارج میں موجود نہیں۔ بستر پر ادھر ادھر پلٹا کھاتے رہتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسی تصویریں آتی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ ان کے زیریں لب فم معدہ کی کسی تکلیف کی وجہ سے کانپنے اور پھڑکنے لگتے ہیں اور معدہ کے بوجھ سے ان کا جی اوداس اور تنگیں ہوتا ہے۔

## ماء الشعیر اور خمبین پلانے کا قانون

(۱) ایک مار الشعیر تو وہ ہوتا ہے۔ جس میں جو کاجرم محض قوت اور

صورت کے طور پر ہوتا ہے۔

یعنی جو کہ زیادہ پانی میں جوش دیتے ہیں جس سے پانی میں گویا

جو کی قوت اور اسکی تاثیر آ جاتی ہے۔ جو کاجرم اور جسم اس میں نہیں آتا،

بلکہ اس کے اجزاء لطیفہ آ جاتے ہیں۔ مترجم +

لے خام نزلہ کی وجہ قرشی نے یہ بتائی ہے کہ جب غذا و منتہائے مرض کے قریب، صفت کے

احساس پر دجاتی ہے۔ تو جو کہ قوت کمزور و قاصر ہوتی ہے۔ اسلئے یہ غذا پلوے طہر پر پکائیں

سکتی، اور یہ خام مادہ نزلہ کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ نزلہ بھی خام کہلاتا ہے۔

اس کو علاج میں اسی وقت داخل ہے، اور اس میں نفع کی اُمید اُسی وقت ہے جبکہ اسے پوسے طور پر پکایا جائے (کم پکانے سے نفع و ریاح پیدا کرتا ہے۔ اور مارا شیر کا نادمہ حاصل نہیں ہوتا) + اس کے بنانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ پانی میں اسکرچ ہو، اور جو ایک اسکرچ (یعنی پانی میں حصے اور جو ایک حصہ) پھر اسے اس قدر پکایا جائے کہ آخر میں پانی دو ٹکس (پل) رہ جائے، اور اس میں سے مٹریخ اور رقیق پانی لے لیا جائے۔ چنانچہ اسی رقیق پانی میں غذائیت کم ہوتی ہے، اور ترطیب زیادہ۔ نیز اس میں غسل کرنے (مادہ کے دھونے)، فضلات کو خارج کرنے، اور نفع دینے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور تہرید معمر لی پائی جاتی ہے +

(۲) ووسرا مارا شیر وہ ہے، جس میں کسی قدر جو کاجرم اور اسکا آٹا بھی ہوتا ہے اس قسم کے مارا شیر میں میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ نہ پکایا جائے۔ بلکہ صرف اس قدر پکایا جائے کہ جو کاجی ختم ہو جائے۔ نہ کہ وہ بہت زیادہ لیڈار بن جائے + اس قسم کے مارا شیر میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے، اور غسل و انصاف (کی قوتیں) کم، جن لوگوں کے معدے جوہر اور عمل کے لحاظ سے سرد ہوتے ہیں، خواہ اون میں سوء مزاج کی قسم سے عارضی گرمی زیادہ ہو، انہیں اس قسم کا مارا شیر اکثر اوقات تشرش ہو جایا کرتا ہے (اور صحیح طور پر مفہم نہیں ہوتا ہے) +

مارا شیر گلاسے چھلے ہوئے جو کاجی بنایا جاتا ہے۔ اور گلاسے بلا چھلے جو

پکایا جاتا ہے +

سکجنین بہترین سکجنین میرے نزدیک وہ ہے، جو اس طرح بنائی جائے کہ شکر لیکر ہانڈی میں برابر کر دی جائے (شکر کی اوپر کی سطح پھیلا کر ہموار کر دی جائے) پھر اس میں شراب کا تیز سرکہ اس قدر ڈال دیا جائے کہ شکر کی پشت یعنی بالائی ہلوں سطح ایک اسکرچ تقریباً سوا آٹھ تولہ ہوتا ہے +

سے اوپر نہ آجائے، بلکہ یہ (کسی قدر) کھلی رہے۔ پھر ہانڈی کے نیچے ہلکے انگارے رکھے جائیں، یا گرم راکھ رکھی جائے، تاکہ مشکہ سرکہ میں جوش آئے بغیر کھل جائے۔ پھر جھاگ اوتا رلیا جائے۔ اور اسی معمولی گرمی پر اسی ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ سرکہ اور مشکہ باہم مل جائیں۔ پھر اس میں تقریباً دو انگشت گرم پانی ڈالکر جوش دیا جائے اور تمام بنالیا جائے۔

سکنجبین اور مارا اشعیر کا ساتھ پینا عام طور پر کرب و بقراری پیدا کرتا، اور مارا اشعیر کو خراب کر دیتا ہے۔

قبض کی حالت میں مارا اشعیر کا پلانا مناسب نہیں۔ بلکہ پہلے محقّقہ کرلیا جائے۔ اگر مارا اشعیر معدہ میں (ضعف ہضم کی وجہ سے) ترش ہو جائے تو اس سے زیادہ رقیق مارا اشعیر پلایا جائے۔ اگر یہ بھی ترش ہو جائے تو اس کے ساتھ بیج کرفس وغیرہ جوش دیا جائے۔ اگر اس پر بھی ترش ہو جائے، تو اب کسی قدر ہریج سیاہ کے شامل کئے بغیر چارہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ مادہ مرض زیادہ رقیق اور گرم نہ ہو اور جب مارا اشعیر سے نفخ (وریاج) زیادہ پیدا ہوتا ہے، تو اگر اس کے ساتھ گرم مزا جوں میں شراب کا سرکہ ملا دیا جاتا ہے۔

لیکن جبکہ صبح کے وقت سکنجبین پلائی جائے، جو اخلاط کی تفتیح کرے اور فضلات کو خارج ہونے کے لائق بنائے، تو اس کے دو گھنٹہ بعد رقیق مارا اشعیر پلایا جائے، جسکا ذکر پہلے آچکا ہے (جس میں جو کماہرم نہیں ہوتا)۔ تاکہ سکنجبین سے جو مواد چھٹ چکے ہیں، وہ دھل جائیں۔ اور انہیں صاف کر کے پسینہ یا پیشاب کی راہ خارج کرے۔

غشی کے وقت میں سکنجبین کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشریکہ لے اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو اس مارا اشعیر کو سمجھا ہے، جس میں بیج کرفس وغیرہ جوش دیا جاتا ہے۔



غذا، معدہ سے علیحدہ ہو چکی ہو۔

گاہے مارا شیر سے پہلے جلاب پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تربیب زیادہ حاصل ہو، اور ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ بدن اور زبان پر خشکی زیادہ نمودار ہوتی ہے۔ اور گاہے اس امر کی حاجت ہوتی ہے کہ ان سے پہلے، تلمین طبع کی غرض سے، کسی قدر تھرہندی دی جائے۔ یہ سب چیزیں دو گھنٹہ پہلے دی جائیں۔

## حمیات حادہ کے معالجات

تیز بخاروں کے اصول علاج جراثیم اور تدمیریں تلمین، اور ار، تعریق، ادہ کو نفع دینے، اور نفع کے بعد خارج کرنے کے متعلق اور جراثیم تغذیہ کے متعلق پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ ان سب باتوں کو اس مقام پر یاد کر لی ضرورت ہے (وہی سابقہ اصول یہاں بھی کا دہرہ گئے)۔ رہا یہ کہ ان تیز بخاروں کی تیز حرارت کو بچانے کے طریقے کیا کیا ہونگے؟ وہ یہاں بیان کر لی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس کی صورت یہ ہے کہ (مریض کے لئے) ہوا سرد کی جائے، ٹھنڈی غذائیں دی جائیں، ٹھنڈے طلاء اور ضاد لگائے جائیں، ٹھنڈی دوائیں دی جائیں، لعاب اسچنول، لعاب ہلدی، آب خرفہ، اور رب السوس (چیریں منہ میں رکھی جائیں، تاکہ پیاس میں تسکین ہو، ایسے تیز مرض والوں کے حلق کا سفہ راتا، کہ وہ تر رہے، اور خشک نہ ہونے پائے، بہت مفید بہتات میں سے ہے۔

حقہ گاہے یہ لوگ ان حقوں سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جو آب بطخ ہندی، آب خیار زہ، آب کدو، آب خرفہ، روغن گل۔ اور قدرے کافور سے بنائے جاتے ہیں۔

ہوا مسکن [یہ بھی ضروری ہے کہ (تیز بخاروں میں) ہوا کو حتی الامکان ٹھنڈا رکھا جائے اور ہوا کو ٹھنڈا رکھنے کی صورت یہ ہے کہ زحمت یعنی انہو کو روکا جائے (مریض کو مسکن میں لوگ بست نہ زیادہ جمع ہوں)، بہت سے پنکھے لٹکائے جائیں اور ہلائے جائیں، بہت سی برف تہ بہ تہ (مریض کے مسکن میں) رکھی جائے، اگر وہ مسکن خالص مٹی سے تازہ لیپا ہوا ہو (یا کنگل کیا ہوا ہو) تو بہت ہی بہتر ہے۔ علی الخصوص اگر کنگل میں بھوسے کی جگہ برہی (پیرا) کی روئی ڈالی گئی ہو تو اونہ زیادہ اچھا ہے۔ اور اگر اس میں قوارے چل رہے ہوں، چھتر کاؤ ہو رہے ہوں، شیریں پانی بہ رہا ہو (ہوا کا مناسب انتظام ہو)، مریض کی خواجگاہ حوض پر ہو، چہر جالی پڑی ہوئی ہو، اور وہ فرش چہر مریض سہلے، وہ طبری پورے (طبرستان کا پڑیا) جیسا ہو، اور تمام بستر پر بید ہی۔ اور ریحان کی شاخیں رکھی ہوئی ہوں۔ جن پر کلاب، عرق سیب، عرق نیلوفر، اور عرق بنفشہ چھڑکا گیا ہو، بستر کے گرد کئی باقی رکھے گئے ہوں، جن میں خوشبو دار، اور ٹھنڈے پھل کی کوئٹلیں ہوں۔ مثلاً سیب، ہی، اور خوشبو دار ناشپاتی کی قیس، جنہر عرق کلاب، عرق نیلوفر اور عرق بید چھڑکا گیا ہو، اور صندل، وکافور (میکر) ڈال دیا گیا ہو۔ اور کسی قدر خوشبو دار شراب بھی پڑکا دی گئی ہو۔ تو یہ سب تدبیر غایت درجہ کی (مفید) بات ہے۔ یہ تو ہوا کی تدبیر تھی +

غذا [رہی غذا کی تدبیر اسے تم پہلے جان چکے ہو، اور اگر تہرید کے ساتھ

لہ قلعین، کنگل کرا، یا لپیا + سہ برہی پیرا وہ مشہور گھاس ہے جس کے لمبے لمبے پتوں سے پوریا بنایا جاتا ہے، یہ علی العموم پانی کے کٹائے ہوتے ہیں +

سہ وہ پوریا جو طبرستان سے آتا ہے۔ اس کے قائم مقام ہم بنگال اور سلٹ کی میتیل چوٹی کو کہہ سکتے ہیں، جسے لوگ گرمیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور ٹھنڈا سمجھتے ہیں +

تلمین بھی مقصود ہو تو آب کدو، آب تربوز اور آب خیار خاص چیز میں ہیں (یہ چیزیں تبرید اور تلمین دونوں تاثیر میں رکھتی ہیں)، ہاگڈی اور کاہوکا پانی، سرکہ کے ساتھ۔ یہ تو نہایت درجہ کی چیزیں ہیں +

**پیاس ٹھکانا** ان کی پیاس کو ٹھکانے کے لئے وہ فقاہ اچھی چیز ہے، جو خضر سمینڈ (سیدے کی روٹی) اور ماراجھن سے بنایا گیا ہو۔ اور وہ ماراجھن نوب چھانکر چھانچہ سے بنایا گیا ہو + اور اگر تبرید کے ساتھ قبض مقصود ہو تو آب انار، منوخش، آب انار، ترش، آب غورہ، آب توت شامی، لیمو کے چر کے کا پانی، جس میں نمک نہ ملا یا گیا ہو (آب حاض میو غیر ملوح) آب حاض امثرنج (ترنج کے چر کے کا پانی) اور اس کے مانند دوسری چیزیں اور آب زرنشک پلائیں +

**ظلا و ضداد وغیرہ** یہ ظلا اور ضادات، تو وہ معلومہ عصارات سے بنائے اور لگائے جائیں (مثلاً آب کاہو، آب خرنہ اور لال ساگ کا پانی)، علی الخصوص عرق گلاب یا تازہ گلاب کا عصارہ، صندل اور کافور کے ساتھ، آب کشنیر اور آب کاسنی اگر صندل و کافور کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو بہت زیادہ تبرید حاصل ہوگی + اسی قبیلے سے لعاب اسپنول بھی ہے جو سرکہ اور عرق گلاب کے ساتھ استعمال کیا جائے +

جگہ پر ٹھنڈی چیزوں سے نفع دل کرنا بہت بڑی چیز ہے اور بہت مفید چیز ہے +  
 کیونکہ جب جگر (کافراخ) متدل ہو جاتا ہو، تو بہت کچھ بھلائی اسی سے حاصل ہو جاتی ہے، جگر کا کڑا لہ فقاہ ایک قسم کی شراب ہوتی ہے +

۲۰ **نہ جاعیلہ الماء** ایک نسخہ تو یہی ہے جیسا کہ ترشی نے نقل کیا ہے، اور یہی کے مطابق کتاب میں تہجہ کیا گیا ہے، اور دوسرے نسخہ یہ ہے کہ تہجہ الماء اسکا ترجمہ یہ ہوا گا ہوگا، تارورہ کے ساتھ بہتر ہو جاتا ہے، یعنی جگر اصلاح سے تارورہ کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے +

(جگر کے معتدل ہونے سے) قارورہ بھی درست ہو جاتا ہے \*

اگر شدت بخار کی حالت میں نزلہ اور کھانسی بھی ساتھ ہو، یا سر میں بوجھ یا تہد ہو، جو اس امر پر دلالت ہو کہ بخارات کی کثرت ہے، تو ایسی صورت میں سر پر پانی یا سرکہ ڈالنا مناسب نہیں ہے، بلکہ مناسب حال جوشنا ندوں کی بھاپ پر بھاپا رہا جائے، لیکن اگر نزلہ اور دوسری مذکورہ باتیں (دوسرا بوجھ اور تہد) بالکل نہوں، تو تم حسب منشاء نطول اور ظاہر ہستال کر سکتے ہو۔ مثلاً، جیسی حالتوں میں سسپہ نطول سر پر دودھ کا دوہنا ہے۔ گاہے اس سے سر میں ملک ورم پیدا ہو جاتا ہے، اگر سر متلی ہو تو سر پر نطول کرنے کے لئے بہترین وقت وہ ہے، جبکہ بخارات رطب نہوں، بلکہ صفراوی ہوں۔ ایسی حالت میں یہ نطول گاہے غیر مضر، بلکہ مفید ہوتا ہے۔ بخارات کے صفراوی ہونے کا حال اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مریض کی نیند اور بیداری کا کیا حال ہے، اور خیشوم (یعنی ناک کا اندرونی حصہ) تر ہے، یا خشک، جب نیند یا غنودگی اس بات یا ناک میں رطوبت نظر آئے، تو تمطیل اور ترخ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور کوشش کرنی چاہئے کہ مادہ نیچے کی طرف جذب ہو جائے \*

جب چہرہ اور ناک میں شدید سرخی نظر آئے، تو نعتنوں سے خون کے بہانے (یعنی نکسیر بھوڑنے) اور ضادوں سے جگر کے ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن تبرید ہو چلتے وقت تجھے اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ پسینہ آنے کے وقت اور مادہ کے تحلیل کے وقت شدید تبرید نہ ہو چلائی جائے، بلکہ شدت کے ساتھ اس کا لحاظ رکھا جائے، ورنہ گاہے اس سے مرض کی مدت دراز ہو جاتی ہے اگرچہ بعض اوقات شدت مرض کی درازی بقابلہ حدت و شدت مرض کے بہتر ہوتی ہے

(اور اسے پسند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہلاکت کا خوف جاتا رہتا ہے) +

تیز بخاروں میں حیاتِ حادہ میں کچ (خرائشِ امعاء) سے بچنا ضروریاتِ خرائشِ امعاء میں سے ہے۔ اس سے قوت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اس حالت میں آنتوں کی طرف فضلات کے ڈالنے اور اونچی راہ خارج کرنے سے طبیعت بھتی ہے (یعنی طبیعت نفرتِ اعراض من کرتی ہے) ہاں اگر فضلات کا غلبہ ہو (تو طبیعت کو جبراً) ایسا کرنا پڑتا ہے + اور (ایسی حالت میں) گاہے فضلات اوپر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جو شراعیف میں (پسلیوں کے نیچے) درد اور نفخ پیدا کرنے، اور سر کو اذیت پہنچاتے (اور درد سر پیدا کرتے) ہیں +

شریتِ خشخاش گاہے رقیق مادہ کو غلیظ کرنے کے لئے کہ اس میں نفیج حاصل ہو جائے اور نیند لانے کے لئے شریتِ خشخاش کا عجب بہا مرقعہ ہوتا ہے (کیونکہ رقیق مادہ کا نفیج ہی ہے کہ وہ غلیظ ہو جائے) +

## حیاتِ حادہ کے شدید عوارض کا ذکر

پہلے ہیں اُن اعراض کا ذکر کرنا چاہئے جو بخاروں میں شدت پڑا کرتے ہیں اور انکے علاج بتانے چاہئیں۔ اس کے بعد ہم حیاتِ حادہ کی تفصیل شروع کریں گے +

وہ عوارض یہ ہیں: لرزہ، سردی، تشہیرِ یہ (پھیرِ یہی)، پلسنہ کی کثرت، نکسیر کی زیادتی، تھکے کی شدت، اسہالِ مُضَعِف، ہنہ کی خشکی، ناقابلِ برداشتِ پیاس، نیند کی انفراط، پاکدارِ بیداری، زبان کی خشکی، چھینک کی شدت، دردِ سر کی سختی، کھانسی کا توڑاؤ، بھوک کا بند ہو جانا، اور بولہوس، شہوتِ کلبیہ (بھوک کی زیادتی)، شہوتِ ردیہ (غذا کی بری خواہشیں) اور ہچکچی +

لہرزہ پھر یہی۔ اور سردی کی تدبیر انہیں سبکے بعد پسینہ آجاتا ہے، وہ جلد ہی نزل ہو جاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، اور انہیں سوجھ بوجھ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے (جو بھرائی ہوتا ہے) اُسکو روکنا نہ چاہئے، اور اس ضعیف بھی نہیں پیدا ہوتا ہے، غیر بحرانی میں اگر ضرورت ہو تو گاسے یہ مفید پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں۔ ہلکی مالش کی جائے رضائی وغیرہ سے گرمی پہنچائی جائے، اور روغن شبت اور روغن بابونہ کی تریخ کی جائے رگرم پانی اور سکینجین سے تے کرائی جائے، اگر عوارض مذکورہ قوی ہوں، اور قائم رہیں، بخار خواہ ہو یا نہ ہو، تو ضروری ہے کہ اطراف کئی مقام سے باندھے جائیں، روغن بابونہ و بنج سوسن لگایا جائے، بعض لوگ اس روغن میں مندرجہ ذیل ادویہ اضافہ کر کے اسکی قوت کو بڑھادیتے ہیں: - الالچی - جندبیدستر - سداب - شح - پودینہ - بورق فلفل - عاقرقرا - اور گاسے اس سے بھی آگے بڑھ کر رائی اور ہینگ کے لطو غلات استعمال کئے جاتے ہیں، گاسے یہ دوائیں پانی میں جوش دی جاتی ہیں، پھر اس میں روغن جوش دیا جاتا ہے۔ مارا بحر جیر یعنی آب ترانیزک رجو اسکے پتوں سے چھوڑا جاتا ہے) اس بارے میں ایک قوی دوا ہے خواہ یہ بذات خاص تنہا استعمال کیا جائے، یا تیل میں جوش دیکر لگایا جائے۔ یہی حال حق (جنگلی پودینہ) کے جو شانہ اور اس کے پانی کا ہے۔

ایک ایسے مشبت یا بس۔ مر (مرکی) پودینہ۔ سداب۔ فلفل۔ عاقرقرا۔ روغن ہانٹو۔ یہ دوائیں بیکر شراب میں نرمی کے ساتھ پکائی جائیں، پھر اسے چھانکر اس سے نصف روغن کنجد ملا کر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی بل جائے۔

لے لطو غ: تھیرٹنے کی دوا۔

۲۔ بعض نسخوں میں ہے: اس سے نصف روغن شمش زوہ پانی (یا روغن کنجد)

اور روغن باقی رہے۔ پھر اسے مروغ کے طور پر استعمال کیا جائے +  
 تب رنج جیسے لرزہ کے لئے قوی روغنوں میں سے روغن قسط،  
 روغن قیسوم، روغن سون اور روغن بادم تلخ ہیں، ایک اوقیہ (۲ تولہ ۸ ماشہ) روغن  
 میں تین درہم (۱۰ ماشہ) فلفل اور ایک دانگ (۴ رتی) عاقرقرحہ پیکر ڈالیں +  
 افستین کو روغن میں پکا کر فوس کو روغن زیتون میں پکا کر بھی (اسی  
 مقصد کے لئے) استعمال کیا جاتا ہے +

گرم روغن زیتون میں مرین کو داخل کرنا بھی بہت مفید ہے +  
**مشروبات** گاہے مشروبات کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ گرم پانی  
 کا پینا، جس کی گرمی نمایاں ہو، بسا اوقات تسکین بخش دیتا ہے۔ یہی حال  
 گرم پانی سے بھپارہ لینے کا بھی ہے +

اگر اس سے سکون نہ حاصل ہو، اور مادہ زیادہ غلیظ ہو تو (سادہ پانی استعمال  
 کر نیکی بجائے) پانی میں انیسون، پودینہ، تخم کرفس، مصطکی، جرجیر (تراتیزک) شہت  
 جیسی دوائیں جو شہت و بجائیں (اور حسب دستور سابق استعمال کیا جائے) +  
 اسی طرح اُن جو شانہ روں سے تنخیر کی جائے جن میں شیخ - قیسوم - پودینہ -  
 سویا - اذخر - سداب - مرزنجوش - قسط جیسی دوائیں اور گرم تخم کرفس، گوجہوں +  
 جوہ دوائیں قوی مدد بول ہوتی ہیں، وہ لرزہ میں سکون بخشی ہیں +  
 تب رنج جیسے بڑے لرزہ کو جن دواؤں سے سکون ہو سکتا ہے، وہ یہ ہیں  
 کہ ایک شقال (۴۰ ماشہ) قسط لیکر گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے - یا اسی  
 طرح (اسی کے برابر) غاریقون گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے + غاریقون سے

لغہ مروغ - روغن جو نگایا جائے +

لغہ قیسوم یا قیسوم - بقول بعض برنجاست کا نام ہے +

(اس فائدہ کے علاوہ) اور بھی چند فائدے حاصل ہیں، گاہچہ اس میں کسی قدر انہیوں شامل کر دی جاتی ہے۔ جس سے نیند آتی ہے۔ پسینہ بہتا ہو، اور لرزہ کی تیزی وغیرہ بھی رک جاتی ہے۔ یہی حال امیر ساکھ ہے۔ یہ ساڑھے چار ماشہ بیکر گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے۔ ویکٹر۔ اہل سائے سے چار ماشہ ہمراہ آب گرم۔ ویکٹر۔ فطر سالیون ساڑھے چار ماشہ ہمراہ آب گرم۔

مرکبات میں سے یہ مفید ہیں: تریاق فاروق، تریاق غرہ، جوارش کونی، جوارش نوبختی، جوارش فلافی۔ شربت شہد، جس میں سداب، ہینگ، عاقرقرہ اور فلفل جیسی دوائیں بکائی گئی ہوں۔

**مغرب گولی** جو لرزہ کی ایک گھنٹہ قبل کھلائی جاتی ہو، درآخیا یکہ مرین اپنی خوابگاہ پر چپٹا لیٹا ہوا ہو، اور اسکی ہوا آگ اور رضائی وغیرہ سے گرم کر دی گئی ہو، چنانچہ اس گولی کے کھلانے سے یا تو لرزہ ہلکا پڑ جاتا ہے، یا بالکل رک جاتا ہے۔  
نسختہ۔ یو۔ (مرکی) افیون۔ جاوشیر، فلفل، ہر ایک ایک حصہ (سب کو پیکر) گھی میں ملا لیا جائے (اور با قلا کے برابر گولیاں بنائی جائیں) خود لاک بقدر با قلا۔

ویکٹر۔ جاوشیر۔ جند بیدستر۔ دو قہ۔ ہینگ۔ عاقرقرہ۔ افیون۔ سب اجزاء برابر۔ اس کے ساتھ وہی عمل کیا جائے جو پہلے نسخہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

**دوسرا اچھا نسخہ:**۔ جاوشیر، بکینج۔ انجودان۔ زہیرہ سیاہ۔ تخم کرفس۔ فلفل۔ ہر ایک ڈیڑھ مثقال (۷۰ ماشہ)۔ اجوائن خراسانی۔ زعفران۔ زراوند۔ جند بیدستر۔ قرفیون۔ ستر (مرکی) اجوائن۔ زنجبیل۔ ہر ایک دو دانگ (۸ رتی) تخم حرمل (اسپند) عاقرقرہ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔  
نسبتیں (کوٹ پیکر) شہ میں ملائی جائیں۔ خود لاک ایک بندہ (تقریباً ماشہ) تھا گرم پانی کی



گنا ہے لہٰذا کی شدت میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ گرم کی ہوئی شراب پلائی جائے۔ گرم کی ہوئی دوائیں اور تھنیں کھلائی جائیں۔ یا روت جوارش سفر جلی، اور جوارش تری جیسی چیزوں سے، سہالی لائے جائیں۔ بلکہ جب لہٰذا مشعب (تھکا دینے والا اور سخت) ہو، اور خصوصاً یہ بلا بخار کے ہو، تو حسیہ منتن کھلائی جائے یہی اس کے لئے دار وئے شفا ہے۔

**بخاروں میں پسینہ کی کثرت کی تدبیر** اگر پسینہ کی کثرت بحران کیوجہ سے ہو (عرف بحرنی ہو) تو تھنیں

اسے بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر بند کرنے کی ضرورت واقع ہو، اور وہ حدتہا تذکرہ جائے، تو پنکھا جھلنا، اور مریض کی قیام نگاہ میں ٹھنڈک پیدا کرنا چاہئے۔ اگر اس سے کار بر آری نہ سکے۔ تو ٹھنڈے مقام میں جمود دار جوہر (مچھلانا چاہئے) اور یہ مناسب نہیں ہے کہ جو رطوبت بدن سے رہے، اسے بار بار خشک کیا جائے (پوچھا جائے) کیونکہ یہ پسینہ کے بہانے، اور اسے زیادہ کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ اور گاہے اس سے غشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ غرض پسینہ کا پوچھنا اسے زیادہ کر دیتا ہے۔ اور اسکا چھوڑ دینا پسینہ کو بند کر دیتا ہے۔

یہ بھی مناسب ہے کہ بدن میں روغن گل قوی (پوری قوت کا روغن گل)، یا روغن مورد، یا روغن خلاص (روغن بید) یا روغن کلن ر مدا جائے۔ یا ان جو شانہوں سے روغن تیار کیا جائے۔ جس میں کیلا ہی۔ کیلا سیب۔ گل سرخ۔ گلنار وغیرہ پکائے گئے ہوں۔ پھر اسے چھان لیا گیا ہو، اور اس میں روغن پکایا گیا ہو، جیسا کہ تجھے علم ہے (یعنی روغن ڈال کر اس قدر پکایا جائے کہ پانی جل جائے۔ اور صرف روغن رہ جائے)۔

گاہے سرکہ پانی میں ملا ہوا بھی پسینہ کو بند کرویتا ہے۔ اسی طرح عصارہ حصرم (آب غورہ) جو شانہ کلنار۔ جوشانہ مازد، اور جوشانہ مورد کا حال بھی ہے +

عصارہ خلاف دبید سادہ کا پنجوڑا ہوا پانی عجیب چیز ہے۔ اسی طرح آب حیات (چولائی سرخ) بھی ہے +

جبکہ معاملہ شدت پکڑے (اور مذکورہ بالا تدبیروں سے پسینہ بند نہ ہو تو ٹھنڈے لعابات اور گوند طلا کے طور پر لگائے جائیں۔ علی الخصوص جبکہ ایسی دواؤں میں مندل اور کانور بھی (مناسب مقدار میں) شامل کر دیے جائیں۔ اور خصوصاً جبکہ مندل کا نوا (لعابوں میں) زیادہ ڈالے جائیں، اور پٹکھے سے ہوا کی جائے + اور جب معاملہ (اس سے بھی زیادہ) شدت پکڑے، تو ہاتھ پاؤں پر ہر طرف رکھی جائے، یا ہر طرف کے پانی میں ہاتھ پاؤں ڈالے جائیں، یا اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جائے (استحمام بارد) +

**رعاف مفرط کی تدبیر** (نکسیر کی زیادتی کی تدبیر اگر دماغ بحرانی ہو تو حتی الامکان جلد بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔ اور جبکہ تیز بخاروں میں نکسیر کا بند کرنا واجب ہو جائے۔ تو ہاتھ پاؤں بانہ سے جائیں، اور مجھڑ اس جانب لگایا جائے جس جانب کے نختے سے نکسیر جاری ہو +

مثلاً اگر دائیں نختے سے خون جاری ہو۔ تو جگر کے مقام پر دائرہ گرائیں

جاری ہو تو محل کے مقام پر حجر یعنی سنگی پھینکے ساتھ لگائیں (نایہ نفوذ) +

پھر اس مقام کو ٹھنڈا کیا جائے (یعنی جس طرف سے خون نکل رہا ہو۔ سر کے اسی مقام کو ٹھنڈے پانی وغیرہ سے ٹھنڈا کیا جائے) + جہاں تک ٹھنڈک پہنچنے سے نکسیر کا بند ہونا ممکن ہو۔ وہاں تک محاجم (سنگھیاں) نہ لگائے جائیں +

اور ناک میں وہ قطرات ٹپکائے جائیں، جو نکسیر کے باب میں مذکور ہیں، اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو سر کو ان مبروات سے قطع کر دے جو اسی باب میں مذکور ہیں۔

گلابے رنج والوں کو نکسیر پھونپتی ہے۔ تو ہمیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ نکسیر پھونپنے والی مشہور دواؤں سے اس کی اور بھی امداد کر دیں۔ کیونکہ اسی میں رنج کی شفا ہے۔ لیکن اگر ہمیں نکسیر کی افراط و تفریط ہو، تو ہمیں وہی کرنا چاہئے، جو ہم ایسی حالت میں کیا کرتے ہیں (یعنی اس کے بند کرنے کی وہی مذکورہ بالائے سیریس کہہ فی جاہیں)۔

**افراط تھے کی تدبیر** | بحرانی تھے بھی بلا ضرورت شدیدہ (بند نہیں کیجاتی ہوتی) اکثر اوقات اون لوگوں کی تھے اور متلی تھے ہی سے بند ہوتی ہے۔ جبکہ سکنجبین سادہ اور گرم پانی جیسی چیزیں پلا کر موزی خلط کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور گلاب اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کو زیادہ تو ہی کر دیا جائے چنانچہ سکنجبین سادہ کی بجائے سکنجبین بند وری پلائی جاتی ہے۔ لیکن اگر خلط رکچہ تو رقیق ہو نیکی وجہ سے) متشرب یعنی ساخت میں پیوست ہو اور رکچہ غلیظ ہو تو ایسی صورت میں اچھا یہ ہے کہ ممبر اور ارج کا سہل ویا جائے۔ اور جب خلط متشرب رقیق اور پیوست (نہ تو ارج اور ممبر کا ہے مفید ہو گا) اور اگر خلط متشرب ہو اور غلیظ ہو، (محض رقیق ہو) تو اس کو سکنجبین گرم پانی کے ساتھ صاف کر دیگی، پھر اس کے بعد خلط کو اعتدال پر لانے کے لئے دونوں اناروں کا پانی پلایا جائے۔ اگر وہ پانی تو سے خارج ہو جائے (خواہ ارادہ اسے خارج کیا گیا ہو، یا بلا ارادہ) تو مگر پھر بیا جائے تاکہ خلط کی تعدیل ہو جائے اور اس میں سکون آجائے۔ یہی حال شربت نعتار کا ہے۔ اناروں کے ساتھ اس کو مراد شربت انا نعتار والا ہے جس میں اناروں بھی ڈالا گیا ہو)\*

گاہے معدہ کو ٹھنڈا کرنے سے تھے میں سکون آ جاتا ہے ۔  
اگر خلط رقیق پرست ہو، تو ایسی حالت میں ایسی کیلی چیزوں کے  
پاس بھی نہ بٹکیں، جو اپنے کھیلے پن سے، اور سکیڑنے والی ترشی سے  
تھے میں سکون بخشی ہوں، یہ خراب چیز ہے ۔ اس سے تشریب یعنی خلط کی پوئگی  
اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ ہاں اگر خلط غیر متشرب ہو پرست اور رقیق  
نہو تو ایسی کیلی چیزیں گاہے اسے نیچے کی طرف پھینک دیتی ہیں۔ خواہ یہ خلط  
خلیظ ہی کیوں نہ ہو ۔ اور گاہے ان قابض اور کیلی چیزوں کی وجہ سے اسے  
اوپر کی طرف زبردیہ تھے خارج کرنے پر قادر ہو جاتا ہے ۔

لیکن اگر صفراوی تھے مسلسل رہے، اور صفرا متشرب نہ ہو۔  
تو قابض چیزوں کا استعمال، علی الخصوص ضادات کے طور پر مفید ہوتا ہے  
مثلاً وہ ضاد جو پوست بنیخ انار اور راز و غیرہ سے شراب ممزوج ساتھ  
یا دیگر ممزوج کے ساتھ بنائے گئے ہوں ۔

سوداوی تھے کی زیادتی میں اسفنج کو سرکہ میں بھگو کر معدہ پر رکھا جاتا ہے  
اگر زیادہ توی دواؤں کی ضرورت پڑے، تو وہ دوائیں استعمال  
کی جائیں۔ جو جس تھے کے باب میں مذکور ہیں ۔

**اسہال کی تدبیر** (دستوں کی تدبیر جو بخار والوں کو عارض ہوتے ہیں) باب  
اسہال میں اس غرض کے لئے ہم ایک علیحدہ (اور مستقل) کلام لکھ چکے ہیں، مگر اس کی طرف  
رجوع کرنا چاہیے ۔ غذاؤں کے طور پر جو چیز (اس باب میں) مفید ہو، وہ بھی ہوئی  
موتنگہ کی دال، اور حبیبی ہوئی مسور (کی دال) اور دھنیاں (یعنی دھنئے کو ساتھ  
یہ دالیں استعمال کی جائیں) ان میں سے کوئی دال (بھی ہو) بال کراس کا پانی  
پھینک دیا جائے، اور انار دانه سے اسے تشرش کر لیا جائے (اور غذاؤں کو طور پر کھلائی

شدت تشنگی کی تدبیر | ایسی صورت میں مناسب ہے کہ سر پہ کوئی ٹھنڈا  
تیل لگا یا جائے، جو زبردست ہے، بہت زیادہ سرد کر لیا گیا ہو۔ یہ تیل سر پہ ڈال کر  
یا فوراً پر قائم رکھا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ تالو کو آٹے سے گھیر دیا جائے۔ تاکہ  
تیل قائم رہ سکے بشرطیکہ کوئی امرانہ نہ ہو۔ اور سر پہ ٹھنڈے پانی ڈالے جائیں (جنکی  
ٹھنڈک بالفعل اور بالقوہ دونوں طور پر ہو۔ مثلاً آب ترانہ کدو۔ آب خرد۔  
آب کاہو آب عصی المرعی یعنی لال ساگ کا پانی وغیرہ)۔ معاب بھونہ بہترین  
روغن گل کے ساتھ ملا کر منہ میں رکھا جائے۔ یا آلو بھجائے کا پانی۔ اور مغز تخم  
خیار زرد، مغز تخم نیا، مغز تخم کدو تخم خشخاش سیاہ۔ اور اصل السوس  
منہ میں رکھا جائے۔ یا وہ گولی منہ میں رکھی جائے جو پیاس کے لئے قرابا دین  
میں لکھی گئی ہے + اور مضمونات (جیالے کی چیزوں) اور مصومات (چوسنے کی  
چیزوں) میں سے الٹی ہے +

پیاس کا ہے خشکی سے ہوتی ہے۔ جو نیند سے جاتی رہتی ہے۔ اور گاہے  
گرمی سے ہوتی ہے جو بیداری سے دور ہو جاتی ہے +

بقراط کے پیچیدہ اترال کی طرح یہ بھی ایک چبستا ہے جس میں لوگوں کو  
اقوال مختلف ہیں۔ مگر کوئی تشنگی بخش نہیں۔ مترجم +

سببات یعنی جو بخار دواؤں کو عارض ہو بہ مرین کی نیند کو دور کرنے کے  
گہری نیند لئے اسے باتوں میں پھنسا دیں۔ اسی طرح بلند آوازوں  
سے اس کی نیند کھو دیں۔ اس کے زیرین اعضا کو استقدر کس کر باندھیں  
کہ بعد بہرداشت درو پیدا ہو جائے۔ بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو، اگر قبض ہو تو  
ہلکا سا شیاف (شیاف لطیف) استعمال کریں۔ اور راحت کے اوقات میں (بشرطیکہ

بخار باری کا ہو) یا کچی کی مدت میں (جبکہ بخار لازمی ہو) دونوں شانوں کے درمیان اور (گردن کے) مہروں پر سنگھیاں کھجوائیں (تا کہ سوا کا امالہ اور جذبہ صغیر) سر کا بوجھ اس حالت میں عمر سپرد وہ درہنہ، یا روغن ڈالنے، یا نطول کرنے، یا سوط کرنے سے پرہیز کیا جائے اور صرف بالونہ والے نطولوں سے بخارات پھونچا جائیں، جن میں بنفشہ اور سبوس گندم وغیرہ ہو۔

**بیداری کی تدبیر** خواہ بخار والوں کو ہو یا دوسروں کو نیند لانے کے لئے روغن خشخاش کا لگانا اور روغن تخم کا ہو، روغن نیلوفر و کدو کے ہلہرہ کا استنشاق کرنا (ازاک میں شکرنا) مشہور مخدرات میں سے کسی کا کپٹی پر چپکانا، رطوبت پیدا کرنے والے بھاپ سے بھپارہ لینا، نیلوفر، لغاح اور شاہ فرم رانا زبرد۔ تسلی) کا سونگھنا، جس پر پانی چھڑک لیا گیا ہو، اور چھینٹے دور سے مائے گئے ہوں، اور رطوبت پیدا کرنے والے نطولات کا استعمال کرنا، یہ سب ایسی باتیں ہیں، جن کو تم جانتے ہو (کیونکہ سر کے امراض گذر چکے ہیں)۔

**نیند لانے کی تدبیر** اسی طرح اگر کوئی امرانہ ہو، تو شربت خشخاش اور بوق خشخاش پلایا جائے۔ بھر مریض کے سامنے کچی چراغ روشن کئے جائیں، باتیں خوب زور سے کی جائیں، اس کے ہاتھ پاؤں اس زور سے بازوئے جائیں کہ ہلکا سا درہ بھی ہو جائے اور ایسی کھٹنے والی گرہیں لگائی جائیں جو جلدی سے مکمل سکیں (یہ سب تدبیر اسلئے کی جاتی ہے کہ جلدی مکان پیدا ہو۔ اور سونے کی طرف طبیعت کا میلان ہو) پھر یہ چکھن سونے اور آنکھ بند کرنے کی کوشش کی جائے، چنانچہ جب کسی قدر غنودگی طاری ہو، تو اسے چراغ نکل کر دیے جائیں، گفتگو بند کر دی جائے۔ اور اگر وہ زرمی ہے) کھول دی جائیں، اس تدبیر سے مریض سو جاتا ہے۔

جب (بخار کی) نوبت کے بعد، یا شدت کے بعد کسی قدر نفعت اور سکون

محسوس ہو، تو خشکاش سیاہ، قد سے پہر ورج (لفاح) اور پنج بیروج کے ساتھ  
بانی میں پکا کر اس سے دوا آمنہ دھویا جائے + اگر بیداری کی حالت میں کوئی  
بور تتی یعنی شور غلط ہو، تو وہ جو شانہ مفید ہوتا ہے، جس میں تمام اکلیل ملک  
اتحوان (بابونہ گاؤ) اور خشکاش پکائے گئے ہوں، انہا اس سے منہ دھویا  
جائے۔ یا اس کا بھپارہ لیا جائے +

درود شکم (درود معدہ) جو بخار و اموں کو عارض ہو۔ یہ درود ہی وجہ سے پیدا ہوتا ہے  
کہ صفراء معدہ پر گرے گا۔ اگر یہ درود دوسرے کے شروع میں لاحق ہو تو ہتھوڑا سا  
شریت سیب کنجبین کے ساتھ پلایا جائے +

بخار میں زبان کی اگر زبان میں لہر و جت (لیس) ہو، تو  
خشونت اور لہر و جت روغن گل اور مصری (زبان پر رکھ کر) بینت  
کی لکڑی یا بید سادہ کی شاخ سے زبان کو رگڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ صاف  
ہو جائے + یا سفنج، قدرے نمک اور روغن گل سے رگڑ کر صاف کر دیں۔  
اس سے مریض کو بہت تخفیف حاصل ہوتی ہے +

اس کے بعد اگر اس کی زبان میں خشونت ہو۔ جو لیس کی وجہ سے ہو۔  
بلکہ خشکی کے باعث ہو۔ تو مریض اپنے منہ میں سپستان یا آلو بخاک کا دانہ دیکھو ہے  
یا وہ نمک منہ میں رکھے جو ہندوستان سے آتا ہے جس کی رنگت نمک کی سی، مگر  
مشرہ شہد کا سا شیریں ہوتا ہے (اس سے مراد غلابا مصری یا قند مکہ ہر ایہ ریجائس  
کے خیال کے مطابق باقلا کے برابر لیا جائے) اور منہ میں رکھا جائے (بعد انہ بھی  
ان چیزوں میں سے ہے جن سے زبان تہ ہو جاتی، اور انکی خشکی دور ہو جاتی  
ہے + یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ زبان کی خشکی کی حالت میں بہت زیادہ کھلا کر  
جائے اور چٹ لیتا جائے۔ یہ دونوں باتیں زبان کو خشک کر دیتی ہیں +

## چھینک کی کثرت

جو بخار والوں میں عارض ہو، کبھی چھینک کی کثرت کا سبب  
 ان لوگوں میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ انہیں اسکی کثرت سے اذیت پہنچتی ہے۔ ان کے  
 سر میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ انکی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور گاہے انہیں (چھینک کی  
 کثرت سے) نکسیر پھوٹ پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہو کہ (چھینک کے روکنے کی  
 تدبیر کی جائے) مریض کی بیٹانی، آنکھ اور ناک کی ماش کی جائے، ان کے  
 منہ کو کھول کر تاکو زور سے ملا جائے، ان کے سر کھینچے جائیں (اور ان کی  
 گردنیں بھی کھینچی جائیں) انکی وضع بدلی جائے (یعنی ایک کر دھ سے دوسری کر دھ بدلی  
 جائے) ہاتھ پاؤں دبائے جائیں۔ ان کے کانوں میں گنگنے تیل ڈالے جائیں،  
 جو کسی قدر گرمی کی طرف میلان رکھتے ہوں (یعنی گنگنے سے ذرا زیادہ گرم ہوں)  
 انکے عضلات اور جڑوں میں (ترروغنوں سے) تری پہنچائی جائے، انکی گدیوں  
 کے نیچے گرم کتے رکھے جائیں، نیند سے یک سخت بیدار نہ کئے جائیں۔ مگر دو غبار  
 دھوئیں اور ان تمام چیزوں سے بچائے جائیں۔ جن کی بو میں حدت ہو۔  
 اور ستو، طین، بخار اور دریائی اسفنج ان مریضوں کو سونگھائے جائیں +

## دور و سمر بخار کی حالت میں

اس کی تدبیر یہ ہو کہ مریض کو ہاتھ پاؤں، اور  
 خصوصاً اسکی رانیں باندھی جائیں۔ انکے قدموں پر پٹی کسی جائے، اور انکی ماش کی  
 جائے۔ شافہ چڑھائیں، جو مادہ کو نیچے کی طرف جذب کرے۔ اور سر کو ممبرد است  
 معلومہ سے مثلاً گلاب وغیرہ سونگھا کر (قوت پہنچائیں + اگر نزلہ دیکھنا کسی کی  
 سی کوئی رکاوٹ نہ تو گل سرخ، بنفشہ، جوا و برگ، بیدارہ وغیرہ کے مطبوخ  
 سے مریض کے سر پر نطول کریں۔ اسی طرح روغن گل اور روغن بیدارہ کا  
 لہ اس کے چند نام ہیں۔ طین، ماکول، گل، خوردنی دکانے کی مٹی، گل، نیشاپور کی گل، خربانی  
 گل، اصغمانی۔ ایک بہت سفید مٹی ہے +



استعمال بھی (اُسی وقت کیا جاسکتا ہے، جبکہ نزلہ اور کھانسی نہ ہو) +  
 اور جب اس سے کام نہ چلے اور دوسری سسکون نہ آئے تو ان ٹھنڈے  
 نطو لوں کے ساتھ باہونہ جیسی کچھ ملین دوائیں، اور خشکاش جیسی کچھ مخدر دوائیں  
 بھی شامل کر دیں + مگر دودھ (سر پہ) بخار زائل ہونے سے پہلے نہ دیا جائے  
 (اور نہ ڈالا جائے) چنانچہ اگر قوت قوی ہو تو بکری کا دودھ، اور اگر قوت ضعیف  
 ہو تو عورت کا دودھ (سر پہ) دیا جائے +

دودھ سے اُس وقت پرہیز کرنا ضروری ہے، جبکہ بدن میں نیند لانیوالی  
 رطوبت کی کثرت ہو، اسی طرح اس وقت تمام مرطبات (نطول اور روغن وغیرہ)  
 سے بچنا چاہئے + مرطبات تو اُسی وقت استعمال کئے جاتے ہیں، جبکہ بخار رات  
 از قہم دغانی ہوتے ہیں سر میں خشکی ہوتی ہے۔ اور نیند کم آتی ہے۔ چنانچہ  
 جب سر بخار رات رطبہ سے بہت زیادہ بھرا ہوا ہو تو انہیں نیچے کی طرف،  
 شافوں اور حقنوں کے ذریعہ جذب کرنا چاہئے۔ اور اسی مقصد کے لئے  
 زیریں اعضا کو خسیوں تک باندھنا چاہئے +

کھانسی بخار | بخار والوں کو علی العموم گرمی یا خشکی کو کھانسی عارض ہو جاتی  
 کی حالت میں | ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہو کہ مریض اپنے مُنہ میں حبّ  
 سال اور خشکاش کے لعوق رکھے، جو ٹھنڈے مغزوں، اور نشاستہ وغیرہ سے  
 بنائے گئے ہوں۔ اور ہر دو مرطب قیروطیاں استعمال کرے، جو خالص روغن گل  
 سے اور لعاب اسپنول اور آب خرفہ وغیرہ سے بنائی گئی ہوں +

بھوک کا بند ہو جانا | (بطلان شہوت) گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہو کہ فم معدی  
 کوئی خلط ہوتی ہے۔ جس کی پہچان بطلان شہوت کے باب میں بتائی جا چکی ہو۔ یہ  
 خلط قے یا دستوں سے خارج کی جاسکتی ہے۔ اور بسا اوقات مریض کو اس تدبیر سے

فائدہ پہنچتا ہے کہ انگلی حلق میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ میں ہیجان پیدا کیا جاتا ہے جو خصوصاً جبکہ تھکے کی شکل میں کوئی چیز کڑھوی (صغراوی) یا ترش خارج ہو جائے گا ہے جو کہ بند ہونے کی وجہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں معلوم تراہیر سے اس مزاج (سور مزاج) کا علاج کیا جائے، جو صفت کا موجب اور سبب ہو۔ ایسے مریضوں کو ایسی خوشبوئیں سنگھائیں جو بھوک بھرکانیوالی ہوں مثلاً ستون کی بوجو پانی میں بھگو یا گیا ہو، یا پانی اور سرکہ میں بھگو یا گیا ہو۔ اور وہ جو ارش دیں جو بخار والوں کی طرف منسوب ہے۔ اور تھوڑی سی شراب (خالص پانی یا گلاب میں ملا کر) دیں۔ اور کیلے خوشبو دار پھلوں کے جو شانہ بے پلائیں، کسی قدر قرصیں کا سرکہ، مچھلی کا قرص یا جلدی (بنہ غلام) کا قرص وغیرہ چٹائیں +

**قرصیں** وہ سالن ہے جو مچھلی، بھیر کے گوشت، اور کھلے پٹے بنایا جاتا ہو۔

یہ چیزیں سرکہ میں سبز ہوں اور سالوں کے ساتھ جوش دیجاتی ہیں بھیر کو مچھڑ

دیا جاتا ہے، جس سے یہ ہم جاتا ہے بترزم +

چند ابتدائی ایام کے بعد معدہ پہنچا کر اسے بنائے ہوئے ضاواست

لگائیں، جن میں فستین اور صبر بھی ہو + اسی طرح معدہ پہنچو وادار

روغٹوں کا لگانا بھی بہت نافع ہوتا ہے +

**بولیموس** (اس کو جوع البقر کہتے ہیں۔ اس میں سائے اعضاء کی ضرورت کے

باوجود معدہ میں غذا کی طلب نہیں ہوتی ہے) + ایسی حالت میں مشروبات

سے علاج کریں۔ طین نجاحی (گل خراسانی) اور گل ارمنی سرکہ میں تر کر کے

لے شدہ جو ارش طباشیر اور جو ارش آلہ وغیرہ +

لے شدہ بھی۔ سیب وغیرہ +

سنگھائیں۔ اسی طرح مصنوعات، صاف گیہوں کی گرم روٹی اور ٹہنے ہوئے گوشت سنگھائیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں بازو سے جائیں، اور کان اور بال کھینچے جائیں۔ ان کے دماغوں کو مہرہ اور مرطب نطوہوں سے تقویت پہنچائیں۔ کیونکہ ان لوگوں میں بولیموس زیادہ تر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فم معدہ کی حس اُن عصبی شاخوں کی مشارکت سے باطل ہو جاتی ہے، جو فم معدہ کی طرف حس لاتی ہیں (عصب رژی معدی یا عصب اربع کی شاخیں جو دماغ سے ٹکڑے آتے ہیں)۔ بدن تو غذا کا تقاضا اور اس کی طلب کرتا ہے مگر فم معدہ کی حس اس کا تقاضا نہیں کرتی ہے) +

**زبان کا سیاہ ہو جانا** | انکی زبان پر سیاہی (اگر آجائے تو) چھوڑ دی جائے بلکہ اُن چیزوں سے رگڑ دی جائے (اور جالی چیزوں سے صاف کر دی جائے) جو تجھے معلوم ہیں۔ ورنہ سر کی طرف خبیث بخارات صعود کر کے سر سام پیدا کر دیں گے +

**شہوتِ کلیبیہ** | (بھوک کا ہونا) اس حالت کا علاج ٹھنڈی اور روغنی چیزوں اور طوہوں (اور مٹھائیوں) سے کریں (یعنی اس قسم کی چیزیں کھلائیں۔ ان سے بھوک کم ہو جائے گی) +

**ضعفِ قلبِ غشی** | جو بخار والوں کو عارض ہو + گا جو بخاروں میں فم معدہ پر صفراء کے گرنے سے غشی لاحق ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مناسب بھوک باری سے پیشتر یا باری کے وقت آبِ انار اور آبِ انگور خام کے ساتھ خنبر سمیڈا (مید) کی روٹی) کا ٹکڑا دیں +

لہٰذا موصوفں قریب سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر یہ کہہ کر کے بچے سے بنایا جاتا ہے۔ اور اس میں لہسن اور صاب زیادہ بھرا جاتا ہے۔ بقول بعض موصوفں وہ سالن ہر جو پوزوں، تیترا، کبک سے دوسری گرم یا ٹھنڈی ترکیبوں کے ساتھ سرکہ میں پکا کر تیار کیا جاتا ہے +

یہ جاننا چاہئے کہ جب غشی اور بخار دونوں ساتھ جمع ہو جائیں تو غشی کا علاج مقدم ہونا چاہئے۔ اور اگر مقدار دینے کی ضرورت ہو تو تین درہم زرا، ماش، پُرانی شراب میں تھوڑی سی روٹی ترکیب کے دیں۔ ورنہ سبب کا پُرانا شربت ہیں جسے فضلات (پیرلے ہوئے کی وجہ سے) تحلیل ہو چکے ہوں۔ فصد زیادہ غشی میں اضافہ کر دیتی ہے (اس لئے اس سے گریز کرنا چاہئے) اور نرم حشفہ بہت موافق تدبیر ہے۔ اور تھے انکے لئے مفید امر ہے۔ اسی طرح پنڈلیوں کا باندھنا، اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گرم پانی میں رکھنا (اچھی تدبیر ہے)۔ جب غشی سے مرہق اتفاقاً پائے، تو ہوشیاری و دانائی کی بات یہ ہے کہ اسے جو کاسٹور (برف سے) ٹھنڈا کیا ہو اگلا لیں۔ پس میں انار و انہ بھی ڈالا

کیا ہو؟  
**ضیق نفس**  
 (تشنگی نفس)  
 بخار والوں کو ضیق نفس کا ہے اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ تنفس کے عضلات میں تشنج اور خشکی لاحق ہو جاتی ہے اور اس کا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حلق کی طرف مادہ خالصہ (کلا گھوٹن والا مادہ) گرتا ہوا اور گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس عصب میں ضعف آ جاتا ہے۔ جو تنفس کے اعضاء کی طرف آتا ہے۔

پہلی قسم کا علاج رطوبت پیدا کرنے والے مرہموں سے کیا جاتا ہے دوسری قسم کا علاج اُن چیزوں سے کیا جاتا ہے جو خواہش (خناق) کو روکتے ہیں (یعنی خناق کی طرح علاج کریں)۔ اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ دماغ کے مزاج میں اعتدال پیدا کریں، گردن پر ایسے روغن لگائیں جو سرد و تر ہوں اور گاہے سعادہ پر بھی ترانہ کد (چراغہ قرعہ، خرف، سفندل، روشن گل وغیرہ جیسی چیزیں رکھی جاتی ہیں)۔

**شدت کرب** جب فم معدہ کی وجہ سے، اور فم معدہ میں کسی تیز خلط کے آنے کی وجہ سے کرب میں شدت ہو جائے، تو معدہ کو ان غذاؤں سے ٹھنڈا کیا جائے جنہیں تو جانتا ہے۔ چکنے جھلے جائیں برلیں کو ایسے مقام پر رکھا جائے جو پانی کی حرکتوں سے قریب ہو (مثلاً فواروں کے پاس) بستر پر ٹھنڈی شاخیں، ٹہنیاں اور ریاحین بارود مثلاً نیلوفر اور گلہبے پھول بچائے گئے ہوں ٹھنڈے خوشبودار پھلوں سے نصوحتات بارود بنا کر لان ٹہنیوں پر چھڑکے جائیں یا طباقوں میں رکھے جائیں اور صندل (فرش پر بچھایا جائے) +

ٹھنڈے حقے، جو آب کدو، آب خیار، عصاۃ خزوف، حلی العالم (سلہبار) اور روغن گل سے بنائے گئے ہوں، کرب و بچینی میں اکثر مفید ہوتے ہیں +

**عسراۃ و روا** (نگھنے میں دشواری) جو بخار کی حالت میں عارض ہو :

اگر یہ صورت واقع ہو۔ اور بخار از قسم حائے مطبقہ ہو، تو قصد کریں۔ اور تھوڑا سا خون نکالیں۔ اور غذا کے ساتھ سرکہ اور کاہودینا بشرطیکہ بھوک کسی قدر اچھی ہو، ورنہ صرف مارا شیر پلایا جائے + قبض شکم سے بچنا چاہئے (یا قبض پیدا کرنے والی غذاؤں سے بچنا چاہئے) اور اگر قبض ہو تو اوپر سے مہل دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ شافہ اور حقنہ استعمال کیا جائے +

**برہ و اطراف** (ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا) بسا اوقات حرارت بدنی اندر گرائی میں چلی جاتی ہے۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور لہ نصوحتات وہ پانی کھلاتے ہیں۔ جو ٹہنیوں پر چھڑکے جاتے ہیں +

یہ ان کانت، الشیوخۃ فیہا بعض الیفق (حیات) بعض الیفق اے بعض البجودہ +

اندرونی حرارت سر کی طرف بخارات روانہ کرتی ہے ایسی صورت میں چاہئے کہ ہاتھ پاؤں گرم پانی میں ڈالے جائیں، اور ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پلایا جائے۔

## حمیات صفراویہ

### کلام کلی

اقسام۔ صفراوی بخاروں کی تین قسمیں ہیں: غیب دائرہ (باری کا تجاری بخار) غیب لازمہ (جس میں شدت تیسرے روز ہوا کرتی ہے) اور محرق (جس میں نہ باری ہوتی ہے۔ اور نہ فترہ یعنی کمی)۔

غیب دائرہ دو طور پر ہوتا ہے غیب خالصہ جو خالص صفرا سے پیدا ہوتا ہے، اور غیر خالصہ۔ جو ایسے صفرا سے پیدا ہوتا ہے جو بلغم سے ملکر گاڑا ہو گیا ہو اور یہ دونوں (صفرا و بلغم) اس طور پر مل گئے ہوں کہ دونوں ملکر ایک ہو گئے ہوں۔ اسی اعتبار سے غیب خالصہ شطر الغیب سے علاحدہ اور ممتاز ہے کیونکہ شطر الغیب میں دو مادے (گرم اور سرد یعنی صفرا اور بلغم) الگ الگ متعفن ہوتے ہیں (چنانچہ ایک روز صفراوی بخار کی باری آتی ہے، اور دوسرے روز بلغمی کی صفراوی بخار کی باری سخت ہوتی ہے۔ اور بلغمی کی نرم)۔ لیکن غیب غیر خالصہ ایک مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو (بلغم و صفرا سے) ممزوج ہوتا ہے (یعنی اس میں دونوں مادے الگ الگ متعفن نہیں ہوتے، بلکہ دونوں ملکر ایک مادہ بن جاتے ہیں)۔ یعنی جس میں گرم مادہ کے ساتھ کسی قدر سرد مادہ مل جاتا ہے، جو غلیظ ہونے کے باعث دیر میں متعفن ہوتا ہے، مشکل نفع پاتا، اور مشکل تحلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ شطر الغیب کی نوبتیں دو ہوا کرتی ہیں۔ اور غیب غیر خالصہ کی ایک وجہ کہ بلغمی اور صفراوی دونوں بخاروں کی علامات و عوارض لے ہوئے آتی ہیں۔

غلبہ غیر خالصہ بسا اوقات بہت طویل پکڑتا ہے۔ چنانچہ یہ بخار کبھی کبھی چھ ماہ تک چلا جاتا ہے۔ اور گائے انجم کا رجیم ڈیویلا ٹیڈا نامہ تریل ہو جاتا اور تلی بڑھاتی ہو  
**تپ محرقہ:** یہ ایک قسم کا لازمی بخار ہے جس کا اتار پڑاؤ (فتور و اشتداد) بالکل محسوس نہیں ہوتا اور اس کے اعراض نہایت سخت ہوتے ہیں، مکی وجہ یہ ہے کہ مادہ نہایت تیز اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ یا یہ مادہ خصوصیت کر دل کے قریب وجود میں متعین ہوتا ہے، یا فم مدہ کی رگوں میں یا بگکے اور گردہ الغرض دل کے قریب وجود کے اعصار شریفہ میں یہ مادہ متعین ہوتا ہے۔ بخلاف اسکے غلبہ دائرہ میں صفرا گوشت (لحم) اور جلد ہی میں متعین ہوتا ہے۔ اور غلبہ لازمہ میں صفراؤ ان عروق میں پھیلا ہوا ہوتا ہے جو دل سے دور واقع ہیں +

صفراوی بخاروں میں	صفراوی بخاروں میں تشنگی، بقراری۔ اور پینیں زیادہ ہوتی ہیں
عوارض و علامات	ہوتی ہیں ہائیمینس آتی، مریض کو نہان ہوتا ہے، بتلی ہوتی ہے، منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ہونٹ خشک ہو جاتے اور کبھی پھٹ جاتے ہیں اور درد سر ہوتا ہے + چونکہ ان بخاروں میں صفرا کا میلان بدن کے بالائی اور بیرونی حصہ اور جلد کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے۔

## غلبہ مطلق۔ تجاری بخار

اس کو یونانی میں طریطاًوس کہتے ہیں (غلبہ مطلق سورہ غلبہ سورہ ہلکائی) علامت :- اس بخار کی باریوں میں پہلے پہلے قشعریرہ اور

لہ طریطاًوس کے معنی خشک کے ہیں۔ کیونکہ اسکی باری تیسرے روز آیا کرتی ہے (طریطی یعنی تین) اکثر زبانوں میں مثلاً ہندی، پنجابی، یونانی اور انگریزی میں باوجود تجمہ مسافت کو طریطاًوس کا لفظ تین کے معنی میں آتا ہے +

سوئی کی سی چھین معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد سردی لگتی ہے اور بدن میں نہایت سخت لرزہ شروع ہو جاتا ہے، جو تمام لرزوں سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور سردی سے خالی ہوتا ہے۔ یا کسی قدر سردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس میں سردی (جو قدر بھی ہوتی ہے اس) کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت غریبی اندرون حصہ بدن کی طرف مادہ کے پاس چلی جاتی ہے (نہ یہ کہ اس کا مادہ سرد ہوتا ہے) اور سوئی کی سی چھین محسوس ہوتی ہے۔ پھر یہ لرزہ باوجود شدت کے بہت جلد رفع ہو کر بدن گرم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے لرزے کا سبب (لرزے کی بحث میں) بتایا جا چکا ہے۔ اس بخار میں لرزہ بہ نسبت آخری نوبتوں کے پہلی نوبتوں میں زیادہ قوی اور سخت ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حمی رنج میں بہ نسبت اگلی نوبتوں کے (پہلی) نوبتوں میں زیادہ قوی اور تیز ہوتا ہے۔ اسی طرح لرزہ اس بخار میں شدت سے شروع ہوتا ہے، اور پھر آہستہ آہستہ نرم ہو جاتا۔ اور بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن رنج میں اس کے برعکس (لرزہ نرمی شروع ہو کر سختی اختیار کرتا ہے۔ اور دیر میں ختم ہوتا ہے) جب یہ بخار لاترہتا ہو تو خوب پسینہ آتا ہے، اس بخار میں قارورہ سرخ اور نارہی ہوتا ہے۔ اگر یہ بخار غیر خالص ہو تو ایسی صورت میں قارورہ کاڑھا اور خام ہوتا ہے۔

غلب کی حرارت بہ نسبت محرقہ کے بے خطر ہوتی ہے نیز اس بخار میں اگر کچھ دیر تک بدن پر ہاتھ رکھا جائے تو جتنی زیادہ دیر ہوتی جائیگی اُسی قدر (ہاتھ میں) سوزش بڑھتی ہوئی محسوس نہوگی۔ بلکہ کچھ سوزش (ہاتھ میں) اور گت باقی ہے۔ برعکس اس کے محرقہ میں سوزش زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

غلب میں جو عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ تیند اوچاٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن سر میں گرانی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بخار غیر خالص ہو تو



کبھی کبھی گرانی بھی ہوتی ہے۔ تشنگی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مرین کو غصہ بڑھ جاتا اور اس کا مزاج چڑچڑا ہوا جاتا ہے۔ گفتگو وبال جان معلوم ہوتی ہے (مرین دینا پسند نہیں کرتا) نبض و دیگر حیات کی نسبت زیادہ تیز اور سریع ہوتی ہے نبض کا انبساط و انقباض یکساں نہیں ہوتا۔ بلکہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ انتہا کے وقت مادہ نبض کو بے تکلف تیز کرتا۔ اور اس کے اختلاف کو بڑھا دیتا ہے۔ لیکن اس میں نبض کا جو کچھ اختلاف ہوتا ہے وہ تمام دوسرے غلطی بخار و نکلے کا لحاظ سے بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لیکن نبض میں کچھ صلابت ساتھ ہوتی ہے نیز اس میں نبض بہت قوی ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات نبض میں اختلاف ہوتا ہی نہیں۔ سوائے اس اختلاف کے جو نفس جمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور سبب (مثلاً ثقل مادہ) نہیں ہوتا۔

زمانہ ابتداء میں جب تک کہ بخار اچھی طرح نہ پھیل جائے (چڑھ جائے) یقیناً نبض میں تضابط ہوتا ہے۔ پھر جب بخار چڑھ جاتا ہے، تو نبض تری، سریع، متواتر ہو جاتی ہے۔ جس کا اختلاف ایسا زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا علامات کے علاوہ مرین کی عمر، عادت، ملک، پیشہ، سمند، اور موسم سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ اور اس امر سے بھی مدد ملتی ہے کہ آیا اس وقت میں غیب زیادہ پیدا ہوا ہے (اور بہت سے لوگ ایک خاص موسم میں مبتلا ہیں)۔

فائدہ۔ کبھی دو غیب جمع ہو جاتے ہیں۔ اور بار بار روزانہ آنے لگتی ہیں۔ یعنی دو صفراوی مادے علیحدہ علیحدہ متعفن ہوتے ہیں۔ جس سے ایک روز ایک مادے کا حمل ہوتا ہے، اور دوسرے روز دوسرے

لے تضابط نبض، نبض میں پستی، تغیر اور اختلاف کا ہونا۔

ماٹے کا جس سے بظاہر دوزخ بخاریا یعنی بخار کا شبہ ہوتا ہے، اس لئے جو شخص  
نوبتوں سے غیب کو دیکھیں گا۔ وہ اس میں غلطی کا جائیگا اس لئے طبیب کو چاہئے کہ  
محصن نوبتوں پر حیات کی تشخیص کا دار و مدار نہ رکھے۔ ورنہ مذکورہ بالا صورت  
میں نہایت دھوکا ہوگا بلکہ دیگر علامات اور عوارض کو دیکھنا چاہئے۔ اور باریوں  
سے اس خیال کی تائید و تاکید حاصل کرنی چاہئے (یعنی عوارض و علامات کے ساتھ  
اگر باریاں بھی مقررہ اصول پر آرہی ہیں۔ تو اس خیال کی تائید حاصل ہو جائیگی۔  
صرف باریوں سے تشخیص کرنا درست نہیں) +

تجاری بخار والوں میں گاہے یہ ہوتا ہے کہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔  
اور تنہائی پسند کرنے لگتے ہیں۔ گاہے ان لوگوں کے جگر کے قریب جوش غلیان سامعہ ہوتا ہے۔

## غیب خالصہ اور غیر خالصہ کی تشخیص

غیب خالصہ ایک لطیف اور ضعیف بخار ہے۔ جس کی باری چار سے بارہ گھنٹہ  
تک رہتی ہے۔ اور عموماً اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن عموماً سات گھنٹہ  
تک رہا کرتی ہے۔ اگر بارہ گھنٹہ سے بہت زیادہ ہو جائے (یعنی باری بہت دیر  
تک قائم رہے) تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بخار غیر خالصہ کی قسم سے ہے +

نوبت اُس زمانہ کو کہتے ہیں جس میں بخار کا حمل شروع ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔  
قرہ یا وقفہ اس زمانہ کو کہتے ہیں۔ جو ایک نوبت کے ختم ہونیکے بعد دوسری  
نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے۔ ورنہ ۵۔ اس زمانہ کو کہتے ہیں جو ایک  
نوبت کے شروع ہونے سے دوسری نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے +

علیٰ ہذا غیب خالصہ میں بدن بہت جلد گرم ہو جاتا ہے چنانچہ (اسرار کی سردی  
کی وجہ سے) ہاتھ پاؤں سرد ہی ہوتے ہیں، کہ حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔

غلبہ خالصہ کے دورے سات سے زائد نہیں ہوتے، بشرطیکہ کوئی غلطی نہ ہو جائے، اور کبھی کبھی تو مادہ کی لطافت کی وجہ سے ایک ہی باری میں تینہ کر دینے والے دست یا قے کے ہونے سے بخار ختم ہو جاتا ہے +

قارورہ میں نفع کے آثار پہلے ہی روز یا تیسرے چوتھے روز، یا ساتویں روز ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر دورے سات سے بہت زیادہ ہو جائیں تو اسے غیر خالصہ کی قسم سے شمار کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر لرزہ کی مدت لمبی ہو جائے (تو اس کو بھی غیر خالصہ سمجھنا چاہئے) غلبہ خالصہ میں فوجوں کا بڑھنا دیر تک رہنا (اور لرزہ کا وقت سے پہلے آنا ایک خاص نظام سے ہوگا۔ جن میں باہمی تناسب یکساں رہے گا۔ اور سب باریاں اس بارے میں ایک دوسرے کی مانند رہیں گی۔ اس کے برعکس غیر خالصہ میں یہ مختلف اور بے ضابطہ ہوگا +

چنانچہ کبھی روز مادہ کی غفلت اور بے لگم کا دور ہوگا۔ تو باری لمبی ہو جائیگی اور کسی روز اس کے برعکس باری چھوٹی رہے گی۔ اسی طرح لرزہ کسی روز ایک گھنٹہ پہلے آجائیگا۔ اور کسی روز ایک گھنٹہ سے زیادہ یا کم شیعہ آئیگا +

اسی طرح غلبہ خالصہ میں تمام فوجیں ہر ایک میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور غلبہ غیر خالصہ میں بخار کی درازی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو بتائی جا چکی ہیں +

جب بخار کی ابتداء ایسے لرزے کی ہو، جس کی حالت ہم بیان کر چکے ہیں (یعنی سوئی کی سی چھین اور شدید لذع ہو) اور انتہا میں بہت زیادہ پسینہ آئے تو غلبہ خالصہ ہونے میں کوئی شک نہ کرنا چاہئے +

غلبہ خالصہ میں مریض جب پانی پیتا ہو، تو اس کے بدن میں بخارات رطبہ پھیل جاتے ہیں۔ گو یہ کہ پسینہ آنے والا ہے۔ اور گاہے پسینہ بھی آ جاتا ہے +

**غلبہ غیر خالصہ** کے ساتھ سر میں نہایت گہرائی اور تپتاؤ محسوس ہوتا ہے۔ ہلکی زوہتیں دراز ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ جو بیس گھنٹے اور تیس گھنٹے تک دراز ہو جاتی ہیں۔ اور اڑتالیس گھنٹے کے باقی حصے میں فقرہ ہوتا ہے (محی غلبہ کا دورہ اڑتالیس گھنٹے کا ہوا کرتا ہے) نہایت بارہ گھنٹے سوجھتا ہے قدر زیادہ لمبی ہوگی، اسی قدر وہ زیادہ غیر خالص ہوگا (اور اس میں بلغم زیادہ ملا ہوا ہوگا)۔

غلبہ غیر خالصہ میں نفع کے آثار دیر میں نمایاں ہوتے ہیں۔ بدن میں دُبلاپن اور لاغری (جلد) ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ اور گاہے یہ بخار زیادہ پسینہ کے بغیر ورجانا ہے۔ اور گاہے سخت لرزے کے بغیر شروع ہو جاتا ہے۔ حرارت اس میں اسی زیادہ توی نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ کیساں طور پر بڑھتی ہے۔ بلکہ طبیعتی ہو پھر آگے چل کر گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح شدید عوارض اس میں کم ہوتے ہیں۔

**غلبہ لازمہ** اس بخار میں تیسرے روز سخت باری آتی ہے (یعنی تیسرے روز بخار میں شدت ہو جاتی ہے) اور مندرجہ بالا غلبہ دائرہ کے عوارض و علامات نہایت شدید طور پر پائے جاتے ہیں۔

**فائدہ** جالینوس کا خیال ہے کہ اگر خون کے متعفن ہونے سے بخار آجائے تو اسکا شمار بھی اسی بخار (غلبہ لازمہ) میں کیا جائیگا۔ (کیونکہ جالینوس کا عقیدہ ہے کہ خون متعفن ہونے سے صفراء بن جاتا ہے)۔ جالینوس کے اس خیال میں کلام کی گنجائش ہو جو عنقریب آنے والا ہے۔

**غلبہ خالص کا علاج** اس سے پہلے پہنچے اسہال (اور تنقیہ) و تغذیہ اور دیگر امور کے متعلق جو قواعد حمیات کے مام ہول علاج کے باب میں بتائے ہیں، انکو (یہاں بھی) مدنظر رکھیں۔ اور اگر سختی سے قائم رہیں۔ ان کو گھونکے

اس غلبہ لازمہ و لازمی بخار میں تیسرے روز شدت ہوا کرتی ہے۔

قول کی طرف قطعی اتفاقات نہ کریں جو شروع میں مہملات قویہ اور ہلکہ وغیرہ کی اجازت دیتے ہیں۔ ہاں اگر وہ صورت پیش آجائے، جو ہم بتا چکے ہیں، تو ضرورت شدید کے وقت (۱) ایسا کرنا جائز ہے + بلکہ مناسب یہ ہے کہ شروع شروع میں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، ہلکی سی تلہیں دیدیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نسخوں میں کوئی نسخہ پلائیں +

(۱) اعلیٰ تقریباً چالیس درہم یعنی تقریباً ۱۲ تولہ شب کو گرم پانی میں بھگو کر رکھ دیں اور صبح کو اس کا زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ملا کر دیں +

یا (۲) آب انارین پلائیں + یا (۳) عشق پیچہ یعنی بلباب کو ترنجبین اور موثر منقہ کے ساتھ جو ش دیکر پلائیں + یا (۴) آلو بخارا کا زلال (نقعہ اجاص) لیکر ترنجبین یا شیر خشت ملا کر دیں + یا (۵) اس زلال کو شربت بنفشہ یا خمیر بنفشہ (بنفشہ مرتقی) کے ساتھ ملا کر دیں + یا (۶) اگر لعاب اسپنول کو شربت آلو بخارا وغیرہ کے ساتھ دیں تو اکثر اس سے بھی ازلاق اور تلہیں کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے +

بکھی (۷) عدس مسلم اور عشق پیچہ کو جو شدیکر بھی پلاتے ہیں + گاہے نرم اور ہلکے قلعے کرتے ہیں۔ مثلاً یہ حقنہ - خطمی - عناب، سپستان، اصل المسوس کے جو شانہ میں روغن بنفشہ ملا کر یا عصاۃ چندر، بورہ ارمنی اور روغن بنفشہ ملا کر (مقرہ اور معلوم طریقے کے مطابق وزن وغیرہ قائم کر کے) حقنہ کریں + اور یہ تلہیں بھی (جو حقنہ وغیرہ سے بتائی گئی ہے) اس وقت دینی جائے جبکہ اس کی ضرورت داعی ہو۔ چنانچہ جب تک تلہیں نہ ہو جائے، مار الشیر جیسی غذاؤں کا دینا مناسب نہیں ہے +

علاوہ ازیں یہ ضروری یاد رکھنا چاہئے کہ غب خالص کے شروع میں اگر کوئی مسلسل دیا جائے تو اگرچہ اس میں کافی نقصان بھی ہے۔ مگر پھر بھی اتنا نقصان نہیں ہے، جتنا کہ اور بخاروں میں ہوتا ہے +

اگر ممکن ہو تو اس بخار کے تین دوروں تک فصد نہ کی جائے۔ لیکن اگر تین دوروں سے پہلے جوش مرض کی وجہ سے فصد کر لی جائے تو اس میں اس غلطی کا اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ اور بخاروں میں اس قسم کی غلطی سے بہتر ہوتا ہے +

بغیر سخت ضرورت کے نوبت کے دن کسی قسم کی تحریک پیدا نہ کی جائے (یعنی باری کے دن اسہال وغیرہ ویسے جائیں) اور بجز شرائط مذکورہ کے کسی طرح کی غذا نہ دی جائے (یعنی ضرورت شدید کے بغیر کوئی غذا نہ دی جائے) +

اس بخار میں مددِ تخمیں کے شیرہ جات (مثلاً شیرہ تخم خربزہ وغیرہ تخم خیارین) سے ادرار کر لیا جائے +

باری کے وقت مریض کا بھوکا اور اس کے معدہ کا خالی ہونا ناسایت ضروری ہے۔ مناسب ہے کہ جس دن باری نہ ہو، علی الصبح ہر روز سکنجبین پلا کر دیں۔ اور دو گھنٹہ کے بعد ماء الشعیرہ پلا کر دیں۔ نوبت کے بعد بھی سکنجبین کا دینا بہتر ہے۔ اسی طرح (نوبت کے بعد) گرم پانی سے پاشویہ کر لیں (یعنی گرم پانی کے اندر مریض کے پاؤں رکھیں) تو مناسب ہے۔ کیونکہ اس تدبیر سے بقیہ حرارت منجذب ہو جائیگی + میں اسے اچھا سمجھتا ہوں کہ سکنجبین میں مدرات بارود (مثلاً تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ خارخسک وغیرہ) کے شیرہ جات ملا کر دیں۔ علی الخصوص اواخر میں (آخری باریوں میں) ایسا کر دیں۔ یا یہ کہ نوبت سے تین چار گھنٹے پہلے سکنجبین دیں اور نوبت کے بعد ماء الشعیرہ پلائیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ لطیف کی ضرورت ہو (یعنی ماء الشعیرہ سے بھی لگی غذا دینی چاہیں) تو آب انار یا آب تربوز وغیرہ بھی چیزیں دیں +

غذا کی لطیف اور تغلیط کے تعلق جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے تدبیر کاغذ کاغذ خیال رکھیں یعنی جس قدر زمانہ انتہا قریب ہوتا جائے اس قدر غذاء لطیف، نازک و مفہم

کرتے جائیں، بشرط شروع میں آتش جو دیں (یعنی کشکاش شیر دیں جو مار شیر کو غلیظ تہا ہے) یا روٹی کو سرد پانی میں ملکر دیں (شرید بنا کر دیں) خواہ آبی طرح (ملکر) دیدیں یا اس ٹی ہوئی روٹی کو چھانکر بصورت شیر دیں۔ کبھی مسورا و رسونگ کی دال بھی دیتے ہیں (مگر دال خوب کھلی ہوئی اور پتلی ہوئی چاہئے) اگر معدہ میں غذا و ترش ہو جائے اگر تہی ہو (یعنی معدہ میں ضعف ہو) تو گاڑا مار شیر ہرگز نہ پلائیں۔ بلکہ ضروری ہو کہ وہ نہایت ریتن ہو، اور اگر مار شیر کا پلا نا ضروری ہو تو اس میں تھوڑا سا سبج کرفس جو شیر کو پلائیں اور اگر معدہ کا مزاج اس سے بھی زیادہ سرد ہو گیا ہو اور بخار بھی زیادہ تیز نہ ہو، اور غلبہ خالص کے قسم سے نہ ہو (خالص صفراوی بخار نہ ہو۔ بلکہ کسی قدر ملغم ملا ہو) تو بغیر اطہ کے خیال کے مطابق مار شیر میں تھوڑی سی سیاہ مرچ ڈال سکتے ہیں، پھر اگر علامت پتہ چل جائے کہ بحران عنقریب واقع ہوگا، تو بجز مار شیر، آب انار اور سنگبین کے کچھ دے دیں (یعنی غلیظ غذا اُس جھوڑا دیں۔ اور بحران کے وقت جسم کو ہلکا رہنے دیں)۔

پہلے اس بخار میں از قسم سیوہ جات انار شیریں۔ انار منجوش۔ اور آلو بخارا پختہ یا خام دے سکتے ہیں۔ تبریز تو اس بخار میں با وجہ دلذیذ دینے کے نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ تبریز مسلسل، مدر، معرق اور حرارت کی حدت کو کم کرنے والی چیز ہے۔ چھوٹی چھوٹی کچھریاں (دستنبویات) بھی اگر دی جائیں تو اکثر اس میں نقصان نہیں دیتی +

سبزیاں از قسم بقولات کہ وہ لگڑی۔ کھیرا۔ کاہر۔ کلساگ، وغیرہ دے سکتے ہیں ان مرض بخاری بخار دالوں کی غذا میں کبھی تو محض ترطیب مقصود ہوتی ہے اور کبھی تبرید و ترطیب (دونوں)۔ چنانچہ محض ترطیب کے خیال سے اس بخار کے آخر میں تہو کے باز و مرغ کے خینے۔ زردی بیضہ مرث اور حلوان کے بیجے دیتے ہیں۔ آخر ان ذکر کو متلی کی صورت میں نہ دیں۔ اور تبرید و

ترطیب کے خیال سے آتش جو وغیرہ دیتے ہیں۔ تبرید اگر مد نظر ہو تو اس میں  
افراط ہرگز نہ کریں (اور بہت زیادہ ٹھنڈا نہ ہو گز نہ پہنچائیں) خصوصاً  
نمائہ ابتداء میں تو زیادہ تبرید نہایت ہی مضر ہے۔ ہاں اگر حرارت تیز تر ہو،  
یا خون ہو کہ وہ بخار تبہ عرق یا لازمہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ تو اس صورت  
میں تبرید کافی طور پر دیجا سکتی ہے +

جبکہ بحران آجائے اور قاعدہ میں علامت نفع یعنی رسوب محدود پایا جائے  
جس کی تعریف ہم بتا چکے ہیں۔ اور مذکورہ بالا تدبیروں کی وجہ سے طبیعت مواضع کے  
خارج کرنے پر قادر ہو، تو طبیعت کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ طبیعت کی میلان  
مطابق ادارہ، اسہال، قے یا پسینہ لانے کی تدبیر کی جائے۔ طبیعت کی مخالفت  
بالکل نکرے۔ اور اگر طبیعت کا میلان کسی خاص طرف ظاہر نہ ہو تو دست آور دوا  
دیں + چنانچہ سقمونیا ایک دانگ جلاب یعنی شربت شہد کے ہمراہ دیں + یا  
ہلیدہ نمونیز مشق اور بنیوں (شکلا) چیکا سنی۔ بنج بادیاں وغیرہ کا جوشاندہ ہمراہ  
قرہ ہندی۔ تربین اور امتاس، جس کے اوزان قرابادینوں سے معلوم کر سکتے ہیں  
پلائیں + اور اگر زیادہ قوی کر نیکی ضرورت ہو تو شاہترہ اور شلا دیں + یا سقمونیا  
کر دیں + ان بخاروں میں قرص طباشیر مہل بھی دینا مناسب ہے، اسی طرح یہ نسخہ بھی مفید ہے  
نسخہ پوست ہلیدہ زرد ۴ ماشہ، شکر طبرزد (مصری) ۵ تولہ ۱۰ ماشہ،  
سقمونیا نصف ماشہ، اسے سرد پانی کے ساتھ دیں +

اسکے بعد (اسہال کے بعد) ادارہ کی طرف توجہ کریں۔ اور پیشاب لانیوالی  
دوائیں دیں، اگر استفراغ سے فراغت حاصل کر نیکی بعد بھی شدید حرارت اور بخار  
کافی سوزش اور التهاب باقی رہ جائے تو اسی صورت میں سخت مطلقاً حرارت ادویہ  
لے ایک دانگ تقریباً ۲ تولہ مطلقاً بھجانیوالی۔ حرارت کو کم کر نیوالی دوا، ٹھنڈی دوا،



دیں۔ جن کا ذکر تدبیر امراض حارہ میں ہو چکا ہے۔ اور کسی (سینہ پہ) سرولپ لگانا بھی کافی ہوتا ہے (اسی طرح معالجات کلی اور بخاروں کے عام اصول علاج میں بھی ایسی مطلقیات کا ذکر آچکا ہے) +

حمام کے متعلق ان باتوں کا جاننا ضروری ہو کہ نفع سے پہلے حمام کے نزدیک بھی نہ جائیں (یعنی اس کی بالکل اجازت نہ دینی چاہئے) لیکن نفع کے بعد یا زمانہ انخطاط میں انکے لئے بہترین علاج ہے (اور اس سے بہتر کوئی چیز نہیں)۔ اور خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو حمام کے مادی ہوں +

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رہے کہ اگرچہ نفع سے پہلے حمام کرنا نقصان دہ ہو لیکن صفرادی بخاروں میں نقصان اس قدر نہیں جبکہ دیگر حیات میں ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس بخار میں حمام معتدل ہو اور اسکی ہوا خوشگوار (یعنی زیادہ گرم نہ ہو) اور تر ہو۔ جس سے پسینہ رفتہ رفتہ آئے اور انکے دل میں سوزش نہ پیدا ہو جائے (یعنی گرمی کی شدت سے دل نہ گھبرا جائے) اور حمام کے اندر دروغین ہفتہ اور دروغین گل کو پانی میں ملا کر مالش کریں۔ زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہیں دیں۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو بار بار (مکرر کر کے) حمام کر لیں۔ اور جب حمام سے فارغ ہوں تو یک لخت باہر نہ آجائیں۔ بلکہ پہلے ٹیگرم پانی میں جب تک دل چاہے (اور خوشگوار معلوم ہو) ٹھہر جائیں۔ اور پھر جب حمام سے باہر آئیں۔ تو تیلی اور سفید شراب جس میں پانی اچھی طرح ملایا گیا ہو پلائیں۔ اور فوراً کوئی چیز اوڑھ لیں (اور سرد ہو اسے بچیں)، اس سے سخت پسینہ آئے گا اور اگر کوئی حصہ مادہ کا باقی رہ گیا ہو، تو نفع پالیکا۔ بعدہ سرد و تر غذا میں، یا اسی قسم کی سنہریاں دیجائیں +

بخار کے انخطاط کے بعد زیادہ پانی ملی ہوئی شراب دی جاسکتی ہے،

کیونکہ مذکورہ بالا شراب (جس کی حرارت پانی سے ٹوٹ چکی ہو) مرض کے  
بقیہ کو رفع کر دیگی، اور جس مادہ کا تحلیل ہونا ضروری ہے، اس سے تحلیل  
کر دیگی۔ اور چونکہ اس میں پانی کافی ملا ہوا ہوگا۔ اس لئے یہ پانی تمام اعضاء  
میں نفوذ کر کے اس شراب کی جو کچھ گرمی ہوگی، اس کی اصلاح کر دیگا۔ جس  
یہ شراب کافی سردوت و رطوبت پہونچائیگی \*  
اگر اس بخار میں سخت عوارض، مثلاً دروسر تشنگی، اور بیداری وغیرہ  
لاحق ہو جائے، تو جیسا کہ سابق میں ہم انکی تدبیریں بیان کر چکے ہیں، اس کی  
تدبیر کی جائے +

اگر بجران کے بعد معمولی سی حرارت لازمہ باقی ہو (یعنی ہر وقت رہنے  
والی حرارت باقی ہو چونکہ بخار کی نقابست کے ساتھ لگاتار پانی جاتی ہے) تو مدر  
عصارات کے ساتھ سنگین ملا کر یا سنگین میں مدر بندور (تخم مثلاً تخم خیاریں)  
اور مدر بڑیں (مثلاً بیج کاسنی) جوش دیکر پلائیں +

**غیب لازمہ** | کے علاج میں بھی غیب دائرہ ہی کے اصول کو مدنظر رکھنا چاہئے  
(یعنی دونوں کا علاج ایک ہی ہے) ہاں اس میں ایک توفیع کی حالتوں کا  
سماں نسبتاً زیادہ رکھیں (کیونکہ مادہ عروق کے اندر ہوتا ہے، اور شکل نفع پا کر  
خارج ہو سکتا ہے) +

و ویم اسپیں تبرید کا خیال زیادہ کریں اور اس مقصد کیلئے سنگین پلائیں،  
جو تخم خیاریں، اور تخم کاسنی سوتیار کی جاتی ہے۔ اور اسکے دو گنہ بعد مار اشعیر پلائیں +  
سو ویم یکہ غذا دائرہ کی بہ نسبت زیادہ زود ختم اور کم دیں (غذا میں تلحیف  
کا خیال زیادہ رکھیں) +

**چہارم** یہ کہ اسکے زمانہ ابتداء میں پہلے حقہ دیں، اور دوا کر لیں، ہاں نہ می

لہ شلاً آب برگ کاسنی، آب برگ بادیان، آب برگ کوسے، ہنر وغیرہ +

اور آہستگی کا ضرور خیال رکھیں زاور حقنوں کے استعمال میں زیادہ احتیاط کر  
کام میں) چنانچہ ابتداء میں کسی قسم کے سہل فیض کی اجازت نہیں ہو زیادہ کوزیادہ  
شربت بنفشہ یا ماء الفواکہ جیسی دوائیں دے سکتے ہیں۔ اور حقنہ محض نرم  
اور ہلکے استعمال کر سکتے ہیں +

غلب غیر خالصہ کا علاج [غلب غیر خالصہ کا علاج غلب خالصہ میں جن باتوں میں مختلف ہو  
وہ باتیں وہی ہیں، جو سرد بخاروں (بلغمی بخاروں) کو علاج میں پائی جاتی ہیں  
(کیونکہ اس بخار میں بلغمی مادہ بھی صفرار کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں بلغمی  
بخار کے اصول علاج کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں) :

(۱) غلب خالصہ میں (استفراغ کے لئے) گاہی نفع کا انتظار نہیں بھی کیا  
جاتا ہے (اور بلا انتظار نفع کے استفراغ کرا دیا جاتا ہے) اور اگر نفع کا انتظار کیا بھی جاتا  
ہے، تو کچھ بخار کے اترنے کا زیادہ انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔ ان دونوں  
باتوں کی اجازت غلب غیر خالصہ میں نہیں دی جاتی ہے +

(۲) غلب غیر خالصہ میں حام حمہ ہر (یعنی کسی صورت میں حام نہیں کر سکتا)  
کیونکہ حام سے بلغم خام ان مواد کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جو مقام عفونت میں  
(حام کی وجہ سے) آتے ہیں۔ اور ناکارہ اور متعفن خلط کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا  
ہے۔ پھر اس بلغم کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا اور کثیف حصہ باقی رہ جاتا ہے +  
(۳) تغذیہ کے متعلق مندرجہ امور کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے :

(الف) ہمیں (غذا کا طبع) نہ ہر روز غذا دیں، اور نہ ایسی چیزیں جو غذا کو قریب ہو  
(مثلاً مائے شیر وغیرہ) بلکہ مناسب ہی ہو کہ ایک دن (لطیف) غذا دیں، اور ایک دن فائدہ کو  
(ب) ان لوگوں کی غذا میں کوئی جالی اور کوئی ایسی چیز شامل نہ کریں،  
جو کسی قدر گرمی پر پہنچانے والی ہو۔ مثلاً شہد اور فلفل سیاہ +

(ج) شروع شروع میں غب خالص کی بہ نسبت غذاؤں اور غلیظ دوائیں اور پھر غب خالص کی بہ نسبت بتدریج زیادہ لطیف کردیں ۔

(د) اگر اس بنار کے شروع شروع میں تلطیف غذا کی ضرورت ہو تو بجائے نہایت لطیف غذا دینے کے زیادہ تر فاقہ کراتا چاہئے لفاقہ کرانا انتہائی تلطیف ہے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے) ۔

(ہم) اس میں مبروات کا استعمال کم کیا جائے (یعنی تبریک کم ہو چرائی جائے) کیونکہ اس مرض میں صفراء کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہوتا ہے) ۔

(۵) (اگر مادہ کامیلان مقعر کبد اور معار کی طرف معلوم ہوتا ہو، اور بلغم کا غلبہ ہو، تو) بہ نسبت غب خالص کے حقے زیادہ تیز دیے جائیں ۔

(۶) قوی سہل دینے کی صورت میں بہ نسبت غب خالص کے نفع کا انتظام زیادہ چاہئے (۷) ان کو اگر مارا شعیر ملا ہوا ہو، تو جیسا کہ غب خالص میں ہدایت کی گئی ہو، اگر

مارا شعیر ترش ہو جاتا ہو تو منفع اور محلل تو ہیں (یعنی ہاضم دوائیں) شامل کر دی جائیں، اسی طرح یہاں بھی ایسی چیزیں شامل کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ قوی منفع اور محلل چیزیں ملا کر دیں۔ چنانچہ مارا شعیر میں گاہے حسب مزاج مرین زونا، سقتر، پودینہ، باکھر، جوش ویکر دیتے ہیں۔ اگر چقدر دیں۔ تو یہ بھی انکے لئے بہتر ہے (اس کو مارا شعیر کے ساتھ پکائیں) ۔ اسی طرح آب بخود مارا شعیر کے ساتھ ملا کر دینا۔ اور آخر میں صرف آب بخود دینا مفید ثابت ہوتا ہے) ۔

غب غیر خالص کے علاج میں اولاً یہ معلوم کر لیں کہ یہ غب خالص ہے یا قدر نزدیک یا دور ہے (یعنی اس میں بلغمی مادہ کقدر ہے) پس اسی تناسب سے علاج میں بلغمی

لہ بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے ”پھر بتدریج غب خالص کی طرح غذاؤں لطیف کریں“ اسی نسخہ کو قرشی نے بہتر کہا ہے ۔

ماودہ کی رعایت کریں اور غلبہ خالصہ کے علاج سے اسی قدر اس کے علاج کو مختلف کر دیں۔ چنانچہ اگر یہ غلبہ خالصہ کے علاج سے بہت زیادہ قریب ہو تو غلبہ خالصہ کے علاج کو بہت کم مخالفت کریں (بلکہ یہ جقدر قریب ہے، ہنقدر علاج بھی اسی کو قریب ہی ناچاہئے) **فصد** اگر قارورہ غلیظ ہو تو فوراً فصد کر لیں اور اس کے بعد فصد کر لینے کے بعد (حقنہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہے گی)۔

**تے** اس بخاریں بعد از غذاء تے کرانا نہایت ہی کامیاب علاج سمجھنا چاہئے۔ اس بخار کے شروع شروع میں اگر کچھ مہل دینے کی ضرورت ہو تو گلقدہ کو پانی میں جوشدیکر اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔ یہ مہل معتدل سے قریب ہے۔ لگاتار ہم ان چیزوں کے ساتھ خیار شنبہ ملا دیا کرتے ہیں۔ اور اگر اس سے قوی مہل دینا ہو تو اس میں تہ بد کی تھوڑی سی قوت شامل کر دیں (یعنی تھوڑی سی تہ بد اس میں ملائیں)۔

**حقنہ کی فضیلت** میری رائے میں تو بجائے مسہلات پلانے کے ابتداء میں اگر حقنہ ہی استعمال کر اے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

اگر میری رائے کے مطابق حقنہ دینے کا ارادہ ہو تو ایسے حقنہ کو لیں جن میں خار خشک، بابونہ، چقدہ، قرطم، بنفشہ، سپستان، اور انجیر سے تیار کئے گئے ہوں۔ اور ان میں تھوڑی سی تہ بد ملائی گئی ہو، نیز املتاس، روغن کنجد اور بورق پڑا ہوا ہو۔ اگر بلغمی مادہ زیادہ غالب ہو، تو ایسی صورت میں مندرجہ بالا حقنوں سے بھی زیادہ تیز حقنہ دے سکتے ہیں۔

جو چیزیں انصاف ماودہ کے لئے مددگار ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو سکنجبین ہے جسکو کسی قدر گلقدہ کے ساتھ ملا کر دیں۔ اور دوسری چیز سکنجبین اصل ہے (جس میں بہت سی ٹھریں ہوتی ہیں) ساتویں روز کے بعد

جو شانہ آستین جیسی چیز دیں۔ چنانچہ اس میں دونوں قوتیں یعنی تلطیف مادہ اور تقویت مادہ موجود ہے (یعنی یہ تلطیف مادہ بھی ہے۔ اور مقوی مادہ بھی)۔ اسی طرح عرق بادیان یا عرق کرفس میں سکجین حل کر کے دیکھتے ہیں۔

چودہ روز گزرنے کے بعد قرص درد منیر کے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر مرض طول پکڑتا ہوا معلوم ہوتا ہو تو قرص غاف یا طبع غافٹ کے بغیر چارہ نہوگا۔ نیز ضروری ہے کہ شرا سیف کے آس پاس (گرم ٹکڑے سے) گرمی پہنچائیں۔ اور اسی قسم کا ضاد بھی لگائیں۔ اور مراقبہ شدہ حکم میں کمپاوت اور تناد محسوس ہو تو وہاں ایسی دواؤں کا لہپ لگائیں جو منفع بھی ہوں اور مرضی بھی۔

جب یقین ہو جائے کہ مادہ میں (نفع کافی ہو چکا ہے تو پھر سہل یا درود یہ استعمال کریں۔ اور اگر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہو تو) کوئی پودا نہ کریں۔

سہل کے چند اچھے نسخجات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں: (۱) یا راج ۵ درم (۱۰ ماشہ) تر بدہ درم (۲۴ ماشہ) آب برگ کا ہوسہنر اور غافٹ ہر ایک ۳ درم (۱۰ ماشہ) تخم کرفس۔ ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلہ ہر ایک ۵ درہم (۱۰ ماشہ) سب کو باریک پسکر آب کرفس میں گولیاں بنالیں۔ خوراک، ماشہ۔

(۲) غافٹ۔ آستین۔ ہلیلہ کابلہ۔ ہر ایک ۵ درہم (۱۰ ماشہ) تخم تربوز تخم خیار زردہ تخم خیار تخم کرفس۔ شکائی۔ باد آرد۔ ہر ایک ۱۰ درم (۳ تولہ ۱۱ ماشہ) تر بدہ ایک درم (۳ ماشہ) خیار شنبہ درم (۲۱ ماشہ) سوز منقی ۲۰ عدد سپستان ۲۰ عدد خیزرہ ۱۰ عدد گلقد جو گل فارسی سے بنایا گیا ہو ۱۵ درم (۴ تولہ ۴ ماشہ) طریق معروف کے

لے قوتیں درد منیر کا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے۔

مطابق (یعنی بجز خیار شنبر اور گلقد سب کو) ہموڑن پانی میں جو شدیکر بعد ایک بڑا پیالہ بھر لیں اور تھوڑا سا ستقونیا اصفافہ کریں (اور پلا دیں) +

کبھی سہل کے لئے ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہر ایک لحاظ سے قوی اور ایک لحاظ سے ضعیف ہو۔ یعنی قوی اس لحاظ سے ہو کہ کڑوح سے کڑوح خلط کا تنقیہ کر کے (اور لیسار و غلیظ مادوں کے خارج کرنے پر قادر ہو)۔ اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ کیا رنگی زیادہ استفراغ بھی نہ کر سکے۔ بلکہ ہم رفتہ رفتہ ایسی دوا سے تمام خلط کا تنقیہ کئی بار میں کر سکیں جس سے مرین یک تخت کمزور نہ ہو جائے۔ ایسی دوائیں وہ ہوتی ہیں جو تھوڑی تھوڑی ہی دیا جاسکتی ہیں۔ اور کٹھی بہت سی بھی (اگر کم دست لانا چاہیں تو تھوڑی مقدار میں دے سکیں۔ اور زیادہ دست لانا منظور ہو تو زیادہ مقدار میں پلائیں)۔ اسکی تھوڑی مقدار ہی دست آسکین اور بڑی مقدار ہی اسکی تھوڑی مقدار تھوٹے سر دی مادہ کو خارج کرے۔ اور اسکی بڑی مقدار بہت سے روی مادہ کو نکال سکے + کیونکہ جو شاذ و نادر کی تھوڑی مقدار سے عموماً کوئی فعل حاصل نہیں ہوتا (یعنی جب تک کافی مقدار میں نہ پلائیں۔ ایک بھی دست نہیں آتا) اس لئے ہم نے ایک عمرہ نسخہ تجویز کیا ہے (جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہے)۔ نسخہ: تتر بد نیم درم ۱۰ ماشہ (یا اس کو کم و بیش حسب ضرورت ستقونیا تقریباً ایک طسوج (دو جو) یا کچھ زیادہ لیکران دونوں چیزوں کو گلقد مذکور (گلقد گل فارسی) میں ملا کر اور معجون بنا کر کھلائیں +

(۲) اسی طرح غاریقون اور ستقونیا اسی طور پر لیکر (یعنی غاریقون ۱۰ ماشہ اور ستقونیا دو جو لیکر) اور گلقد میں معجون بنا کر دیں +

(۳) یا ستقونیا دو جو لیکر ایک اوقیہ (۳۲ ماشہ) تازہ گلاب کے عصا ہ میں یا شربت درد میں حل کر کے دیں +

لے پانی کا وزن کم ہے، اس لئے اس میں زیادہ کر سکتے ہیں + غایۃ الفہوم -

## محی محرقہ تب محرقہ

اسکو روزانی میں فائوسوس کہتے ہیں +

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں (۱) محرقہ صفراوی (۲) محرقہ بلغمی +

**محرقہ صفراوی** ایسے صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ جو اندرون جسم کی کُل رگوں میں، یا خاصکے دل کے قرب وجوار کی رگوں میں، یا فم معدہ کی، یا کبد کی رگوں میں بہت زیادہ متغفن ہو جاتا ہے +

**محرقہ بلغمی**۔ بقراط نے ”ابنذیمیا“ میں لکھا ہے کہ اسکا سبب بلغم شور ہوتا ہے۔ جو دل کے ارد گرد کی رگوں میں متغفن ہوتا ہے۔ بلغم کے شور ہونے کی وجہ تم کو معلوم ہی ہے کہ تیز صفراء کے ساتھ جب مائیت بلغم (رقیق بلغم) ملتی ہو تو بلغم شور پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو صفراء متغفن ہوتا ہے، وہ (احتراق کی وجہ سے) رماؤ لگی ہوتا ہے، جو بہت سی مائیت سے ملا ہوا ہوتا ہے +

چونکہ محرقہ کے اعراض غیب کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ اسکی مدت غیب کی بہ نسبت بہت کم ہو +

**استعداد** بوڑھوں کو یہ بخار بہت کم آتا ہے۔ اور اگر انکو یہ بخار آ جائے تو بچنے کی امید نہیں۔ کیونکہ اول تو یہ بخار بوڑھے اشخاص کو جب تک کہ سبب قوی نہ ہو عارض ہی نہیں ہو سکتا، اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انکے قوی کمزور ہوتے ہیں۔ ہاں یہ بخار بچوں اور جوانوں کو بہت زیادہ عارض ہوا کرتا ہے۔ مگر چونکہ بچوں میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں یہ بخار نسبتاً خفیف ہوتا ہے، اور جب یہ بخار بچہ کو آتا ہے۔ تو سر کی طرف بخارات چڑھنے کی وجہ سے اکثر غنودگی اور نیند زیادہ آنے لگتی ہے +



بقراط کا ہیستیاں | اسی محرقہ کے بیان میں بقراط نے (ایک ایسا گول اور پیچیدہ قول) لکھا ہے جس کے دو معنی ہو سکتے ہیں (بقراط کی عادت ہیستیاں کرنے کی مشہور ہے) جسے تپ محرق میں رعشہ عارض ہو جائے اس کا رعشہ اختلاط ذہن کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے (یہ پہلا مفہوم ہے) یا یہ کہ رعشہ کی وجہ سے اس کا اختلاط ذہن دور ہو رہا ہو (یہ دوسرا مفہوم ہے) اگر پہلا مفہوم لیا جائے یعنی تپ محرقہ میں اگر کسی کو رعشہ ہو اور بددعا (اختلاط ذہن) شروع ہو جائے تو اس کے رعشہ کو آرام ہو جائیگا کیونکہ بددعا اسی کی صورت میں دماغ اور اعصاب گرم ہو جاتے ہیں (اور رعشہ کا سبب بددعا ہوا کرتا ہے) اسلئے گرمی دماغ و اعصاب کی وجہ سے رعشہ دور ہو جائیگا) ۛ

اور اگر دوسرا مفہوم لیا جائے۔ تو یہ مطلب ہو گا کہ اگر کسی تپ محرقہ والے کو فحلاط  
ذہن ہو، اور اسکے بعد عشاء شروع ہو جائے۔ تو چونکہ موائے دماغ سے اعصاب  
کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ اس لئے اس کے اختلاط ذہن کو آرام ہو جائیگا +  
عموماً تپ محرقہ تپ ہو کر یا دست ہو کر یا نکسیر پھوٹ کر ختم ہوا کرتا ہے +

علامات] یہ بخار مسلسل چڑھا رہتا ہے۔ اسکے فترتے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اعراض نہایت سخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ زبان کھردری شروع شروع میں زرد اور پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور بجز بھران کی کسی وقت پسینہ نہیں آتا۔ تشنگی بستاواہ ہوتی ہے۔ بقرط نے لکھا ہے کہ "اگر تشنگی وا اور ہلکی سی کھانسی شروع ہو جائے۔ تو تشنگی بڑھ ہو جائیگی۔" غائبانہ کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ کھانسی شش (کی خشتی) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کھانسی کی صورت میں دونوں شش متحرک ہونگے۔ تو کم رنجوبی کی گھڑیوں (غذ خالیہ) سے رطوبت بیگی جس سے یہ تر ہو جائینگے۔ اور کھانسی رنج ہو جائیگی۔

اس بخار میں حرارت جس قدر اندرونی حصہ بدن میں ہوتی ہے۔ اسکی نسبت

اس فقرہ - بخار کے کم ہونے کا وقت ہے۔

بروزی حصہ بدن میں کم ہوتی ہے۔ اس میں اعضا شکنجی بھی دیکھ۔ بخاروں کی بہ نسبت کم ہوتی ہے +

تب محرقہ کا سبب اگر عفا ہو تو مندرجہ ذیل تیسہ اعراض زیادہ سخت ہوتے ہیں: بیداری، بقراری، سوزش، بدعواسی، نکسیر۔ ورنہ سرکنٹھی کی میسن آنکھوں کا اندر ٹھس جانا۔ خاص صفر کے (نزدیک) دست آنا۔ بھوک کا مرجانا + اگر محرقہ شیرخوار بچوں کو ہو جائے تو دودھ نہیں پیتے۔ اور اگر دودھ پی لیں تو ان کے معدہ میں دودھ خراب اور ترش ہو جاتا ہے +

**علاج** غلبہ نالص کے علاج کے متعلق جو باتیں تحریر ہو چکی ہیں انکو بیان بھی ملحوظ رکھیں۔ اگر کثرت مادہ کی وجہ سے ہلکے استفراغ کی ضرورت ہو تو بلدی کوئی ملین دیں۔ لیکن استفراغ کامل تو بغیر نفج کے برگز نہ کریں۔ قصد لینے سے گاسے سوزش تیز نہ جاتی ہے، ہاں اگر غلبہ خون کی علامات ظاہر ہوں۔ قادمہ سرخ اور مکدر ہو، تو ایسی صورت میں قصد سے ناگزیر ہوتا ہے +

جہاں تک ممکن ہو، غذا نہ دیں۔ یا نہایت لطیف اور کم دیں یعنی تب محرقہ میں لطیف غذا کی ضرورت شدید ہے، اور اگر دیں تو وہ جس طرح بالقوہ سرد ہو، اسی طرح اسے بالفعل بھی سرد ہونا چاہئے + لیکن اگر مریض کے مدد حال ہو جانے کا خوف ہو، تو خواہ انکو بھوک نہ بھی ہو، غذا دینی چاہئے، خصوصاً ان لوگوں میں جن میں (مخلخل بدن اور کشادگی مسام کے باعث) زیادہ تحلیل کا خوف ہو۔ کیونکہ عموماً ایسے لوگوں کو بلیموس ہو جاتا ہے۔ یعنی انکو بھوک کا احساس نہیں رہتا +

تلمین بھی غلبہ نالص کی بہ نسبت اس کے اوائل میں زیادہ قوی ہونی چاہئے، اعراض تیز بخاروں کے متعلق جو کچھ تدبیریں اور ہدایتیں لکھی گئی ہیں۔ ان کی طرف

پوری توجہ کرنی چاہئے۔ جبکہ بخار کسی قدر ہلکا ہو کر کسی قدر کمی کا وقت ہو تو آپ زلال قمر ہندی جس میں مقوڑا سا کافور بھی پڑا ہوا ہو، پلا کر سلا دیں۔ اور میں انکے لئے یہ بھی بہتر سمجھتا ہوں کہ انکو سکنجبین، یا شیر و تخم خرفہ، یا شیر و تخم کاسنی دیں۔ تر بوڑ انکے لئے نہایت ہی بہتر ہے۔ جو شرائط ہم نے بخار و نکلے علاج کے تذکرہ عمومی میں بیان کئے ہیں، موجود ہوں تو سرد پانی پلایا جائے، اور جبکہ کوئی مانع نہ ہو تو سر پانی استدر پلا سکتے ہیں کہ جسم کا رنگ سبز ہو جائے۔ چونکہ حواس کے خراب ہو جانے کو گاہی انکو پیاس کا احساس نہیں رہتا۔ اسلئے بغیر طلب کنو بھی سرد پانی گھونٹ گھونٹ ہر وقت پلاتے رہیں۔ خصوصاً جبکی زبان خشک نظر آ رہی ہو۔

اس بخار کے سخت عوارض کی طرف پوری توجہ کریں، اور جو تدبیریں ہم نے لکھی ہیں، ان سے انکا علاج کریں۔ مناسب ہو کہ ہا شک ممکن ہو کمسیر کی افراط نہ دیں۔ کیونکہ اس میں بہت ہی خطرہ ہے۔ اسی طرح ان کے تنفس کا بہت ہی خیال رکھیں۔ اور انکے سینہ کی خوب حفاظت کریں۔ اور اسکو تشنج سے بچائیں۔ علی ہذا دماغ کی حفاظت کیلئے سر پر سرکہ۔ روغن گل۔ مندل۔ نگلاب و کافور وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں۔ یا ان جو شانہ دوں (دوسریہ) لٹول کریں جتنا ذکر حیات حادہ کے عام معالج میں آچکا ہے۔ اگر بخاری کی شکایت زیادہ ہو جائے تو ہلکی تدبیر کریں۔ چنانچہ اگر ضرورت ہو تو بلا خوف و خطر شربت خشتاش سفید اور اگر زیادہ ضرورت ہو تو شربت خشتاش سیاہ پلائیں۔ اور انتہا کے زمانہ میں جو اقراص انکے لئے مفید ہیں وہ دیں۔ مثلاً اقراص کافور۔ اسوقت میں انکے لئے یہ بھی مفید ہو سکتجبین ۲۵ درہم (۲ تولہ ۰۳ ماشہ) سے ۳۵ درہم (۱۰ تولہ ۱۲ ماشہ) تک ہوا شیرہ تخم خیار، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خرفہ، برائیک، ماشہ سے لے سکتے ہیں۔ سکنجبین کی مقدار طبیب کی رائے کو مطابق ہونی چاہئے۔ مشکل کی مقدار

اس سے کم استعمال کی جاتی ہے + مترجم  
اور اگر دست آرہے ہوں تو اقرا ص طباشیر قابض دیں۔ ایک چمچ قرص کا یہ  
فسخہ بھی مفید ہے: طباشیر، ماشہ، گیل، مسخ، ماشہ، زعفران، رقی، تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔  
تخم کاسنی ۱۰ ماشہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں، ماشہ۔ تخم خیاردہ، ماشہ، صندل ۱۰ ماشہ۔  
رب السوس ۳ ماشہ، نشاستہ ۳ ماشہ، کافور ۶ رقی۔ سب اشیاء کو کوٹ چھانکر  
بطریق معروف قرص بنالیں۔ خوراک، ماشہ +

فسخہ دیگر: گیل، مسخ ۱۴ ماشہ، تخم خیاردہ، ماشہ، تخم خرفہ، ماشہ، تخم خیاردہ  
۷ ماشہ، تخم خرفہ، ماشہ، زعفران ۸ رقی، کافور ۶ رقی، گوند بول ۳ ماشہ، نشاستہ  
۳ ماشہ، اکثیر ۳ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، مذکورہ بالا اشیاء کو کوٹ چھانکر  
قرص بنالیں۔ خوراک، ماشہ +

جب یہ بخار اچھی طرح اور نمایاں طور پر اتر جائے۔ تو حام کر لیں۔ جس کا  
یاقینی نسبتاً سرد ہو۔ لیکن جن کو تپا محرقہ نمکین بلغم سے ہو، میرے خیال میں انکے  
لئے حام زیادہ سودمند ہوگا +

## حمی دموی۔ دموی بخار

جالیئوس کا قول جالیئوس حمی دموی کا منکر ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عفونت خون  
حمی دموی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کا گمان یہ ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو وہ  
صفرا بن جائیگا۔ اور وہ خون نہ رہے گا۔ اسلئے جو بخار خون کے متعفن ہونے سے  
آئیگا وہ دراصل دموی نہ ہوگا، بلکہ صفراوی ہوگا، یعنی وہ یا غلب ہوگا، یا محرقہ ہوگا  
اس کا علاج جی صفراوی بخار کے اصول علاج کے مطابق کرنا چاہئے +

یہ قول جس طرح بقراط کے قول کے خلاف ہے، اسی طرح واقعہ کو بھی خلاف ہے۔

اس مسئلہ میں جو جالینوس (جیسے فاضل طبیب) نے غلطی کی ہے، اس کا بڑا سبب اعتبار کا یہ قول ہے (جو عام و خاص میں مشہور ہو گیا ہے) کہ خون جب کبھی متعفن ہوگا۔ تو صفراء بن جائیگا؟ اس مقولہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(۱) یہ کہ خون متعفن ہو کر بالآخر صفراء بن جائیگا۔ یعنی خون عفونت کے بعد صفراء بن جائیگا۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ جب لکڑی جلے گی تو راکھ بن جائیگی۔ یعنی جلنے کے بعد راکھ بن جائیگی +

(۲) خون حالت عفونت میں صفراء بن جائیگا۔ جیسا کہ اگر کوئی یہ کہہ کر لکڑی گرم ہونے کی حالت ہی میں (جلنے کی حالت ہی میں) راکھ بن جائیگی۔ اب ہمیں ان دونوں مفہوموں میں غور کرنا چاہئے۔ چنانچہ اول الذکر معنی تین وجوہ سر غلط معلوم ہوتے ہیں:

(۱) خون جب متعفن ہوتا ہے تو بعد العفونت اس کا رقیق حصہ صفراء اور کثیف حصہ سودا بن جاتا ہے۔ سائے کا سارا صفراء ہو کر گز نہیں بنتا (تو پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو صفراء بن جائیگا۔ کیونکہ یہاں تو صفراء حصہ صفراء اور صفراء حصہ سودا بنے گا) +

(۲) خون متعفن ہونے کے بعد صفراء بنو یا کچھ اور ہم کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے نظر تو خون کی حالت عفونت میں ہی نہ کہ عفونت کے بعد کی حالت میں (کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعفن خون سے حمی دمو یہ پیدا ہوتا ہے) +

(۳) اگر ہم مان لیں کہ خون عفونت کے بعد صفراء بن جاتا ہے تو اس سے یہ کیسی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ صفراء بھی متعفن ہو اور اس سے بخار بھی آئے (جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے کہ خون کی عفونت سے صفراء ہی بخار پیدا ہو جاتا ہے) کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو چیز عفونت سے پیدا ہو، وہ خود بھی متعفن ہو، کیا تم کو معلوم نہیں ہے؟

کہ بہت سی چیزیں متعفن ہوا کرتی ہیں، جس کی رقیق و کثیف حصوں الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مزید رقیق حصہ متعفن ہوتا ہے اور نہ کثیف حصہ یعنی متعفن چیز کی پیدا ہونے کی باعث انہیں عفونت کا ہونا ضروری نہیں ہے اور چنانچہ کندی کی کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو خود متعفن نہیں ہوتے) اور اگر یہ مان لیا جائے کہ متعفن مادہ کی جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کا بھی متعفن ہونا ضروری ہے، تو خون کا کثیف اور مادی حصہ بھی متعفن ہوگا۔ اور اس کی (مفرد) بخار کے علاوہ) نمی شواہ یہ بھی پیدا ہونا چاہئے۔ (پھر کیڑے کی صحیح ہو سکتا ہے کہ خون کے متعفن ہونے سے جو بخار پیدا ہوگا۔ وہ غلب یا محرکہ ہی ہوگا) +

دوسرے معنی بھی باطل اور صحیح غلط ہیں (یعنی یہ بھی غلط ہے کہ خون بحالت عفونت صفراء بن جائے) کیونکہ عفونت در اصل کون و فساد کا ایک ستہ ہے۔ یہ راستہ (کم و بیش) ایک زمانہ میں طے ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی فوری اور آنی چیز نہیں کہ خون متعفن ہوتے ہی صفراء بن جائے، ہاں اس راستہ کو طے کرنے کے بعد خون کا صفراء کی شکل میں ل جانا ایک فوری اور آنی امر ہے۔ زمانی نہیں ہے۔ مگر عفونت ایک ایسا فساد ہے، جو خون میں عارض ہوتا ہے۔ در آنحالیکہ وہ خون خون ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بلغم میں بحالت بلغم ہونے کے عارض ہوتا ہے۔ یعنی حالت عفونت میں یہ بلغم نہ سودا بنا ہوتا ہے۔ اور نہ صفراء؛ ہاں یہ ممکن ہے کہ تکمیل عفونت کے بعد انجام کار یہ بلغم سودا یا صفراء بن جائے (الغرض حالت عفونت میں خون کا صفراء ہونا کسی طرح سے ثابت نہیں ہو سکتا اور خون متعفن ہو کر خون رہتا ہے، اور اس سے دوسری بخار ہو سکتا ہے) لہذا بقراط کی یہ رائے کہ خون کی عفونت سے گا جو بخار پیدا ہوتا ہے، بالکل صحیح ہے (اور جالینوس کا خیال بالکل غلط ہے) +

**اقسام** دموی بخار کی دو قسمیں ہیں (۱) حمی عفونت (۲) حرارت اور غلیان کا بخار (جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے) جس کا نام بقراط نے سو فوس

بھی رکھا ہے جس کا ترجمہ عربی میں مطبقہ (بخار لازم) ہے بعض لوگوں نے اس بخار کا نام شاپہ قویہ (طاقتور جوان) بھی رکھا ہے +

سونف کے اسباب عمر ما اس بخار کے مادہ میں غلیان و جوش عروق کے سبب مکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو رگوں میں حرارت کو گھونٹ دیتے (اور نفس سے روک دیتے) ہیں۔ لیکن کبھی اور اسباب سے بھی ہو جاتا ہے، جو کہ حیات یوم کے اسباب سے کچھ زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ یہ بخار بھی یوم اور جمی عفونت کے درمیان حد مشترک ہے (یعنی اسکی حدت و شدت ان دونوں بخاروں کے درمیان ہوتی ہے) چنانچہ جمی یوم میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ اس میں حرارت کا ابتدائی تعلق خلط کے ساتھ ہوتا ہے اور جمی یوم میں ارواح کے ساتھ۔ اور جمی عفونت میں اور اس بخار میں یہ فرق ہے کہ اس میں عفونت نہیں ہوتی + یہ ایک تیز بخار ہے جسکو ہم نہ جمی یوم کہہ سکتے ہیں نہ جمی عفونت، نہ جمی دق + اکثر یہ بخار تپ عفونت یا تپ دق میں بدل جاتا ہے۔ جاہلینوس نے اس بخار کو اکثر حمیات یوم کے قبیلہ سے شمار کیا ہے + اس کا یہ بھی خیال ہے کہ دوسری بخار اور کسی بخار کے ساتھ مرکب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب خون متعفن ہوگا تو سب خلطوں کا متعفن ہونا ضروری ہے (پھر ترکیب کیا معنی جاہلینوس کا یہ خیال اسکے بعض مذاہب سے مختلف اور متناقض ہے مثلاً پہلے تو جاہلینوس جمی دم کا سرے سے منکر تھا۔ اور یہاں اس نے حامے دم کے متعلق ترکیب اور عدم ترکیب کی بحث چھیڑ دی) لیکن ہمیں اس قصے کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ اس سے ٹیبیک کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا +

اسباب جمی دوسری عفونی اس بخار کا سبب املا و دوسری یعنی خون کی کثرت اور رسدہ ہونا

سہ جاہلینوس کی اصطلاح ہے کہ رگوں میں جو کچھ موجود ہے، وہ سب خون ہے۔ اور بکل ہی تقریباً یہی خیال جاری ہے +

جو عموماً (بمقامہ) ورزش سے پیدا ہوتا ہے۔ نفع و صوابیکہ ورزش کرنا اور کھانا عادی نہ ہو۔ اسی طرح تنقید کو ترک کرنا۔ اور بہتر نہت ورزش کرنا اس بخار کا سبب بن جاتا ہے۔  
 کبھی ترمیمہ جات کے کھانے سے خون میں مائیت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے خون متعفن ہو جاتا ہے (اور اس سے یہ بخار پیدا ہو جاتا ہے) یا اس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے، جو خون کو عفونت کے لئے آمادہ کر دیتی ہے جیسا کہ گلکڑی، کھیرا، کشرنی (ناشیانی) وغیرہ کے زیادہ کھانے سے ہوتا ہے +

یہ بخار مسلسل چڑھتا رہتا ہے (لازم کی صورت میں ہوتا ہے) اور اس میں فرق نہیں ہوتا کیونکہ مادہ اس میں عام اور ہر جگہ پیدا ہوتا ہے (یعنی خون کی مقدار بدن میں کثیر ہے) یہ بخار بحران تک یا موت تک مسلسل قائم رہتا ہے +

**اصناف** (اسکی تین قسمیں ہیں: متناقضہ (گھٹنے والا) متزائدہ (بڑھنے والا) واقعہ (ظہر ہوا) +

**متناقضہ** سب قسموں سے یہ کم خطرناک ہے۔ اس میں دن بدن بخار کم ہوتا جاتا ہے۔  
 کیونکہ اس میں بہ نسبت تعفن کے تحلیل زیادہ ہوتا رہتا ہے (یعنی نیا مادہ بقنا متعفن ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ پہلا متعفن شدہ مادہ تحلیل ہوتا رہتا ہے) +

**واقعہ** یہ ایک سی حالت پر قائم رہتا ہے۔ پناچہ کبھی مسلسل ایک ہفتہ تک یکساں چڑھتا رہتا ہے +

**متزائدہ** یہ سب قسموں میں نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس میں تحلیل و تعفن زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بخار دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے عموماً ساتویں روز بحران ہو کر یہ بخار اتر جاتا ہے۔ اختتام میں کبھی مادہ کے اخراج کا پتہ چلتا ہے اور کبھی نہیں دیکھتا اس کا خاتمہ محسوس استفرغ سے ہوتا ہے، اور کبھی غیر محسوس سے) +

کبھی یہ بخار محرقہ اور سرسام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور کبھی ترمیمہ زیادہ ہوتا ہے



غیر غس پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی خسرہ یا چیچک کی طرف اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ اگر اس بخار میں غنودگی اور نیند زیادہ ہو پیٹ پھول جائے، اور اس کے ٹھونکنے سے دھول کے مانند آواز سنائی دے، اور باوجود دست جاری کر نیکی نفع نہ جائے، مریض نہایت بے قرار ہو، اور دوستوں سے کسی طرح کا فائدہ نہ ہو، پھر سبز رنگ کے چوڑے چوڑے دانے (حُصَّہ) نکل آئیں، تو یقین کر لینا چاہئے کہ مریض کی موت قریب ہے۔

**علامات** | خون کے بخار کی علامت یہ کہ بخار لازمی ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ درمیں پھول آتی ہیں کپتیاں اُبھرتی ہیں۔ اور خون کا پورا پورا انتشار معلوم ہوتا ہو بخار کے ساتھ نہ لرزہ ہوتا ہو، اور نہ پسینہ آتا ہو، ہاں بچان کو وقت پسینہ آتا ہو اکثر ناک میں اور آنکھ میں غارش معلوم ہوتی ہو سانس میں تنگی ہوتی ہو کبھی مریض غنودگی (سبات) غالب ہو جاتی ہے۔ اور مریض آسانی سے گفتگو نہیں کر سکتا، بات کرنے میں دشواری لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ علامت اچھی نہیں ہو کبھی ان لوگوں کو درم معلق۔ درم لڑتین اور درم لہا کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور آنکھوں سے اشک بہتے ہیں۔ اس بخار کی حرارت مقدار میں زیادہ لیکن پانی کے گرم بخارات کی، یا حمام کی حرارت کے مانند نرم و تر ہوتی ہے۔ محرکہ کی حرارت کی طرح خشک (خشنی) نہیں ہوتی نہیں غلیظ لیکن، قوی، ممتلی، سرخ، اور نہایت متواتر ہوتی ہے۔ قدرے اس میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کی سرعت اس کا اقتلا، محرکہ اور غلب کی نسبت بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی حرارت محرکہ جیسی تیز نہیں ہوتی۔ اگر یہ بخار عفونتِ دم سے ہو تو اس کی حرارت اور اس کے اعراض (مقابلہ سونوخس کی زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اور اس کا علاج بھی نسبتاً مشکل ہو۔ اور یہ محرکہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ خون کے رقیق یا غلیظ ہونے کا پتہ نو اس خون سے چل سکتا ہو، جو ربول،

براز وغیرہ کے ساتھ) خارج ہو کر تاسہ +

سو نوخص یعنی حمی و موسیٰ غلیانی شروع شروع میں تو حمی یوم کر مشابہ ہوتا تھا ہاں اسکی حرارت بنسبت حمی یوم کے تکلیفنا اور لذت میں کم ہوتی ہے۔ اس بخار میں (دل میں) جلن محسوس ہوتی ہے۔ سانس پھولنے لگتا ہے (ربو ہو جاتا ہے)۔ قلب کے ارد گرد اس کے مادہ کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے + لیکن حمی و موسیٰ غلیانی اکثر اوقات (تمام بدن میں) بالکل یکساں رہتا ہے۔ یا یکساں کے قریب ہوتا ہے +

اگر یہ بخار کسی اور مرض مثلاً خناق، اور ام حلق، ورم لوزتین وغیرہ کی علامت متعلق ہو جائے تو ان امراض کی علامات جو کہ ہر مرض کے باب میں بیان ہو چکی ہیں موجود ہونگی اگرچہ ایک نکلنے والی ہوگی تو اسکی علامات نمایاں ہونگی جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر سر سام، دورہ سر اور ہندیان شروع ہوگا تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اسکی علامات پیدا ہونگی + اگر یہ بخار طول پکڑے گا تو نفع کے آثار دیر میں نمودار ہونگے۔ چہرہ پر لاغری کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور اس کی حالت زما تیزید و توف اور غلط طبع کے اندر اس قدر مختلف ہوگی کہ یہ بخار مفرہ جیسا معلوم ہوگا (جس میں کمی بیشی ہو کر کرتی ہے) یہ اختلاف اس امر کی دلیل ہے کہ بدن خام خلط سے بھرا ہوا ہے +

بحران کی مدت کا پتہ نفع کی علامتوں کے ظاہر ہونے سے چلا کر تاسہ + اگر تیسرے یا چوتھے روز تک نفع کے آثار نمودار نہ ہوں۔ تو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا بحران ساتویں روز ہوگا۔ عموماً اس بخار کے بحران چوتھے ہی روز ہو کر تے ہیں +

علاج اس بخار کے علاج میں تین باتیں مدنظر ہونی چاہئیں (۱) خون اس قدر نکالا جائے کہ مرینین پر غشی کے آثار نمودار ہو جائیں +

(۲) اگر خون نہایت رقیق ہو، اس میں پانی یا صفر ملا ہوا ہو، تو سرد

چیزیں کھلا کر خون کو گاڑا کیا جائے۔ اور اگر خون غلیظ ہو، مرینین مغلفات

کا استعمال کرتا رہا ہو۔ اور خام خلط کی پیلا کرنے والی اشیاء کھاتا رہا ہو تو خون کے رقیق کرنے کی تدبیر کریں۔

(۳) بخار پیدا کرنے والا جو مادہ ہے، اس کو نفع دیکر تحلیل کر نیکی تدبیر کریں۔  
استفراغ اور تنقیہ کرنا چاہیں تو ہاتھ کی نصیب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے پس جو سوت چاہیں (خواہ خزاں ہو، یا بہار، یا موسم گرما) فصد لے لیں۔ نہ تو نفع کے انتظار کی ضرورت ہو۔ اور نہ بھران کے وقوع کی حاجت۔ ہاں اگر مریض کو تخم ہو تو اس وقت پہلے اسکو منہ دھو جانے دیا جائے، اور تخم (کے مادہ) کو نکال دیا جائے۔ اگر بخار برابر قائم ہے تو فصد کرتے رہو یہاں تک کہ مریض غشی کے قریب ہو جائے۔ یا یہ کہ وقتی غشی طاری ہو جائے۔ دوسری صورت اس وقت مناسب ہو جبکہ بدن قوی ہو کیونکہ دیگر مہذات کی طرح غشی سے بھی قوی مزاج میں بہودت پیدا ہو جاتی ہے (جو اس بخار کے لئے نہایت مناسب ہے۔ مگر کمزور لوگوں میں غشی سے موت کا خطرہ ہے)۔ کبھی محض فصد اور سرد پانی پلانا ہی اس بخار میں کافی ہو جاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ فصد میں یک نخت زیادہ خون نہ نکال لیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ فصد لیتے رہیں بشرطیکہ عجلت کی کوئی وجہ نہ ہو، کیونکہ گاہ غشی کے قریب تک پہنچانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اس کو کم ہی میں کام چل جاتا ہے۔ کبھی فصد بالغ کے بعد جس میں خون کافی نکال لیا گیا ہو فوراً صفراوی دست یا پسینہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پسینہ کو بوجھتے رہیں۔ تاکہ پسینہ مسلسل بہتا رہے۔ یہ بسا اوقات ایسی تدبیر سے شفا رکھلی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسی فصد جو کچھ ضعیف یا غشی باقی رہ جائے۔ لطیف غذا کھلا کر اور آرام پہنچا کر اسکا تدارک کریں۔ مناسب ہو کر قبض ہمیشہ کھولتے ہیں (میں دیتے رہیں) اس مقصد کے لئے آب انارین۔ آب انار شیریں۔ یا آب انار میخوش یا زیادہ شیر خشک والی وغیرہ دیں۔ اور وہ بلکہ اشیاء استعمال کریں جو مہینے پہلے تھے ہیں۔ جب نفع کو آنا نظر ہو تو

لگیں تو اس وقت کا ہے بلبلہ شاہترہ۔ امتناس وغیرہ کے سہل کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ اگر کسی وجہ سے ہاتھ کی نصہ نہ لے سکیں۔ تو پیشانی کی دریدہ کی نصہ لے لیں۔ یا ریشاؤں کے درمیان پھینو نگو ساتھ سنگھیاں لگو آئیں۔ اور اگر کسی سبب مانع سے یہ بھی نہ ہو سکے (مثلاً تو میں نہ حال ہوں۔ یا شدید غشی ہے) تو جن دواؤں کا تپ محرقہ کے علاج میں ذکر ہو چکا ہے، انکا سہل دیں، تبرید ہو چکا تھکے لئے ایسی دوائیں استعمال کریں۔ جو از قلم مفتحات، مقطعات اور متلی میں سکون بخشنے والی ہوں (مثلاً کبجین بزوری شربت عنب، شربت انا، وغیرہ) اگر نصہ لینے سے غشی ہو جائے تو تدریجاً شش انگور کے پانی میں روٹی بھگو کر کھلائیں۔ اور اگر خود بخود نکسیر بہوٹ جائے تو جب تک غشی کی ذہن نہ ہو نیچے اسے بند نہ کریں۔

خون کو اگر گاڑا کر یا اگر نامنظور ہو تو رُب عنب یا غیرہ دیں، رُب عنب بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ رُب عنب ۱۰۰ اوروں میں سیر پانی میں جو شہدیں یا انک کے تیل حصہ باقی رہ جائے، اور پھر شکر کے ساتھ اسکا قوام کر لیں۔ جب قدر شکر کم ہوگی اسی قدر بہتر ہے۔ کبھی اسی فائدہ کے لئے مسور کو تیز اور ترش کر کے میں چکا کر کھلاتے ہیں۔ رُب عنب یا جرم مسور کے استعمال میں نہایت احتیاط ہونی چاہئے۔ ایسا نہ کہ خون گاڑا ہو۔ اور رُب عنب اور مسور کھلا دیں جس سے خون اور بھی زیادہ غلیظ ہو جائے گا۔ تبرید کے لئے آب مسور آب کامزدیں، جس کو برف سے سرد کر لیا گیا ہو۔ ٹھنڈا پانی پلائیں بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو، بسا اوقات اتنا سرد پانی پلانا پڑتا ہے کہ بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بدن کا رنگ سبز ہو جاتا ہے جس سے گاہے شفا رکلی حاصل ہو جاتی ہے، اور گاہے اس تدریجی بھاری بخاری بخاریں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور پھر قرص گل (قرص ورد) وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے۔ اس علاج کے موجد دراصل بعض متقدمین ہیں۔ لیکن بعض متاخرین نے اس کو اپنی طرف منسوب

کر لیا ہے +

مارشعیر کا پلانا ایک مفید علاج ہے لیکن اسکا استعمال قبض کے نفع کرنے کے بعد کیا جائے۔ اس کے استعمال کا وقت بہترین یہ ہے کہ (خون میں) جوش ہو۔ بچپنی اور اشتعال شدید ہو۔ بار بار نقصان ہو جاتا ہو +

اگر محض تہریر پر اکتفا کیا جائے اور فصد اور سہال کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔ تو اس سے سسے زائد ہو جائیگی۔ مادہ جمع ہوتا رہیگا۔ اور بالآخر اس میں عفونت و حرارت (بجائے کم ہونیکے) بڑھتی چلی جائے گی +

تنقیہ کے لئے قوت و وضو کا لحاظ کرتے ہوئے مسہلات صفراء استعمال کریں۔ اور غلط خام کے لئے منفعی پلائیں۔ کیونکہ بسا اوقات غلط خام ہی عفونت کا سبب ہوتی ہے۔ جب تنقیہ وغیرہ ہو چکے تو قرص کا فوراً اور قرص طباشیر دینا شروع کریں اور یہ اقراص بھی اچھے ہیں:

اقراص کے جدیدہ	(۱) طباشیر ۱۰ ماشہ۔ تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔ تخم خیاریں ۳ ماشہ۔ تخم کدو ۱۰ ماشہ۔
نسخہ جات	شیریں ۲۱ ماشہ۔ گوند بول ۱۰ ماشہ۔ کیتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔

ماشہ بربلسوس ۲۳ ماشہ۔ سبب شیار کو کوٹ چھان کر بطریق معروف اقراص بنائیں +

(۲) یہ نسخہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ خصوصاً جبکہ جگر ضعیف ہو گیا ہو۔ گل سرخ ۱۰ ماشہ۔

عصارہ زرشک ۱ ماشہ۔ تخم خیاریں ۳ ماشہ۔ تخم خیاریں ۳ ماشہ۔ تخم تربوز ۳ ماشہ۔

تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ گوند بول ۱۰ ماشہ۔ کیتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔

ریوند بچینی، رقی، زعفران، رقی، کافور، رقی۔ مذکورہ شیار کے قرص بنائیں +

غذا، عذاب یا تہش سرکریں مسور بچا کر بطور غذا کو کھلائیں (غذا عناب یا تہش

عدسیہ دیں) یا غذا دیں انار دانہ اور ساق ڈال دیں (یعنی غذا رمانیہ یا سماقیہ دیں) -

اگر ان چیزوں سے قبض ہو جانے کا خوف ہو۔ تو شیر خشک اور آلو بخارا پھانڈہ کو کونے قبض کریں

کہ دیا حاض وغیرہ کی نذر بھی دیکھتے ہیں (غذا قرعہ حاضیہ) میرے باتیں کرنا شایانی  
 چینی (کشمیری جینی) اور سب شامی اور بنوں میں کوکدور ککڑی کھیرا کاسنی خرقہ  
 حاض۔ دھنیا وغیرہ دے سکتے ہیں +

اگر در دسر خفقان۔ بخوابی اور غنودگی لاحق ہو۔ یا نکسیر کی کثرت ہو جس سے  
 قوت کے کمزور ہو جانے کا خوف ہو یا دوسرے شدید اعراض پیدا ہو جائیں۔ تو جیسا کہ  
 ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، ہر ایک چیز کا علاج کریں +

## حمی بلغمیہ تب ملغی

تمہیں یہ معلوم ہے کہ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) نامہ (۲) لازمہ۔ اسی  
 طرح اس بخار کا سبب بھی تم کو معلوم ہے + تمام حیات کے مانند اس کے بھی  
 چار اوقات ہوتے ہیں۔ کم سے کم انکے ابتداء کا زمانہ علی العموم اٹھارہ روز ہوتا ہے  
 اور علی العموم یہ چالیس اور ساٹھ دنوں کے درمیان اکھڑتا ہے جس بخار کے  
 فترے صاف ہوں (یعنی بخار کے اترنے کے بعد بدن میں گرمی باقی نہ رہے)  
 خصوصاً جبکہ بخار کے اترتے وقت خوب پسینہ آئے۔ تو یہ سب قسموں میں کم خطرناک  
 ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ رقیق اور کم ہے۔ اور بدن متخلخل ہے +  
 چار زمانوں میں سب سے زیادہ طویل زمانہ نزدیک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی  
 یاد رہے کہ اس کا زمانہ انحطاط بھی غیب کی بنسبت بہت زیادہ طویل ہوتا ہے +  
 اقسام کبھی متغفن ہونے والا بلغم غلیظ زجاجی ہوتا ہے اور کبھی بلغم ترش اور  
 کبھی شیریں۔ اور کبھی نمکین۔ اور یہ تو تم کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ نمکین بلغم سے  
 محرق کس طرح پیدا ہوتا ہے +

استعداد عموماً یہ بخار ان لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے جن کے مزاج مرطوب ہوتے ہیں

یا جو ورزش نہیں کرتے۔ اور نہایت آرام پسند ہوتے ہیں۔ ہڈیوں اور ہڈیوں کی یہ بخار زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ قانون گلوں کو بھی نیا دہ ہوتا ہے۔ جن کو بدھنی کی شکایت نہ ہوتی ہے۔ یا جو نوک کھانا کھا کر بجائے (استلا) ورزش یا حمام کر لیتے ہیں۔ یا جن کو ہمیشہ ترش دکاریں آتی رہتی ہیں۔ یا جن کے معدہ پر نزلہ گرتا رہتا ہے۔ جو معدہ میں متعفن ہو جاتا ہے۔ ورزش نہیں ہمیشہ درو معدہ کی شکایت رہا کرتی ہے۔  
 مکتہ۔ یہ کلیہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس بخار کے ساتھ سردی ہوتی ہے اس میں بعض فتنے اور صغیر ہوتی ہے +

**علامات مؤطوبہ** حمی بلغمیہ دائرہ کو یوں! فی میں امقرئیں سکتے ہیں۔ اگر اس بخار کا مادہ بلغم زجاجی یا حامض ہو تو۔ وی بہت زیادہ لگتی ہے۔ اور زجاجی بلغم ہونکی صورت میں لڑہ نہایت ہی شدید ہوتا ہے لیکن ستری اس میں ایک سخت شریع نہیں ہوتی۔ بلکہ ہاتھ پاؤں سے رفتہ رفتہ شریع ہوتی ہے۔ اور آخر میں بدن بالکل برف کے مانند ہو جاتا ہے۔ جو کہ آسانی اور یک سخت گرم نہیں ہوتا۔ بلکہ بلکہ بلکہ گرم ہوتا ہے۔ وہ بھی غیر منتظم طور پر یعنی مسلسل اور کیساں نہیں۔ بلکہ گرم ہوتے ہوتے سرد ہو جاتا ہے۔ پھر گرم ہونا شروع ہوتا ہے + گلہ زمانہ ابتداء میں سردی کے ساتھ پھر یہی بھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جو مادہ متعفن ہو چکا (اور تعفن سے گرم اور تیز ہو چکا) ہے۔ اس کی پھر سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور جو مادہ بھی متعفن نہیں ہوا۔ اس سے سردی معلوم ہوتی ہے + جملہ اوقات کی یہ نسبت زمانہ انتہا کے دوروں میں سردی اور لڑہ شدید ہوتے ہیں + اس بخار کا مادہ ایسا نہیں ہے جس کی چھب ہو۔ اور طبیعت کو اس کے خارج کرنے پر مجبور کرے۔ جس سے نفس پیدا ہو (اس بخار میں اگر لڑہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس کا مادہ تیز ہے، بلکہ اس کی وجہ مادہ کی سردی ہے کہ اس بخار کی لہ بعض نسخوں میں اصطلاحاً بوس ہے۔ اسے عربی میں مؤطوبہ کہتے ہیں +

عفونت ایک نرم شے کی عفونت ہوتا ہے۔ اس بخار کے شروع شروع میں کچھ گرمی اور غنودگی محسوس ہوتی ہے۔ اکثر یہ بخار شروع کی نوبتوں میں سردی اور لرزہ کے بغیر بھی چڑھ جاتا ہے۔ اور ایک مدت تک اسی طرح یعنی لرزہ اور سردی کے بغیر اسکی نوبتیں آتی رہتی ہیں۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سردی معلوم ہوتی ہے لیکن لرزہ نہیں ہوتا کبھی اس بخار کے شروع میں مرین کو غشی ہو جاتی ہے، اور گاہے بغیر غشی کے بھی بخار شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بخار میں فم معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ بھوک مرجاتی ہے، اور استمرار نہیں ہوتا یعنی کھانا ہضم نہیں ہوتا، جس سے بدن میں پوری غذا نہیں پہنچتی اور قوت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے (یعنی ہضم نہ کی وجہ سے غذا اور قوت کی مدد بند ہو جاتی ہے) اسلئے عموماً اس بخار میں مرین کو غشی کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ اگر بخار کا مادہ ممکن بلغم ہے۔ تو پھر یہی سے بخار شروع ہوگا۔ اور سردی کی زیادتی نہ ہوگی۔ اگر بخار کا مادہ بلغم شیریں ہے۔ تو علی العموم پہلی نوبتوں میں بہت دنوں تک نہ پھر یہی ہوتی ہے۔ اور نہ سردی اور لرزہ ہوتا ہے۔

عموماً بلغمی بخار کے دوئے غشی سے شروع ہوتے ہیں۔ گاہے ایسا ہوتا ہے کہ شروع کی نوبتوں میں حرارت زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور آخری نوبتوں میں کم ہو جاتی ہے جس کا شاید سبب یہ ہو کہ عفونت سب سے پہلے بلغم شیریں کو لاحق ہوتی ہے۔ بعد ممکن اور رقیق کی طرف بڑھتی ہے۔ اور اسکے بعد غلیظ اور سرد بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ شیریں، اور ممکن بلغم بمقابلہ غلیظ اور بارک کے جلد متعل ہوگا۔ اور اس سے حرارت بھی زیادہ پیدا ہوگی)۔

اس بخار میں جب مرین کے جسم کو ہم چھوتے ہیں تو پہلے تھوڑی حرارت معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب دیر تک ہاتھ جسم پر رہتا ہے تو حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ اگر اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ حرارت تمام با تو میں یکساں محسوس نہیں ہوتی،



بلکہ کہیں تیراؤ کہیں نرم معلوم ہوتی ہے۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حرارت کسی چیلنی جیسی چیز کے پیچھے سے جھن جھن کر نکل رہی ہے۔ کیونکہ بغم امک لیسدار شے ہے جو حرارت سے مختلف طور پر متاثر ہو کر مختلف طور پر رقیق ہوتا ہے۔ جیسا کہ تم نے عموماً لیسدار چیزوں کو (مثلاً نشاستہ کو) جوش دیتے وقت دیکھا ہوگا کہ بعض جگہ سے بلبلے اٹھ کر پھٹ جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ سے نہیں پھٹتے، ان فرض کیجئے کہ اس بخار کی حرارت میں ایسی شدت نہیں ہوتی ہے کہ سوزش، کربا اور پھینپی پیدا کرے۔ سرد ہوا اور سرد پانی کی ہشتا بڑھائے۔ نہ اس میں مرلین کی پڑے آثار دیکھنے پر مجبور ہوتا ہے، نہ اضطراب میں کر دیتیں بدلتا ہے، نہ بڑے اور لمبے سانس لیتا ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرارت بڑھتے بڑھتے ایک یا دو گھنٹہ تک ک جاتی ہے۔ جس سے گمان ہوتا ہے کہ شاید زمانہ انتہا شروع ہو گیا، اس کے بعد پھر حرارت بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تو زمانہ تزام ہی موجود ہے۔ اسی طرح سے یہ بخار گاہے زمانہ انحطاط میں بھی اترتے اترتے ٹک جاتا کرتا ہے، بلغمی بخاروں میں چونکہ رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے اس بخار میں بدن پر نمی تو زیادہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن چونکہ اسکی خلط لیسدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے بخارات سے پسینہ میں بہت زیادتی نہیں ہوتی۔ اور اگر پسینہ آنا شروع ہوتا ہے تو وہ زیادہ چھینٹا نہیں زبردست۔ اس کے متفراد ہی بناروں میں پسینہ بہت (فراطے آیا کرتا ہے)۔

اس بخار کی مخصوص علامات میں سے یہ ہے کہ پسینہ کم آتا ہے۔ یا بالکل آتا ہی نہیں، بلغمی بخاروں میں پیاس زیادہ معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بغم مارج ہو یا عفونت بہت زیادہ ہو تو اس صورت میں تشنگی معلوم ہوتی ہو مگر پھر بھی دوسرے بخاروں کم ہوتی ہے، ان بخاروں میں عموماً دونوں پہلو پھل جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی پہلو کی

جلد رقیق ہوتی اور تن جاتی ہے (تندو ہوتا ہے) مرین کا رنگ ایسا سفید ہوتا ہے جس میں سبز ہی اور زردی مخلوط ہو یعنی مرین کا رنگ قلعی کے رنگ کی مانند (نوں رصاصی) ہو جاتا ہے حتیٰ کہ (رگاسے) زمانہ انتہا تک یہی رنگ باقی رہتا ہے۔ اور عیساکہ دیگر رمیات کے اخیر میں رنگ سرخ ہو جا یا کرتا ہو اس بخار میں بہت کم ایسا ہوتا ہے۔

**نبض** اس بخار میں مرین کی نبض ضعیف، ہست، اور صغیر ہوتی ہے، و شروع میں متفاوت ہوتی اور اخیر میں متواتر ہو جاتی ہے۔ رنج اور غلب کی بہ نسبت اس نبض کا تواتر اور صغر زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں تو اس کی شدت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں صغر کی شدت ہوتی ہے لیکن رنج کی نبض کی بہ نسبت یہ زیادہ سرخ نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات اس سے زیادہ بلی ہوتی ہے۔ یا شروع میں رنج کی نبض کو برابر ہی سرخ ہوتی ہے نیز اس بخار میں نبض نہایت ہی مختلف اور غیر متسلم ہوتی ہے۔ بچوں اور کمزور مرینوں میں نبض کا اختلاف اور بھی زیادہ ہوتا ہے نبض اس بخار کی تشخیص بقابلہ دوسری علامتوں کے نہایت صحت کے ساتھ ہوتی ہے۔

**قارورہ** چونکہ اس بخار میں سستے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور مادہ سرد ہوتا ہے۔ اسلئے قارورہ شروع شروع میں سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ بعدہ جس قدر عفونت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی قدر قارورہ سرخ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس بخار میں رنج کے اندر خرابی ہوتی ہے۔ اس لئے قارورہ مکرر ہوتا ہے۔ اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قارورہ کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ جب مادہ غلیظ بدن سے نکل جاتا ہے (اور بدن ان مواد سے پاک ہو جاتا ہے) اور مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ یا سستے و دیمان میں مائل ہو جاتے ہیں (اور مادہ کو نکلنے سے روک دیتے ہیں) تو قارورہ سفید چلتا ہے پھر اس کے بعد جب بہت سادہ متعفن ہو کر نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اور سستے کھل جاتے ہیں۔ تو قارورہ سرخ ہو جاتا ہے پھر جب یہی نلٹو دوبارہ گہتی ہو۔ اور پہلے

سہ کی جگہ پر دوسرے سہ بننے شروع ہوتے ہیں۔ تو پھر قاعدہ سفید ہو جاتا ہے (دو علیٰ ہذا النقیاس) \*

براز [اس بخار میں پانچا نہ نرم، و رقیق، اور بلغمی و بلغم لاہوا] آتا ہے: یہی خاص علامت کہ بلغمی کا نوبت کا زمانہ اختیارہ گھنٹے اور وقفہ کا زمانہ کچھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ اور وقفہ کی حالت میں جب بخار راتر جاتا ہے۔ تو پوری طرح سے نہیں اترتا۔ کیونکہ مادہ غلیظہ اور لزج ہونے کے باوجود مقدار میں زیادہ ہوتا ہے (جس سے وقفہ کے زمانہ میں بھی کچھ نہ کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور پوری طرح سے تحلیل نہیں ہوتا۔ جس سے نرم بخار قائم رہتا ہے) \*

عمر، عادت، موسم، ملک، اور غذا سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح اس بخار کے اسباب سابقہ مثلاً تھمہ اور سور، مضمی کا پایا جانا بھی اس بخار کی ایک علامت ہے (کیونکہ تھمہ سے بلغم فاسد کے پیدا ہونے کا بہت قرینہ غالب ہے) \*

سمتہ میں، مثلاً چہرہ میں مذکورہ رنگ (کون رصاصی) کا پایا جانا اور اس میں تبہج کا ہونا۔ پس کا نرم ہونا۔ قم معدہ کا کمزور ہونا۔ اور بھوک کا مرجانا۔ بھی اس بخار کی علامتوں میں سے ہے۔ گاہے اس بخار میں تلی بڑھ جاتی ہے اور عموماً اس بخار سے پہلے ترش دکا ریں آتی ہیں۔ \*

تبہ بلغمی لازمی تبہ بلغمی کی جو علامات پہلے ذکر ہو چکی ہیں، وہ سب علامات اس یا لشقہ کی علامات میں بھی موجود ہوتی ہیں۔ صرف یہ فرق ہو کہ تبہ بلغمی نوبتی پورے طور پر یا قریب قریب اوکھڑا یا کمر تپے (پورا قلاع ہوتا ہے۔ یا قلاع کے مشابہ) لیکن یہ بخار نہ پورا اوکھڑا ہے۔ اور نہ اوکھڑنے کے قریب ہوتا ہے۔ نیز لرزہ۔ یا سردی اور پھر سری سے بخار شروع نہیں ہوتا۔ بخار تبہ و ق سے نہایت ہی مشابہ

ہوتا ہے۔ اور چھ گھنٹہ تک یہ بخار فترہ چھوڑتا ہے (فترۃ: خفت کا زمانہ) +  
 لیکن یہ فترہ بہ نسبت تب لمبی فوجی کے نہایت ہی کم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ ہم  
 پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ تب فوجی میں بھی بخار کچھ نہ کچھ ضرور باقی رہتا ہے (اور پورے  
 طور پر عموماً نہیں اترتا کہتا ہے) لیکن تب فوجی میں بقیہ حرارت خفیف ہوتی ہے۔  
 جزو یادہ نمایاں نہیں ہوتی +

## افیلوس و لیفوریا غشیہ لیلیہ نہاریہ

چند ایسے بخار بھی ہیں جو عموماً لمبی ہوا کرتے ہیں۔ اور گاہے صفرا سے بھی  
 پیدا ہو جاتے ہیں لیکن سودا سے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ اطباء انکو چند خاص  
 ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور انکے متعلق چند خصوصی احکام بیان کرتے ہیں۔  
 چنانچہ ان بخاروں کی فرست ذیل میں قلمبند کی جاتی ہے :

۱) انفیالوس (۲) لیفوریا۔ یہ دونوں قسمیں ان بخاروں میں سے ہیں جن میں  
 حرارت و بیرووت اندرون بدن اور بیرون بدن میں مختلف طور پر پائی جاتی ہے  
 (یعنی کہیں گرمی ہوتی ہے۔ اور کہیں سردی) اسلئے کہ کہیں عفونت ہوتی ہے۔  
 اور کہیں نہیں +

۳) غشیہ خلطیہ (۴) حمی لیلیہ رات کا بخار (۵) حمی نہاریہ (۶) بخار  
 حمی انفیالوس | یہ ایک ایسا بخار ہے کہ جس میں بدن کے اندرون حصہ میں سردی  
 ہوتی ہے۔ اور بیرون حصہ میں گرمی۔ یہ بخار بغیر ناجی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ  
 بدن کے اندرون حصہ میں جمع ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں وہ بغیر موجود ہوتا  
 ہے۔ وہاں سردی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ متعفن ہوتا ہے۔ تو  
 اس کے متعفن حصہ سے بخارات نکل کر اور بدن کے بیرون حصہ میں ہمسک حرارت

پیدا کرتے ہیں۔ اور غیر متعفن حصہ سے اندرونی حصہ بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے +  
یعنی بلغم کا اعلیٰ مزاج چونکہ سرد ہے۔ اور تعفن سے اس میں گرمی آ جاتی ہے۔  
اسلئے جو حصہ تعفن ہوتا ہے۔ اس کو گرم بخارات اُٹھتے۔ اور گرمی پیدا کرتے ہیں  
اور جہاں بلغم اپنے اصلی اور ٹھنڈے مزاج پر قائم رہتا ہے وہاں شری رہتی ہے +

اعتراض اور جواب جب یہ بلغم پہلے سے اندرون حصہ بدن میں موجود تھا۔ تو پھر اس وقت  
اس کا جواب سے پہلے سردی کیوں محسوس ہوتی تھی اور اب کیوں محسوس ہونے  
لگی؟ اس کا جواب یہ کہ چونکہ پہلے بلغم ایک جگہ ساکن تھا اور بدن کا اندرونی حصہ  
(جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا) اس سے متاثر ہو کر مالوت ہو گیا تھا۔ اس لئے سردی  
محسوس نہیں ہوتی تھی لیکن جب یہ مادہ کسی قدر متحرک ہوتا ہے۔ اور تھوڑا بہت  
منتقل ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایسی جگہ گذرتا ہے۔ جو اس سے پہلے مالوت نہ تھا۔ اسلئے  
ان مقامات میں اس کی سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ مادہ (نلیط اور لیسدار  
ہونے کی وجہ سے) تمام بدن میں پھیل نہیں سکتا۔ اس لئے بیرونی حصہ بدن میں  
سردی محسوس نہیں ہوتی +

علامات بلغمی بخار کی اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بلغمی بخار کی جملہ علامات پائی  
جاتی ہیں۔ تارورہ سرد اور خام ہوتا ہے۔ اور دیگر حیات بلغمیہ کے تارورہ کی نسبت  
اس میں حرارت کچھ کم ہوتی ہے۔ نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے + اس کی باری  
عموماً روزانہ آیا کرتی ہے۔ لیکن کالج باری چوتھے یا تیسرے دن ہونے  
لگتی ہے + کیونکہ اس بخار کا مادہ مقدار میں کم ہوتا ہے اور یہ میں متعفن ہوتا ہے  
اس لئے اس کی باری بجائے روزانہ آنے کے تیسرے یا چوتھے روز آنے لگتی ہے +  
لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لو کہ یہ بلغمی بخار نہیں رہتا۔ یومیہ باری کے نہ آنے کے باوجود  
یہی بلغمی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ مستفہ بلغم ہی تو ہے۔ اور ہمیشہ بخار کی

نوعیت میں مادہ کا لحاظ کیا جاتا ہے نہ کہ نوبتوں کا + اس بخار کو بلغمی ہم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس کی باری روزم آتا کرتی ہے + اس بخار کی نوبت چار سے چوبیس گھنٹہ تک رہتی ہے۔ لیکن عموماً یہ مذکورہ وقت سے پہلے ہی اتر جایا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے جلد تحلیل ہو جاتا ہے +

**لیفوریا** | یعنی وہ بخار جس میں اندرونی حصہ بدن میں حرارت اور بیرونی حصہ بدن میں برودت محسوس ہوتی ہے۔ یہ بخار بھی عموماً بلغمی ہی ہوا کرتا ہے لیکن کبھی غلیظہ مضطرب سے بھی پیدا ہو جاتا ہے + اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر مادہ بلغم ہے تو یہ بلغم جو کہ اندرون حصہ بدن میں ہوتا ہے متعفن ہو کر اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے + اب باہر کہ پھر اندرون حصہ بدن میں گرمی اور بیرون حصہ بدن میں سردی کیوں معلوم ہوتی ہے؟ اسکی تین وجہیں ہیں: (۱) جب اس بلغم میں جو اندرون حصہ بدن میں ہوتا ہے عفونت شروع ہوتی ہے۔ تو وہ مقام گرم ہو جاتا ہے، اور چونکہ یہ بلغم جلد تحلیل نہیں ہوتا (یعنی غلظت کی وجہ سے جلد اس سے بخارات نہیں بنتے) اس لئے اسکے بخارات پسیل کر بیرون حصہ بدن کو زیادہ گرم نہیں کر سکتے +

(۲) ہمیشہ قوت اس طرف متوجہ ہوا کرتی ہے جہاں تکلیف ہو (اذیت کو مقام کی طرف قوت دوڑ جایا کرتی ہے) اور یہاں مادہ چونکہ اندرون بدن میں متعفن ہوتا ہے اس لئے قوت اور حرارت غریبی اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور بیرون حصہ بدن حرارت خالی رہ جاتا ہے۔ اور یہاں سردی معلوم ہوتی ہے خصوصاً جبکہ بیرون حصہ بدن بھی خام، غلیظہ، اور سرد زجاجی بلغم سے بھرا ہوا ہو +

(۳) اکثر اس بلغم سے ایسے بخارات بھی اُٹھتے ہیں جو کہ متعفن نہیں ہوتے لیکن اس عفونت کی حرارت کی وجہ سے بیرون بدن کی طرف پڑھتے ہیں اور کچھ دیر تک اُنکے

ساتھ یہ حرارت قائم رہتی ہے۔ جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت کے علوہ ہونے پر بخارات سرد ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بلغمی بخارات بھی بیرون حصہ بدن میں اس حرارت کو چھوڑ کر اپنی اصلی برودت کی کیفیت سے منکشف ہو جاتے ہیں اور خود سرد ہو کر بدن کے سرد کر دیتے ہیں +

اگر صفراء کی وجہ سے لیفور یا پیدا ہوتا ہے تو اس کی کیفیت بھی تقریباً یہی ہوتی ہے۔ جو بلغم میں پائی جاتی ہے۔ یعنی جب صفراء کم مقدار میں ہوتا ہو اور اندرون بدن میں متعفن ہوتا ہے۔ تو جہاں یہ متعفن ہوتا ہے۔ اس جگہ کو گرم کر دیتا ہوا اور چونکہ یہ صفراء غلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے اجزاء زیادہ مقدار میں تحلیل نہیں ہوتے (اور زیادہ بخارات نہیں پیدا ہوتے۔ جو بیرون بدن میں پسپیل کر گرمی پیدا کر سکیں) اسلئے یہاں بھی وہی مذکورہ بالا کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ یعنی اندرون حصہ بدن میں گرمی اور بیرون حصہ بدن میں سردی محسوس ہوتی ہے +

نفراوی لیفور یا کو خاص طور پر بعض اوقات طیفقوس کہتے ہیں۔ یہ لیفور یا ایک ایسا قسم جس سے (جو دونوں قسموں کے لئے عام ہوا) بلغمی لیفور یا او طیفقوس یعنی نفراوی لیفور یا اس کے دو فرد یا دو قسمیں ہیں) لیفور یا سے صفراء یہ شطر اغلب سے زیادہ زمانہ تک رہتا ہے +

**اعتراض** جبکہ بخار کی تعریف میں قلب سے حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا ضروری بتلایا گیا ہے۔ تو پھر اس بخار کو ہم کس طرح بخار کے نام سے نامزد اور بخار کی نفرت میں شامل کر سکتے ہیں؟ (کیونکہ اس بخار میں تمام بدن گرم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ حرارت صرف اندرونی حصہ میں ہوتی ہے) +

**جواب** ان تمام چیزوں کی حدود یعنی تعریفات میں جو امور لکھے جاتے ہیں، ہمیشہ یہ شرط ضروری سمجھنی چاہئے کہ کوئی مانع نہ ہو (خواہ اس کا

ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے) مثلاً آپ اگر پانی کی تعریف اس طرح کریں کہ پانی شہر و سرزمین ہے تو اس کا یہ قصود ہوتا ہے کہ اگر پانی تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی طبیعت پر موجود ہو اور کوئی مانع نہ ہو تو پانی سر و بدن ہے۔ اسی طرح تفصیل کی تعریف میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک سانچے کی طرف آنے والی تخیل کہتے ہیں۔ تو اس سے یہی سمجھنا چاہیے کہ جب وہ اپنی اصلی طبیعت پر ہو۔ اور کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ پس اسی طرح یقیناً ان تمام بخاروں میں حرارت قلب سے بذریعہ شرائین تمام بدن میں روانہ ہوتی اور پھیلتی ہے لیکن اتفاقی بات ہے کہ بعض مقامات میں کوئی رکاوٹ آ جاتی ہے، جو اسکو پھیلنے نہیں دیتی۔ اس رکاوٹ کی دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً (بخار کے مرین کا) کوئی حصہ بدن برف کے اندر دال دیا جائے تو باوجود بخار ہونیکے بدن کا یہ حصہ ٹھنڈا ہو جائیگا۔ (بہر حال حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا اُنکی وقت ضروری ہے جبکہ کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کوئی کسی صورت میں کسی رکاوٹ کی وجہ سے تمام بدن میں حرارت نہ پھیل سکی مثلاً فم کر دیکھیں بدن پر برف ہی رکھی جائے تو اس کو بخار کی تعریف میں کوئی خرابی نہیں آسکتی) البتہ افعال کا مؤثر ہونا ہر صورت میں ضروری ہے (اگر افعال مؤثر نہ ہوں۔ تو اسے بخار نہ کہیں گے) \*

## دونوں مقامات میں حرارت و برووت کا ہونا

وہ بخار جس میں اندرون بدن میں بھی گرمی و گرمی اور برین بدن میں بھی گرمی اور سردی محسوس ہوتی ہے

اگر اس قسم کا بخار پایا جائے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اندر اور باہر دونوں جگہ دو دوسرا دے متعین ہو کر حرکت میں آتے ہیں نیز یہ دونوں مقامات کو اُسے مقدار میں زیادہ نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب دونوں مانے متعین ہونے



لگتے ہیں تو ہر ایک، داپنے، رگر، سیٹ و گیم، بخت، روئے، کرات، و جہاں وہ  
 لئے خود ہوتے ہیں، اور سر، معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ کہ معلوم ہی ہو چکا ہے کہ سر  
 عند متحرک ہو کر کس طرح سرزدی پیدا کرتا ہے۔ اور حرکت میں آتے ہی کس طرح  
 اس میں سر ہے۔

## حمی غشیہ خلطیہ

عمر اس بخار کا سبب عام بن کر ہوا کرتا ہے۔ جو حرکت پیدا ہونے سے  
 بدن میں پیدا ہو اور مقدار میں کثیر ہوتا ہے۔ اور وجہ شے کے قوت پر یہ  
 پر غالب آ جاتا ہے جس سے بدن قوتیں دب جاتی ہیں۔ اور علی معلوم یہ ہوتا ہے  
 کہ اس قوت کی مضرتوں کو معدہ کا ضعف رجوعی معلوم ہوتا ہے کہ اگر رجوعی مائل  
 ہے۔ جب یہ سوسٹیفن ہونے شروع ہوتا ہے تو قوت کو روکتا ہے۔ اور علی معلوم یہ  
 کہ قوت سے و قوت عجیب حیرت و عیش و نیند گزرتا ہے۔ اور قوت کو روکتا  
 کے ساتھ جھوڑ دیا ہے کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 ہوتی اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 تیزی کے ساتھ جھوڑ دیا ہے کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 مائل ہو چکا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 دیا جاتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 سہل دیا جاتا ہے۔ یا قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 سختی کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 غشی ہوتی ہے۔ اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں  
 حالی ہو گا۔ اور اس وقت کہ قوت کو روکتا ہے۔ اور اس وقت کہ قوت میں

اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بہر حال استفراغ مادہ کی ضرورت یہاں شدید ہوتی ہے (خواہ مجبور یہ کی وجہ سے نہ کیا جاسکے) اسی طرح یہاں غذا کی بھی ضرورت شدید ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے اخلاط کچے ہوتے ہیں جو تغذیہ بدن میں صرف ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور بدنی قوت کو ابھار نہیں سکتے۔ پھر اگر یہ کھلتے تغذیہ کرایا جاتا ہے۔ تو مادہ فاسد اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر غذا نہ دیں۔ تو قوت کے مدد حال ہونے کا خطرہ ہے (ان فرض اس میں عجب کشمکش ہوتی ہے) +

اس بخار کے شروع میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ قلب کی طرف کچھ شراہہ متوجہ ہو کر غشی پیدا کر دیتا ہے جس سے نبض صغیر، بطی، اور متعادت ہو جاتی ہے پھر طبیعت اس مادہ کو گرم اور لطیف بنانے کی کوشش کرتی ہے، چنانچہ جس عفونت نے کہ اس مادہ کو بعض حصہ کو تحریک دی تھی، وہی عفونت اس مقصد میں (گرم اور لطیف بنانے میں) قوت کی اعانت کرتی ہے جس سے قلب اس برودت کو عذابِ نجات پا جاتا ہے۔ لیکن اب ابھی حرارت کے دوسرے عذاب میں گرفتار و مبتلا ہو جاتا ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے، خاص کر اس کی انقباضی حرکت میں بقا بلکہ انبساطی حرکت کے تیزی زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باوجود اس سرعت کے صغیر بطور اور تفاوت ہی غالب رہتے ہیں + اس بخار کا دورہ بلغمی بخار کے دوروں کے مانند ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا + اس بخار میں چہرہ پر نہایت تہج اور بدن میں بہت زیادہ ترہل پیدا ہو جاتا ہے + ان بخار والوں کے رنگ یکساں حالت پر نہیں رہتے۔ بلکہ کبھی آبی (کون مائی) اور درصاھی ہوتا ہے۔ کبھی زرد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی سیاہ پڑ جاتا ہے + گاہے ان کے ہونٹ ایسے سیاہ ہو جاتے ہیں، جیسے قوت کھانے والوں کے ہونٹ کالے ہو جاتے ہیں + ان کی آنکھیں نیلی سبز ہو جاتی ہیں۔ اور مرض کے ہیجان کے وقت بہت زیادہ باہر نکل آتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ کا گزرتا

دیا ہے + شراپیت کے نیچے نہایت نفع معلوم ہوتا ہے (یہ مقام پھولا ہوا ہوتا ہے) + اسی طرح اشنائے شکم سب پھول جاتے ہیں + کبھی ترشے آنی شروع ہوتی ہے + اگر اس بخار کے ساتھ اشنائے شکم میں ورم بھی ہو تو شفا رکے کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے +

صفراوی قسم [کبھی کبھی اس قسم کا بخار غلیظ صفرا سے بھی ہوتا ہے۔ جو مقدار میں زیادہ ہو۔ ایسی صورت میں اشنائے شکم میں سوزش معلوم ہوتی ہے۔ اور صفراوی قیئیں آتی ہیں۔ اور اس کے دورے بھی بلغمی بخار کے دوروں کے مانند روزانہ ہی آتے ہیں +

## حمی غشیہ دقیقہ رقیہ

(دقیہ: باریک، رقیہ: باریک) یہ بخار نہایت تیز ہوتا ہے۔ ایک ہی نوبت میں یا دو نوبتوں میں نبض اور قوت ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بدن میں بہت جلد ذوبانی ترہل پیدا ہو جاتا ہے۔ عموماً قوت بدنی اس بخار کی حدت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور چوتھے روز تک مریض عدم آباد کی راہ لیتا ہے +

اس کا سبب وہ رقیق اور ردی اخلاط ہوتے ہیں۔ جو زیادہ تر صفراوی ہوتے ہیں۔ اور اپنی رقت کی وجہ سے اعضاء کی ساخت میں گھس جاتے ہیں، اور انکا جوہر ردی اور سخی ہوتا ہے۔ مذکورہ اخلاط جب کسی گرم خشک بدن میں متعفن ہوتے ہیں۔ تو اس سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ عموماً اس کی باری صفراوی بخاروں کے مانند تیسرے روز آکر مرنی ہے +

لے ذوبانی ترہل۔ ذوبان یعنی گھسنے کی وجہ سے بدنی ساخت کا ٹھیلہ ہوا ناجب بدن کی اصلی رطوبتیں گھلنی شروع ہوتی ہیں۔ اور اعضاء میں یہ بخارات کی شکل میں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اس قسم کی ترہل یا ترہل پیدا ہوتا ہے (قرشی) +

## حمّی بلغمیہ نسا ریہ ورکیلیہ

حمّی نسا ریہ: اسکی نوچیں دن میں آیا کرتی ہیں (اور بخار سے دن پڑا رہتا ہے) اور بوقت شب اس کے فترات ہو کرتے ہیں۔ اس کے برعکس حمّی لیلیہ (رات کے بخار) میں نوچیں شب کو اور وقفے دن کو ہوتے ہیں۔ یہ دونوں بخار نہایت خراب سمجھے جاتے ہیں خصوصاً حمّی نسا ریہ دونوں میں زیادہ دیر پایا اور زیادہ ہوتا ہے۔ جو نیک یہ بخار ایک طویل عرصہ تک رہتا ہے۔ اور دن کی گرمی کے وقت آتا ہے۔ اسلئے اسے عموماً تبّ دق لاحق ہو جاتی ہے۔ اس بخار کو اس قدر خراب و ردی کیوں سمجھا جاتا ہے؛ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بخار اگر اس قدر ردی اور ضعیف نہ ہوتا۔ تو بخار پابندی کیسے دن کے وقت کیوں آتا۔ جبکہ مسامات کھلے ہو کرتے ہیں۔ اور جبکہ بخارات خاصے تحلیل ہوتے سستے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ چونکہ اسکا مادہ نہایت قوی اور مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بخار ایسے وقت میں عارض ہوتا ہے۔ اس بخار میں ایک دوسری خرابی یہ بھی ہے کہ ایسے بخاروں کے کو غذا بوقت شب (جبکہ بخار تہا جاتا ہے) دینی پڑتی ہے۔ اور امتلا رمدہ کی حالت میں اسے (کھانا کھاتے ہی) سونے نہیں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے بکھلے بیدار رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بیداری قوت کو ساقط کر دیتی ہے، الغرض جبکہ مریض دن کے وقت بخار کی زحمت اٹھائیگا۔ اور شب کو اسے سونے بھی نہ دیا جائیگا۔ تو یقینی اس کو تبّ دق میں مبتلا ہو جانا چاہیے + الغرض یہ بخاروں بخاروں میں سے ہے۔ جن کا علاج شکل سمجھا جاتا ہے +

## بلغمی بخار کا علاج

اس بخار کا علاج لمحاظ ادقات کے مختلف ہوا کرتا ہے (پہنا پنہ

ابتداء میں اور باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اور انتہاء و اغصاط میں اور امور کا  
سمانظر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح نفیج کے آثار نمایاں ہونے کے بعد اور نفیج کے آثار پیدا  
ہونے سے قبل بھی اس بخار کا اصول علاج مختلف ہے۔ اسی طرح اس کے مادہ کی  
نوعیت کے اعتبار سے بھی اصول علاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یعنی اگر بلغم ترش ہو  
یا غلیظ زجاجی ہو۔ یا نمکین ہو۔ یا شیریں ہو۔ تو ان تمام صورتوں میں ایک ہی اصول  
علاج ہوگا۔ لیکن یہ سب اقسام ابتداء کے زمانہ میں تین باتوں میں مشترک ہیں  
(اور سب میں یہ تین باتیں کی جاتی ہیں):

(۱) معتدل طریقہ سے (پہلے) تلین دینا اور (اسکے بعد) تھے کرنا ضروری ہوگا۔  
(۲) (اسکے بعد) مطلقاً (اس کے بعد) مقطعات (اور اس کے بعد) مدرات  
کا حسب ضرورت استعمال کرنا ضروری ہے۔ مدرات اس وقت دیئے جاتے ہیں  
جبکہ بخار کے تین دن گزر جاتے ہیں۔ ان تین دنوں میں بخار کی وجہ سے مادہ رقیق  
ہو جاتا ہے۔ اور اس سے قبل مدرات کا دینا مادہ کی تحریک کا سبب بن جائیگا۔ جو  
اذیت رساں ثابت ہوگا۔ اور کوئی کام نہ کر سکیگا۔

(۳) قوت کو قائم رکھنے کے لئے معتدل طور پر غذا کی تدبیر میں تلطیف و کام  
لیا جائے۔ چنانچہ کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ شروع کے تین روز تک محض مارشمالو  
چلایا جاتا ہے۔ اس امید پر کہ شاید زمانہ انتہا قریب ہی ہو منتہی کے قریب ہونے کی وجہ  
مادہ کی رقت ہوتی ہے، یا مادہ کی کمی۔ ہاں اگر یہ یقیناً معلوم ہو جائے کہ اس بخار کے زمانہ  
انتہا کو ابھی دیر ہے۔ تو اس صورت میں ہرگز ہرگز تلطیف تدبیر نہ کریں۔ علاوہ ازیں  
اس بخار میں فاقہ کرنا اور فاقہ کی حالت میں سو جانا۔ یا درزش کرنا۔ بشرطیکہ اس سے  
ضعف نہ پیدا ہو۔ نہایت ہی مفید سمجھا گیا ہے۔ ورنہ ابتداء میں ساتویں روز تک  
تقلید کریں (بھاری غذائیں دیں) اس کے بعد دن بدن غذا کو لطیف کرتے جائیں۔

لیکن پیش بینی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ابتداءً غذا میں تلطیف کریں۔ پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ذمہ انتہا کو ابھی بہت دیر ہے۔ تو پھر غذا میں تغلیظ کر کے اسکا تدارک کر سکتے ہیں۔ پھر بتدریج زمانہ انتہا تک تلطیف کر دیں (یعنی آہستہ آہستہ غذا کو کم کرتے جائیں)۔ کیونکہ ایسے لمبے مرضوں میں اس کے لئے کافی وقت ملتا ہے۔ برعکس اس کے حاد و تیز مرضوں میں اس کا موقع نہیں ملتا ہے + ہاں جب سات روز ہو جائیں (اور ابھی تک انتہا کا پتہ نہ ملے)۔ تو پھر تلطیف تدبیر یہ ہرگز قائم نہیں + کیونکہ تلطیف سہ قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور رقم موعده کا نصف بڑھ جاتا ہے + (اسکو ایک قاعدہ کلیہ سمجھنا چاہئے کہ جس قدر اس بخار کے طول کپڑا نیکی آئید ہو۔ اسی قدر تدبیر میں تغلیظ کو زیادہ نظر رکھنا چاہئے) (اور تلطیف کتر کرنی چاہئے) لیکن اس بخار میں نسبت چوتھے بخار کے تلطیف زیادہ ضروری ہے + اسی لئے اس بخار میں چوزے وغیرہ کھلاؤ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مزدورات میں روٹی کھلائیں۔ لیکن اگر نصف کا خوف ہو۔ یا اسخطاط کے آثار نمایاں ہونے لگیں۔ تو اس وقت غذا میں چوزے وغیرہ دے سکتے ہیں +

(مذکورہ بالا امور میں تمام بلغمی حمیات باہم شریک تھے۔ اسکے بعد ان اختلافات کا ذکر کیا جاتا ہے جو مختلف بخاروں میں کرنے پڑتے ہیں + جس بخار کا سبب بلغم نکلیں اور بیٹھا ہوتا ہے۔ اور جبکا سبب بلغم زجاجی اور بلغم ترش ہوتا ہے جس سے محی زحمر سرکہ پید ہوتا ہے (مرد بخار) پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو یونانی میں خمر و مور یوس کہتے ہیں اور جس میں تمام بدن بہت دیر تک گرم نہیں ہوتا (بلکہ نصف ہی رہتا ہے) ان سب کے اصول علاج باہم مختلف ہیں + علاوہ ازیں پہلے دو بخاروں میں (جبکا سبب بلغم ملخ یا شیریں ہوتا ہے) ہلکی ٹینیں اور خفیف سی تبرید کافی ہوتی ہے لیکن جس بخار کا سبب ملخ مزدورات: مصنوعی شور ہے۔ ملخ زحمر کے لغوی معنی: سختی سر یا یاسوم سرا کی غٹھی کے ہیں (سراج) +

زجاجی اور ترش بلغم ہوتا ہے اس میں قوی اور سخت دوار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح مقدم الذکر بخاروں میں تقطیع کے لئے ایسے لطافات اور قطعات دینے کی ضرورت ہے جنہیں زیادہ گرمی پیدا کرنے کا اندیشہ نہ ہو۔ خواہ اس میں تجفیف زیادہ ہو کیونکہ بلغم راج اور شیریں میں کسی قدر گرمی ہوتی ہے، لیکن موخر الذکر بخاروں میں تلطیف کے لئے مسخن دوائیں اور تقطیع کے لئے جریحین (چربی اور تیر) دوائیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ بلغم سودا سے ملا ہوا ہو۔ چنانچہ ایسی صورت میں کمونی (جوارش کوئی) اور سجون کبریت جیسی تیز دوائیں دینے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اور عملیات (مثلاً کانجی) کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

جودوائیں ابوائی دونوں میں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ انہیں سے ملجبین نہایت مناسب چیز ہے۔ جو پہلے دن سے ساتویں روز تک استعمال کیا جائے، اگر عرق بادیان عرق کاسنی عرق کرفس کو حسب ضرورت گلقد کے ساتھ دیں تو بھی کئی مسئلہ نکلتے ہیں۔ بلغمی بخاروں میں ملجبین تو نہایت ہی مفید دوا ہے۔ اسی طرح زونا کو مارا ہل کے ساتھ دیں۔ تو بھی نہایت بہتر ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا دواؤں سے گاہے تلین کا مقصد ایک حد تک حل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً وہ گل مرخ جس کو گل فارسی بھی کہتے ہیں، اگر کھونٹک کے ساتھ ملا کر گلقد تیار کیا گیا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ایک سہل ملین ہو کیونکہ اس قسم کے گل مرخ میں دوسری قسموں کی نسبت قوت سہل زیادہ ہوتی ہے، لیکن اگر زیادہ تلین کی ضرورت ہو تو عرق خشق پیچ (ببلا ب کا پانی) ملا دیں۔ یا اگر مناسب ہو تو ملتا س اور قند سفید شامل کر دیں۔ اسی طرح اگر تریخبین کے شہد کی گلقد بنا کر اور عشق پیچ کے پانی میں ملا کر دی جائے تو اس سے بھی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

اس بخار کے شروع میں۔ یا کچھ عرصہ بعد اور غاصکہ جبکہ مادہ کے ساتھ کچھ صفرا ملا ہوا

لے تلخ۔ تک لگائی ہوئی چیزیں ملجبین۔ گلقد +

ہو تو زیادہ مسہلات کا دینا مناسب نہیں ہے۔ ورنہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ مزاجِ فاسد ہو جائیگا (کیونکہ صغیر چونکہ رقیق ہے۔ اس لئے وہ کھل جائیگا۔ اور بلیغ غلیظ باقی رہ جائیگا جس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی)۔ اکثر اطباء اس بخار کے شروع میں بوقتِ شب روزانہ دو اونس بڑھ جیسی چیز دیا کرتے ہیں۔ اور ہفتہ میں دو بار حبِ مصطلکی یا بڑھ کر مردہ جیسی گولیاں استعمال کرتے رہتے ہیں۔

دواؤں میں بڑھ کا نسخہ یہ ہے: زنجبیل ۵۳ ماشہ مصطلکی ۳۵ ماشہ تریبہ ۷ ماشہ، شکر طبرزدیسا دوہ کے برابر مصطلکی اور تریبہ کوٹا چھان کر شکر کا قوام کر کے مجون تیار کر لیں۔ مقدارِ خوراک بوقتِ شب روزانہ ایک مثقال (۴۲ ماشہ) ۴۷ دوا اس وقت دی جائے جب پانخانہ کھل کر نہ ہوتا ہو۔ ورنہ اگر پانخانہ روزانہ دو بار ہوتا ہو تو اسکے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن میری رائے میں تو تریبہ سے کہ نفع کا انتظار کیا جائے۔ اول ابتداءً اون او یہ سے تسلیم کی جائے جنہیں ہم ابتداء میں بتا چکے ہیں (ابتداء میں دوا تریبہ وغیرہ استعمال نہ کی جائے)۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ (پیلہ) مادہ کا کچھ حصہ بذریعہ تسلیم خارج کر دیا جائے۔ اور باقی ماندہ مادہ کے لئے نفع کا انتظار کیا جائے۔ چنانچہ نفع کے بعد رفتہ رفتہ نہایت ہی نرمی اور احتیاط سے اجحات کے بغیر تھوڑا تھوڑا مادہ نکالا جائے اس کے بعد مدرات کا استعمال کیا جائے۔ اسی طرح میں آبِ ابیخرا اور آبِ ملی جیسی چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ جن سے معدہ ضعیف ہو جائے۔ اور رقیق مادہ ہلکا غلیظ باقی رہ جائے۔ اگر مادہ زیادہ بار ہو تو اس کے ساتھ (کلقتد وغیرہ کے ساتھ) مغزِ قرطم ملا دیں۔ اور اگر مادہ میں صفراویت کچھ غالب ہو تو شربتِ بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ (بنفشہ مزلی) یا بنفشہ خشک سا میدہ ملا دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو نرم حقوں کا استعمال کر کے مد حاصل کی جائے جو کہ شہدِ نمک۔ آبِ چقدر۔ اور روغنِ کنجی سے تیار کئے گئے ہوں۔ اسی طرح تے سحر لہ بزورِ مردہ۔ پیشاب لانے والے تخم۔

۱۔ اچاننا ہیفہ کی طرح زیادہ دستوں کا آنا۔



بھی ادا دلیں۔ اور اس مقصد کے لئے مولیٰ کا پانی استعمال کریں۔ یا مولیٰ کو سکنجبین بڑی میں بھگو کر۔ یا اور کوئی دوا رقی کھلائیں۔ اگر متلی بہت زیادہ ہوتی رہتی ہو اور نہ کا ضرر نہایت خراب ہو گیا ہو جس سے تے کرانے کی زیادہ ضرورت محسوس ہو۔ ہی ہو تو تخم مولیٰ کھلائیں۔ اور ۴ ماہ تک لیکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔ اگرچہ تے سمودہ کے ضعیف ہو جانے کا اندیشہ ہے، لیکن اس بنجاریں تے کرانا نہایت ہی مفید اور مرضن کے لئے بیخ کن ثابت ہوتا ہے۔

لیکن تے کرانیکے لئے بھی ساتویں روز تک انتظار کیا جائے کیونکہ اگر اس سے پہلے تے کرانی جائے تو تے کی شدت سے ورم معدہ کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ابتداء میں مادہ خارج ہونیکے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے بہ دشواری مادہ کھل سکتا ہے اگر لیں تے نہ آئے تو اس کو زیادہ سخت دوائیں دیکر تے کرانیکسی ضرورت نہیں۔ اگر خود بخود تے ہو جائے خواہ بخار کے شروع ہی میں کیوں نہ ہو۔ تو اسکو۔ دکنے کی کوشش بھی نہ کریں ہاں اگر اس (کی کثرت) سے مرضن کے ضعیف اور زخمی حال ہو جائے کا خوف ہو تو پھر اس صورت میں شراب بھی یا شربت نعناع یا وہ چیزیں کھلا کر بند کر سکتے ہیں جن کو میں اس کے بعد بتانے والا ہوں۔

دوسرے اگر اس بنجاریں ورم سر پیدا ہو جائے تو نطولات باونجیہ (جس میں بابونہ وغیرہ پڑا ہوا ہو) استعمال کریں۔ اطراف (ہاتھ پاؤں) کو گرم پانی میں کھاجائے۔ اور پنڈلیوں کو کس کر باندھ دیا جائے۔ اگر مارا اشعر بلانے کی ضرورت ہو۔ اور وہ معدہ میں جا کر ترش نہ ہو جاتا ہو۔ تو انکو وہ مارا اشعر معتدل مقدار میں دیں جس میں اصول اربعہ (چار درل خبریں) جو ش دئے گئے ہوں۔ یا اسکے ساتھ سکنجبین علی شامل کی گئی ہو۔ اور اگر مارا اشعر بھنم نہ ہو سکے۔ اور معدے میں جا کر ترش ہو جاتا ہو تو اصل

لہ اصول اربعہ۔ چار جڑیں۔ یعنی بنجادیان۔ بنجکا سنی۔ بنج کرفس اور بنج کبر۔

دیں + ماء اشعیر پلانے کے لئے مناسب وقت یہ ہے کہ مریض کا قارورہ اوائل میں زنجین آ رہا ہو۔ پس ایسی صورت میں اول گلفند دیں۔ پھر دو گلفند کے بعد ماء اشعیر پلائیں +

اگر بخار کی ابتداء کا زمانہ ہو۔ یا بدن میں کوئی متحرک خلط (خلط جوال) موجود ہو تو ایسی صورت میں محلل مروعات کا۔ یا ملطف نظولات کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسی مالش کی ترتیب و تسخین سے احتیام مضر فی ہو جاتے ہیں +

اس بخار میں سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہئے + جب قارورہ کاڑھا اور مضرخ آ رہا ہو (جو غلبہ خون کو بتلاتا ہے) تو فصد لے سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ کینجین کی مختلف قسمیں استعمال کریں +

یہ بھی جاننا چاہئے کہ مالش بھی اس بخار میں مفید علاجوں میں سے ہے۔ چنانچہ بلغم جسد زیادہ غلیظ اور لزج ہو، اسی قدر مالش سے فائدہ زیادہ حاصل ہوگا۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ مکڑی کے جالے کو روغن ریتون میں حل کر کے اسے مالش کی جائے۔ تو نہایت ہی مفید ہے +

اس کے بعد جبکہ زمانہ تیز دیا زمانہ اتمام شروع ہو جائے۔ تو نم معدہ کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچہ معدہ کی تقویت کے لئے ایسے چینی (مضوعات) جو کہ پودینہ، مصطکی، انیسون وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں۔ استعمال کریں۔ مولی سے تھے کریں۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں اور ساتھ ہی غذا کم کر دیں + جو گلفند اس وقت اور ساتویں روز کے بعد کھلائی جاتی ہے۔ اس میں ایسے مقویات نم معدہ ملائیں جو مدہی ہوں۔ مثلاً انیسون۔ اور مصطکی اور اس کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں + خصوصاً جبکہ دور سے کا ابتدائی وقت ہو (تو نہ صرف گرم پانی کے ساتھ دیں) کیونکہ گرم پانی سردی اور لرزہ کا خوب مقابلہ کرتا

ہے (اور اسے کم کر دیتا ہے) اور اگر پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ تو اس کو رخ کر دیتا ہے + اکثر لوگ اس وقت میں (زمانہ تیز میں) بلغم خام کے استفراغ کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ مادہ کے پورے نفع کا انتظار کیا جائے + ہاں اگر مرض حد پکڑنے لگے۔ اور استفراغ کے لئے مجبور کر دے تو اس وقت اس قرص سے فائدہ اٹھایا جائے جو ایک مفید چیز ہے:

**قرص:** پیلرزود۔ ایلوہ۔ عصارہ غافث۔ عصارہ فستین ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ زعفران۔ مصطکی ہر ایک ۲۰ ماشہ۔ سب کو گھٹ چان کر بطریق معروف اقرص بنا لیں بوقت صبح روزانہ ۳ ماشہ اور بوقت شب ۱۰ ماشہ دیں +

جب بلغمی بخاروں میں آئینہ نفع نمایاں ہوں تو طبیعت کی اعانت و امداد کے لئے (اور مادہ کو نفع دینے کے لئے) برگ کر فس۔ بادیان۔ بنج اذخر پیریا و شان وغیرہ بلائیں +

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مادہ نہایت ہی بار دہ ہے۔ تو ایسی صورت میں تھوڑی سی فلفل سیاہ اور بہت ہی تھوڑی سی چلی شراب کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔ افضل مادہ اور تجلیل مادہ کے لئے محلل مروخات سے بہت بڑی مدد حاصل کی جاتی ہے جو دیگر حیات کی نسبت اس بخار میں نہایت ہی مناسب ہے۔ مروخات کے استعمال کے وقت بدنی قوت۔ بخار اور لرزے کا بخا کر نا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر قوت قوی ہو۔ اور بخار بہت زیادہ سخت نہ ہو۔ تو مروخات کی قوت کو زیادہ کیا جائے (مروخات کو زیادہ قوی کیا جائے) ورنہ لطیف روغنیوں کا استعمال کیا جائے جو اہل اعتدال ہیں بلغمی بخاروں میں جب چودھواں روز گزر جائے۔ تو اس وقت ایسی چیزوں کا استعمال کرنا ضروری ہے جو زیادہ ملطف ہوں۔ مثلاً بادیان، کر فس (وغیرہ) +

۱۰ برگ کر فس +

۱۰ برگ بادیان +

گاہے ان کے تخمیں (تخم بادیان - تخم کرنس) کی ضرورت پڑتی ہے (جو زیادہ قوی ہیں) اور گاہے انیسون کی۔ اور گاہے کچھ جبین بزرہی جیسی دواؤں کی۔ جس میں زہنا۔ حاشا وغیرہ پڑا ہوا ہو، اور گاہے اقراص اور دو کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ سودہ کے لئے حسب مشاہدہ حالات کندہ مصطلکی۔ سدا کو فی (ناگرموتھ)۔ فستین وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ اسی صورت میں (یعنی جبکہ چودہ روز گزر چکے ہوں)۔ بلغمی بخار والوں کے لئے شراب رقیق بھی مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مادہ کو لطیف کرتی۔ اور چاک غریزی کو تقویت بخشتی ہے۔ نیز یہ مدد اور معرق بھی ہے، جب یہ معلوم ہو کہ مادہ بلیغ پاچکا اور قوی بھی تو ہے تو اقراص فستین کھلائیں۔ اور اس کے بعد اقراص فستین کھلائیں (بعد) اگر یہ محسوس ہو کہ فوہتوں کے شروع میں سردی کی تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہو اور بخار کا زائد ابتدا بھی نکل چکا ہے۔ تو اسی صورت میں گرم گرم پانی پلائیں۔ جس میں تخم کرنس۔ انیسون۔ جین (پودینہ) وغیرہ جوش دیئے گئے ہوں۔ اسی طرح مذکورہ بالا ادویہ جیسی۔ یا ان سے زیادہ قوی دوائیں بصورت نطولات اور بخارات وغیرہ بھی استعمال کریں۔

اگر لرزہ زیادہ شدید ہو تو گاہے مندرجہ ذیل نسخہ دیا کرتے ہیں۔ زنجبیل صغیر۔ فانیخہ ہر ایک ۱۰۔ ماشہ کشنیر ۱۱۔ ماشہ گل سرخ۔ پودینہ ہر ایک ۱۰۔ ماشہ موینہ (سنگ) ۲۴۔ ماشہ۔ سب اشیاء کو بطریق معروف جوش دیکر پلائیں۔ مقدار خوراک تین اوقیہ (د تولہ) جب کا کل طور پہ بلیغ ہو جائے تو قوی سمات و مدرات کا استعمال شروع کیا جائے تاکہ مادہ دستوں یا پیشاب کی راہ خارج ہو (اور وہید کبریتا (دوا الکبریت) جیسی (قوی معجون) کھلائی جائے۔ اگر مادہ نہایت ہی سرد بلغم ہو تو تریاق (تریاق کبر) دیں۔ اسی طرح اقراص و دیکر و همراه عرق بادیان (آب بادیان) دیں تو نہایت مسکن ہے نیز بوقت شب روزانہ دوا گندیدہ کھلائیں۔ یا حسب صبر جو غافش کیسا تھنالی گئی ہوتی

یا حسب صبر جو افادہ کے ساتھ بنائی گئی ہو دیں (ناکہ غلیظ اور سرد مواد خارج ہوتے ہیں) \*  
 یہ جو شانہ بھی مذکورہ مقصد (استفراغ) کے لئے کا داند ہے: ایا راج ۲۴، ماشہ ۳۵  
 ماشہ - ہلید سیاہ ۱۰، ماشہ - غافث ۱۰، ماشہ - نمک ہندی ۱۰، ماشہ - باد آور و شکامی ہر ایک  
 ۱۴، ماشہ - انیسون ۱۰، ماشہ - سب چیزوں کو آب کرفس میں جوئیں، اور بقدر ضرورت پلائیں \*  
 دیگر نسخہ قرص (جو زیادہ قوی ہے - دونوں چڑیں (یعنی پنجبا دیان - پنجکاسنی) اصل اسکا  
 ہر ایک ۳۵ ماشہ - ایا راج ۲۸ ماشہ - عصارہ غافث ۱۰، ماشہ - تخم کرفس ۴، ماشہ - بادیان  
 ۴، ماشہ - گل شرج - سنبل الطیب - نعناع ہر ایک ۴، ماشہ - مذکورہ بالا اشیاء کی حسب دستور  
 اقراص بنالیں اور استعمال میں لائیں \*۔

مطبوعہ جید: دونوں چڑیں (یعنی پنجبا دیان - پنجکاسنی) ہر ایک  
 ۳۵ ماشہ، موزینہ سنہ ۲۴، ماشہ - انیسون - مصطکی ہر ایک ۱۰، ماشہ - شکامی - باد آور و  
 غافث ہر ایک ۱۴، ماشہ - ڈیڑھ سیر بانی میں جوئیں - یہاں تک کہ آدھ سیر باقی  
 رہ جائے - ہمارے اس کو چند روز تک استعمال کر لیں \*۔

عمرہ اقراص جو بخار کے مزمین ہونے کی صورت میں اور شدت لرزہ کے  
 لئے مفید ہیں: ایا راج - عصارہ غافث - فستین، شکامی - باد آور و ہر ایک ۱۰، ماشہ  
 تخم کرفس - بادیان - انیسون - ہر ایک ۱۰، ماشہ - نمک نفطی ۴، ماشہ - تخم کثوث - ہلید کالی  
 ہر ایک ۳۵ ماشہ - غاریقون ۵۲ - ماشہ (م تولد ۴، ماشہ) اقراص درود ۱۰، ماشہ (۵)  
 تولد) تربہ تولد ۹ ماشہ - مذکورہ اشیاء کی حسب دستور اقراص بنا کر دیں یہ قرص ست

۴ \* دیگر ایلوہ - ہلید درود - ریوند - مصطکی - عصارہ غافث - فستین ہر ایک ایک حصہ  
 لے افادہ بخوشبو دار و آئیں مثلاً کوئنگ و دار چینی - زیرہ وغیرہ \*۔ ۱۰ نمک نفطی ایک قسم کا  
 سیاہ مدنی نمک ہے، جسکے ساتھ کچھ نفع ظاہر ہوتا ہے، اور جس سے نفع کی بات آتی ہے \*۔

زعفران نصف حصہ سب کو کوٹ چکانکر باریک سفوف بنا کر استعمال کریں۔  
 ویکر: یارن۔ ہیلہ کابی۔ نیک ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۳۵ ماشہ  
 انیسون ۵ ماشہ۔ فہستین ۱۰ ماشہ، اقراص درود ۱۰ ماشہ، شکامی، ماشہ، باد آورده، ماشہ  
 باریک پیسکہ حسب تیار کریں۔

مطبوع جتید (ایک اچھا جز شاندار) غانت، ۱۰ ماشہ، اصل مسور۔ ناخراہ ہر  
 ایک ۱۰ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۱۵ ماشہ۔ گل مسرخ، ۱۰ ماشہ سب اشیا روپانی میں جوش  
 دیں۔ مقدار خوراک روزانہ تین اوقیہ (۸ تولہ)۔

ویکر: تینوں بٹریں یعنی پنج کرفس۔ بینا دیان۔ جو کاسنی ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ انیسون  
 تخم کرفس ہر ایک، ماشہ شکامی۔ باد آورده۔ غانت۔ فہستین ہر ایک، ۱۰ ماشہ قطو دیون  
 ۱۰ ماشہ حسب دستور پانی میں جوش دیکر بلائیں مقدار خوراک چار اوقیہ (۸ تولہ) ۸ ماشہ  
 ویکر: حشیش غانت (غانت بوٹی) شاہترہ شکامی۔ باد آورده۔ فہستین ہر ایک، ۱۰  
 ماشہ۔ سورنہ ۳۵ ماشہ۔ یہ نسخہ اس وقت استعمال کیا جائے جبکہ بلغم نکلیں ہو اور صفرا کا  
 غلبہ ہو۔

اگر غار یقون کا سفوف (۱۰ درہم ۳۰ قی) کی مقدار میں چند روز کھلائیں۔ تو  
 مرض طول نہیں پکڑتا۔ اس کے سفوف کو شہد میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں۔  
 سفوف تخم انجور تخم انگن (نضج مادہ کے بعد نہایت ہی عجیب لاشہ چیز ہے۔  
 اسکو بھی شہد میں ملا کر دے سکتے ہیں) یعنی سفوف کے طور پر بھی کھلا سکتے۔ اور معجون  
 کے طور پر بھی)۔

اگر بلغمی بخار والوں کے لئے اس سال کی گولیاں بنائیں۔ تو مناسب ہے کہ انہیں  
 ضعف نہ بگڑے۔ عایت سے ریوندا و تخم کنوشہ طبرہا دیں۔ اور بر عایت ضعف معدہ مصطکی  
 اور انیسون۔ اور بر عایت طحال اور غلط طحال (طحال کی صلابت اور دم) بخ کبر اور

استو تو قدریوں اضافہ کریں۔ کیونکہ عموماً اس بخار میں تلی بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور کبھی تلی کی رعایت سے سود کوئی۔ جب البان اور حلبہ (پتھی) کے اضافہ کر نیکی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی طبیب کو بخار کی شدت و مدت کا خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ زیادہ گرم ادویہ کے استعمال سے بخار کی حث بڑھ نہ جائے +

**مستفرغات تو یہ جنگی ضرورت**  
**نفع کامل کے بعد پڑتی ہے**  
 تو یہ میں سے ایک تو یہ کہ جب تیرہ کی مقدار

خوراک میں (جو پہلے بتائی گئی ہے) اضافہ کر دیں + دویم یہ کہ قوی حقون کا استعمال کریں اور انہی سہلات نوہ میں سے یہ گولی بھی ہے مصطکی ۴ رقی عصارہ فستین، رقی شحم خنظل ۴ رقی۔ یا ریح فیقر ۱۰ ماشہ۔ غاریقون ۱۰ ماشہ۔ مذکرہ اشیاء کی (حسب دستور کوٹ چھا کر) کسجین عسل کے ساتھ خوب بنائیں۔ اور گرم پانی کے ساتھ دیں + ان ہی میں سو حب مصطکی اور حب یلہ بھی ہے + اگر مادہ مائل بہ حرارت ہو تو قرص لباشیر سہل ۴ عدد تیرہ دم، ماشہ بقوئینیا ۱۰ ماشہ عصارہ غافث ۱۰ ماشہ بیکرا و حسب دستور گولیاں بنا کر حسب قوت دیں +

ویگر غافث ۱۰ فستین ۱۰ پرسیاوشان ۱۰ بلینہ شاپہرو میوزر سنٹے سبب ہموزن لیکرا و جو خشک کر حسب ضرورت پلائیں +

اگر بدنی حالت سہل دینے کے قابل نہ ہو تو ملطغات۔ مدرات اور معرقات کی طرف متوجہ ہو جائیں (اور اسی پر اکتفا کریں) + ایسی صورت میں نفوع صبر ہمارا شہد خالص دینا بھی مفید ہوتا ہے +

**حمام** جب بخار دتر جائے تو قبل از غذا اگر تمام کرایا جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا  
**غذا** بلغمی بخار والوں کی اندر یہ میر سے لطیف غذا میں نہ کر اور روغن زیتون جیسی چیزیں ہیں کبھی اس میں تھوڑی سی مری دکانی بھی ملا دی جاتی ہوتی ہے تاکہ

آخری زمانہ میں + اور وہ دوائیں جو ان سے (لطیف غذاؤں سے) قوی ہیں، اور جو انحطاط کے بعد دی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں + طیارہج (تہو) فراریج (مرغ کبچہ) + قباہج (کبک) عیسوی چیزیں + مناسب ہے کہ ان غذاؤں میں ایسی چیزیں شامل کر دیں جن میں تقطیع ہو، خصوصاً جبکہ مادہ نفع پانچکا ہو۔ مثلاً سرکہ۔ رائی مری (کابجی) + اگر بلغم ترش، ردی، اور لزج ہو تو گندنا اور آب بخور و نہایت بہتر اور مفید غذا ثابت ہوگی خصوصاً جبکہ اس میں زیرہ، سویہ، روغن زیتون بھی ڈالے گئے ہوں + اسی طرح وہ بوار دی بھی مفید ہوگا، جو حقد، کابجی، سرکہ، زیتیت مغول سے تیار کیا گیا ہو +

اسی طرح کو اسخ میں سے کبر، سویا، پودینہ، انجuran، ہلیون وغیرہ کے کاغذ دے سکتے ہیں +

**پہلی** ایسی سبزیوں سے جو بردت اور رطوبت پیدا کرتی ہیں، مرین کو بچائیں + کھانیکا بہر وقت وہ ہے جبکہ باری کم ہو جائے، یا باری بالکل اتر جائے اور اگر باری پہلے غذا دینی ضروری سمجھیں، تو کم از کم باری سے چار گھنٹے بیشتر غذا دے دینی چاہئے +

**دیند** مرین حقد را دینے گھنٹے جاگتا رہا ہے + اسے آستے ہی گھنٹے سونا چاہئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مادہ دیند میں نفع پاتا رہے گا، اور حالت بیداری میں تحلیل ہوتا رہے گا +

حام قبل از انحطاط اس بخار میں نہایت ہی نقصان دہ اور مضربہ +

قے کی کثرت کا تذکرہ اگر مرین قے افراط سے آئے تو شراب ہی (میبہ) اور مشورہ شربت رمان نعناعی سے قے کے روکنے میں امداد لیں + اگر اس سے قوی تدبیر کی ضرورت پڑ جائے، تو انار و انہ میخوش ۳۵ ماشہ، کندر سفید، مصطکی ہر ایک ۱۰ ماشہ لے کر آرد + وہ ساگ یا سبزی جس میں ترشیاں شامل کی گئی ہوں + ملہ زیت مغول: روغن زیتون کو صلا دوا +



نذاع (خشک) ۲۴ ماشہ لیکر سیر بھر پانی میں جوش دیں، جس میں سبز پودینہ ڈالا گیا ہو  
یہاں تک کہ نصف رہ جائے، اس کے بعد پلائیں +

فرط اسال کا تدارک اگر مرین کو دست زیادہ شروع ہو جائیں، تو تم کو چاہئے کہ  
معلومہ اصول سے دستوں کے بند کرنے کی تدبیر کرو اور دوائیں استعمال میں لاؤ +  
وہ ضعف جو دستوں سے پیدا ہو جاتا ہے، اس کا تدارک یہ ہے کہ دستوں کے بعد  
چوزے بھونکر کھلائیں۔ اور منش قوت خوشبوئیں (روائح ناعشہ) اور بخور  
سنگائیں +

تج اگر چہرہ اور اطراف پر تہج نمایاں ہو جائے، تو مندرجہ ذیل قرص  
نہایت مفید ہوتی ہے۔ نسخہ :- انیسون، لک مفصول ہر ایک ۱۰ ماشہ،  
بادام مقشر، زعفران، مرماخورد (مرد جبلی - پہاڑی کنوچہ) ہر ایک چودہ ماشہ،  
تخم کرفس، تخم بادیان، نقاح اوخر ہر ایک ۱۰ ماشہ، عصارہ غافث ۱۲ ماشہ،  
سنبل الطیب ۱۲ ماشہ، یارنج فقرا ۲ ماشہ، گل سُرخ ۳۵ ماشہ، سب دوائیں کو  
کوٹ چھانکر حسب دستور قرص بنالیں اور استعمال کریں + گاسے امروسیا،  
دواء الکک اور دواء بادام شیریں جیسی قوی الائنہ چیزوں کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے  
بخار کی درازی یہ قرص بخار کی درازی کے لئے مفید ہے، جو سردی کے ساتھ آتا ہو:

گل سُرخ، مصطکی، سنبل الطیب، تخم بادیان، تخم کرفس، تخم کاسنی، عصارہ غافث،  
افستین، ہر ایک ۴ ماشہ، طباشیر ۱ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب  
دستور قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔ اس کے استعمال  
کی ترکیب یہ ہے کہ جو شانہ بادیان دوا دتہ (۵ تولہ ماشہ) میں گلفندہ ۳  
ماشہ حل کریں۔ اور اس کے ساتھ قرص مذکور کھلائیں + ایسی حالت میں  
ناخو اہ بھی نہایت ہی مفید ہے، جسے شہد میں ملا لیا گیا ہو + جب سردی

جب سردی بہت دیر تک ستاتی ہے، تو گاہے ماش کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، جسکی صورت یہ ہے کہ دونوں شانوں اور کچھ ران سے شروع کر کے انگیلوں تک ماش کرتے چلے جائیں، جب حرارت ہاتھ اذریاؤں میں پھیل جائے، اور یہ گرم ہو جائیں تو اسکے بعد اگر مکان سا محسوس ہو، تو پھر ماش کریں (تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے اور مکان جاتا رہے) اور اگر (ماش کی وجہ سے) گرمی شدید ہو جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ (گرم) روغن سے ماش کی جائے، اور جب اس میں بقدر ضرورت گرمی آجائے تو اسے چھوڑ کر دوسرے عضو کی ماش شروع کر دی جائے۔

اچھے روغنوں میں سے ایک روغن زیتون شیریں ہے جس میں بالکل قبض نہ ہو، دویم روغن بابونہ، سویم روغن سویہ جسکو دوسرے برتن میں جوشدایا گیا ہو جب ماش ختم ہو جائے تو روغن کو پونچھ لینا چاہیے، تاکہ اس کو مرہین کو بیچنی نہ شروع ہو جائے۔ اگر پہلے بلا روغن ماش کر کے (خشک ماش کر کے) روغن کے ساتھ ماش کریں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

معدہ کو ضعف سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم معدہ پر روغن بابونہ، روغن نار دین، روغن شبت کی طرح کھجائے، اگر اس کو زیادہ قوی روغن کی ضرورت ہو تو روغن زیتون یا شبت مفید ضماوات میں سے ایک تو یہ ہے کہ بابونہ، اور تھوڑی سی مصطکی لیکر شراب میں جوش دیں، اور دو چند شہد خالص ملا کر ضماو کریں، اگر ٹھوک نہ لگتی ہو، تو ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ بجائے شراب کے مے پختہ (مے پختہ) استعمال کریں۔ جس میں قسب (خراجا بھی پختہ نہ ہوا ہو)۔ خرا، اکلیل الملک اور فسنیت

لے دوسرے برتن (انارضا عفا) سے مراد یہ ہے کہ ایک برتن میں پانی بھر کر آگ پر چڑھایا جائے، پھر دوسرے برتن میں روغن اور دوا بھر کر اس پانی والے برتن کے اندر رکھ دیا جائے اور اسی طرح جوشدایا جائے۔

جوش و فتنے گتے ہوں +

تپ بمعنی لازمی اس کے اصول ملاح اور نوبتی تپ منہی کے عمل علاج  
یعنی شقہ کا علاج یہ چند فرق نہیں، صرف مندرجہ ذیل باتوں میں  
کچھ تغیرات نکلتے ہیں: (۱) اس نوبتی تپ منہی کے استعمال نہایت  
نرمی اور حیا طست کیا جائے، اور اگر محض سنجین، گلغندہ، جلاب غسل (شربت  
شمدہ)، اور محلول غرقہ و دین، عرق کرنس (آب کرنس)، اور محلول ٹابا شہ (تینوں  
جڑوں، پنجکاسنی، پنج کرنس، پنج بادیان، پہرہی اکٹھا کیا جائے، تو امید ہے  
کہ مغیثات ہوگا، گلابے سویا یا کبر کے کاغذ سے کافی فائدہ ہوگا، بہ خصوصاً  
جبکہ نفع کے آثار نمایاں ہو چکے ہوں، اسی طرح تغذیہ کے اصول و قواعد بھی وہی  
ہیں جو تپ منہی نوبتی میں پہلے بتائے گئے ہیں، مثلاً ازہر، ان (طویل مرض)، اور خلہ  
ازہال کا خیال کرنا، اور دھیل کی قوت و ضعف کا دیکھنا اور ان کی رعایت کرنا،  
(ان سب امور میں وہی سابقہ اصول میں نظر رکھنے چاہئیں) +

ان کے لئے مفید دویہ میں سے اقرع عشر ہے (جس کے اندر دس دوا ہیں  
 جوتی ہیں۔ اور جس کے لئے قرابا دین میں زکوریہ عشرہ دس)۔ اسی طرح مندرجہ ذیل  
 نسخہ بھی ان مریضوں میں نہایت مفید اور عجیب ہے: گشخ ۲۱ ماشہ، صرب السوس ۲۰ ماشہ  
 شامبو ۱۰ ماشہ، سنبل الطیب ۱۴ ماشہ، بھٹلی ۱۰ ماشہ، کمر ۱۰ ماشہ، انیسون ۱۰ ماشہ  
 قرع غانت مندرجہ ذیل قرع غانت بھی ان کے لئے اچھی چیز ہے۔ غانت ۱۴ ماشہ  
 گل سرخ ۴ ماشہ، طباشیر ۱۰ ماشہ +

و دیگر غافث ، تولد ، و روشا ، سنبل الطیب ، شمار ، طباشیر ، تولد ، ماشه ،  
سی طرح قرص نخستین بھی دیا جاتا ہے جس کا نسخہ یہ ہے :  
تخم کرفس ، انیسون ، بادام تلخ ، شکامی ، باد آورده ، عصاره غافث ، بصلطی سنبل الطیب

ہر ایک دو درہم یعنی، ماشہ لیکر حسب دستور اقرص بنالیں +

**علاج انفیالوس و لیفیوریا** | ان دونوں بخاروں کا علاج بھی مذکورہ بالا

اصول کے تحت میں ہے۔ علاوہ ازیں ان دونوں بخاروں کے طریقہ علاج بھی باہم  
 قریب ہی ہیں۔ انکے علاج میں مناسب یہ ہے کہ سکنجبین غلی یا سکنجبین شکر کی سواستعمال  
 کریں تاکہ مادہ پختہ ہو، لطیف بنے، اور اس کی تقطیع و تعدیل حاصل ہو (کبھی اس  
 رب غورہ بتایا جاتا ہے، جسے شہد اور شربت ورد کے ساتھ پکا یا گیا ہو۔ اس کے  
 بعد علاج میں آہستہ آہستہ اس طرح ترقی کریں کہ پہلے بزور دمثلاً تحم کر نس۔  
 (نیسون۔ بادیان وغیرہ ہمارے شکر یا گلفند) پلائیں۔ اور انکے پانی (ان ادویہ کے  
 سہریتوں کے پتھڑ) استعمال کرائیں۔ اس کے بعد نفور صبر، اقرص ورد ہمارا  
 مصطلکی، حب صبر، ایچ فیقرا اور حب غافث تک پہنچیں + ان دونوں بخاروں  
 میں سودہ کی بہت رعایت رکھیں، اور (تنقیہ معدہ کے لئے) آب یوبیا،  
 آب ثرب، آب سویا اور آب پودینہ سے تھے کرائیں + دامادہ کو پیشاب کی  
 راہ خارج کرنے کے لئے (مدرات دیں + اگر تسہل دینا ہو تو وہ تسہل نہایت مفید  
 ہے جو لیلہ سیاہ، لیلہ زرد، تربداور شکر سے تیار کیا گیا ہو + ان بخاروں میں وہ صفیہ  
 بہت زیادہ سودمند ہیں جو کسی قدر تیز ہوں اور جن میں مغز قرطم، قنطاریون  
 و قیق، شہت، بالونہ، خارخسک، اکیلل الملک، مری، اور شہد پڑا ہوا ہو +  
 انفیالوس وغیرہ کی بہ نسبت لیفیوریا میں اس امر کی ضرورت زیادہ ہے  
 کہ علاج میں دو ائیں نرمی سے استعمال کی جائیں یعنی جالی، حار، اور مقطوع دوائیں  
 اس بخار میں بہت درج دی جائیں +

**علاج حمائے** | اس بخار کا علاج دشوار ہے۔ اور اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ  
**غشیہ خلطیہ** | لطیف ادویہ تنقیہ کریں اور تیز کیلئے بتدریج توی دو استعمال لیں اس

بخاری میں مرین کو فاقہ سے رکھنا مناسب نہیں ہے) اور جبکہ قبض رہتا ہو (اور طبیعت اپنی طویر پر اجابت نہ کرتی ہو) تو اس وقت خصوصیت سے بذریعہ حقن اس مادہ کو خارج کریں جو آنٹروں اور انکے قریب کی رگوں میں موجود ہے۔ اور جو مادہ دودھ کی رگوں میں باقی رہے۔ اس کی تالیف (اور تحلیل) کے لئے دھک کریں \*

جالیٹوس کا خیال ہے کہ اس بخار کے اکثر مریضوں میں استفراغ مادہ دھک کے سوا دوسرے طریقہ سے نامکن ہے۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ مالش آسان اور بے ضرر چیز ہے۔ اور استفراغ میں، خصوصاً جبکہ دوا قوی سے کیا جائے، خطرات کا احتمال ہے) \* دھک کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دونوں رانوں سے شروع کر کے دونوں ہنڈیوں تک (اوپر سے نیچے کو) اترے۔ اور دھک ایسے گھڑے پکڑے کے رومانوں سے کیا جائے جو جلد کو چھیلنے والے ہوں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا دھک موڑنے سے لیکر تھیلی تک اس قدر کریں کہ جلد سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں پشت اور سینہ کی مالش کریں۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد بدستور سابق ہنڈیوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر ممکن ہو تو دھک وقت مرین کا مالش میں صرف کیا جائے۔ اور آدھے وقت میں سلا یا جائے \*

آخر میں اس بخار کے مریض کا علاج یہ ہے کہ بغیر زیادہ گرمی پہنچائے مادہ میں لطافت پیدا کی جائے (کیونکہ زیادہ گرمی پہنچانے سے مادہ کے سخت ہونے کا اندیشہ ہے)۔ اور یہ ملطفہ میں سے فائدہ مند دوا مارا اسل ہے، خصوصاً جبکہ انہیں زونا اور تخم کرفش کی کسی قدر قوت شامل کر لی گئی ہو (قوت کے شامل کرنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے ان ادویہ کو پانی میں بکالیا جائے، اور پھر اس پانی سے مارا اسل تیار کیا جائے) اور یہ بھیج کے وقت پلا یا جائے \* اسی طرح مارا اسل کے مانند دوسری ملطفہ ادویہ (مثلاً سکنجبین اور جلاب) بھی مانع ہیں \*

اگر بخار کے ساتھ ہی اسہال مفرط بھی لاحق ہوں، تو مارا مسل کو خوب چکا کر پلانا چاہئے۔ تاکہ (قوتِ جلا کے کم ہو جانے کے باعث) اسہال نہ لاسے، اور جو اسہال آئیں وہ قلیل، معتدل اور مرض کے لئے نافع ہوں۔ علیٰ ہذا یکتخبین علی بھی اس مرض میں مفید ہے۔ موسم گرمی میں، اور جبکہ مریض آب سرد پینے کا عادی ہو، تو او ویہ مذکورہ کو آب سرد میں ملا کر پلانا چاہئے۔ لیکن موسم سرما میں آب سرد سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اور صرف آب گرم پینے پر قناعت کرنا چاہئے۔ اس بخار کے مریضوں کے لئے گرم چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔ البتہ موسم گرمی کی شدت (قیظ) کے وقت اور جبکہ گرمی سے کرب و چیغی کے پڑنے کا اندیشہ ہو (تو ٹھنڈا پانی پلا سکتے ہیں)۔ پیاس کو زائل کرنے کے لئے بہترین چیز یکتخبین علی ہے۔ شراب ابتدائے مرض میں مفید ہے خصوصاً جبکہ بخار خفیف ہو، مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ بخا خفیف ہو (خصوصاً بوڑھوں میں) (تو شراب زیادہ مفید ہے) اس لئے ان کو غذا اس کے بعد شراب ضرور پلائی جائے۔

**فذا** طبیب کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ مریض کی نبض کا خیال کرتا رہے۔ اگر وقتِ نبض ضعیف اور ساقط ہونے لگے۔ تو اس وقت شراب محض درج میں روٹی بھگو کر کھلائی جائے (تاکہ قوت بزرگنختہ ہو جائے) بشرطیکہ ورم احتشاء نہ ہو۔ اس لئے کہ جب اس بخار میں ورم احتشاء ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی نبض میں تغیر مذکورہ پیدا ہو جاتا ہے (یا نبض میں مذکورہ تغیر پیدا ہو جاتا ہے) تو اس صورت میں علاج نامکن ہے۔ اور صحت کی کوئی امید نہیں رہتی (اس لئے شراب محض درج میں روٹی بھگو کر کھلانا بھی بے اثر ثابت ہوتا ہے)۔ اس قسم کی اغذیہ کی ضرورت شدتِ غشی کے وقت ملے بعض لوگوں نے یہ مطلب بھی بھوکے خصوصاً بوڑھوں میں (یہ بخا ضرور قوی ہوتا ہے اگر کسی میں عاکوثریہ زیادہ قریب سمجھا جاوے) کو اہل کتاب میں لکھ دیا ہے مگر ہم اسے نفی دے دیا، اگر کسی میں ڈوبنا نہ

بھی ہوتی ہے۔ لیکن کھانے کے بعد بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہضم غذا میں ادا  
 (لے) رات کے وقت (سونے سے قبل) مارا شود کھانا بہتر ہے۔ اس سے زیادہ قوی  
 غذا نہ دینی چاہئے۔ لیکن معطر قوت کے وقت اس سے زیادہ قوی غذا دے سکتے ہیں۔  
 پس اگر قوی غذا دینے کی ضرورت پیش آئے، تو جلاب یا مارا لعل میں روٹی  
 جھگو کر کھلائی جائے۔

پرہیز [اس بخار کے مریضوں کے لئے عام نہایت نقصان رساں ہے۔ اسی طرح  
 زیادہ سرد اور زیادہ گرم ہوا بھی انکے لئے مضر چیزیں ہیں۔ کیونکہ گرم ہوا سے  
 پیچھے پھڑپھڑ، قلب اور دماغ کی جانب سیلان اخلاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور سرد ہوا  
 اخلاط کے بھج کر کوئی اور (انکو جاکر اور غلیظ کر کے) شتے میں اضافہ کرتی ہے۔  
 قے] اس بخار میں اگر کسی قدر غلط معطروں میں ہو، اور تے کرانے میں سہولت ہو،  
 تو یہ بہت مفید ہے۔ ان مرض اس بخار میں حاجت برآری کے لئے (متقیہ کے لئے)  
 تے بہترین تدبیر ہے۔

علاج حائل غشیہ و قیہ حقیقہ [اس بخار میں مریض کو سینہ پر ہندل کو عرق کلاب میں گسکر  
 خما دیا جائے اور مریض (کی قوت) کو تھوڑی تھوڑی غذا کھلا کر برگینختہ کیا جائے۔ مثلاً  
 غذا [روٹی کو آب اناریں جھگو کر (برف سے) سرد کر کے کھلائیں۔ بشرطیکہ مریض اسے  
 پسند کرے۔ اسی طرح میوہ جات کے پانی میں جھگو کر بھی کھلا سکتے ہیں۔  
 اور اگر مریض کو قوت دینے کے لئے معصومات کھلانے کی ضرورت ہو، جو چوزائے  
 مرغ سے، سرکہ، آب انگور اور سرد سبز لپٹے ساتھ بنائے گئے ہوں۔ باخصل اگر نہیں  
 لے معصومات مصرصہ کی جمع ہے۔ مصرصہ ایک قسم کا سالن ہے۔ جو چوزہ مرغ۔ بقولات سرد  
 و گرم اور ادویہ خوشبودار سے حسب ضرورت تیار کرتے ہیں۔ اور اس کی ایک قسم کو  
 ترش میوؤں کے پانی سے بناتے ہیں۔

وحنیا شامل کیا گیا ہو، تو بہت مفید ہوتا ہے۔  
**علاج حائے لیلیہ نہا ریح** | بخار کی ان دونوں قسموں کا علاج بعینہ یعنی بخار  
 کے مانند ہے، کوئی بات خلاف نہیں ہے +

## حمائے ربیع دائرہ چوتھیہ نوبتی

ماہیت :- حمائے ربیع چوتھیہ (اُس بخار کو کہتے ہیں، جس میں چوتھے  
 روز بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) طائے ربیع دائرہ (۲) طائے  
 ربیع لازم۔ حمائے ربیع دائرہ (چوتھیہ نوبتی) میں سوداوی  
 مادہ رگوں کے باہر متعفن ہوتا ہے، چوتھے روز بخار کی نوبت آتی ہے +  
 ربیع لازم میں سوداوی مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے، جو  
 بخار ہر وقت رہتا ہے۔ جو چوتھے روز شدید ہو جاتا ہے +

ربیع دائرہ کو ططرا طائوس بھی کہتے ہیں۔ ربیع بالعموم نوبتی  
 ہی ہوتا ہے، یہ لازمی ہوتا ہے (ططرا یا طٹرا کے معنی چار) +  
**اسباب** | ربیع کے اسباب اول تو وہ ہیں، جو سودا کو پیدا کرتے ہیں، اور پھر وہ ہیں  
 جو اس میں تعفن پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کی تمام باتوں سے تمہیں واقفیت ہو چکی ہو  
 اور سودا کے تعلق اس بات کا بھی علم ہو چکا ہے۔ کہ ایک سودا تو وہ ہے جو خون کا  
 نقل ہوتا ہے (سودائے طبعی)، اور ایک سودا وہ ہے جسکو سترہ احراقیہ (جلا ہلڑ سٹا)  
 کہتے ہیں۔ اول خون کے سوار (دیگر اخلاط کی رائے ہوتا ہے) جسکو سودا غیر طبعی کہتے ہیں،  
 اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ سودائے احراقی کی ایک قسم سودا دوسری جو (جو کہ  
 احراق خون سے پیدا ہوتا ہے) اور ایک قسم سودا ثلثی (جو کہ احراق بلغم سے ہوتا ہے)  
 (سلیٰ ہذا القیاس) ایک قسم سودائے صفراوی ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو خود سودا



طبعی کے احتراق سے حاصل ہوتی ہے +

بعض اطباء کا خیال ہے کہ چوتھیا بخار سولائے طبعی سے نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہ متعفن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کا قول اس قابل نہیں ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ تمام رطوبات متعفن ہو سکتی ہیں۔ البتہ اس قدر فرق ضرور ہے کہ بعض قسم کی رطوبت میں تعفن کی استعداد زیادہ ہوتی ہے، اور بعض میں کم +

یہ بخار عموماً مختلف امراض اور مختلف بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے اور کیونکہ مختلف امراض کے مواد بھی مختلف ہی ہوا کرتے ہیں، اور مختلف مواد میں طبیعت کا عمل بھی طرح نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ایسے مختلف مواد کا انضاج اور تغیر و شوار ہوتا ہے، اور اسکے نیچے ہوئے غلیظ مواد سودا و دیگر اس بخار کو پیدا کرتے ہیں۔ قرشی) یا اس کا وقوع اس قسم کے بخاروں سے ہوتا ہے۔ جو اگرچہ نوعیت میں باہم متفق اور ایک ہوتے ہیں، مگر انکے وہ اخلاط مختلف ہوتے ہیں، جن سے اور جن کی عفونت سے یہ بخار پیدا ہوتے ہیں (مثلاً غلب غیر خالص)۔ پس جبکہ وہ اخلاط سوختہ ہو کر لاکھ بن جاتے ہیں، اور انکا استنزاع (کسی وجہ سے) نہیں ہوتا، تو سودا کی زیادتی ہر بات ہے۔ بعد ازاں جب اس سودا میں تشن لاحق ہوتا ہے، تو اس سے چوتھیا پیدا ہوتا ہے + اکثر اوقات مرض خال ہے بعد یا مرض طحال کے ساتھ ساتھ چوتھیا پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بخار کے ساتھ بسا اوقات طحال میں درد یا صلابت (سختی) ضرور موجود ہوتی ہے +

رہج کی بہترین قسم (جس میں مریض صحتیاب ہو جاتا ہے) وہ جو طحال وغیرہ کے دم نہ پیدا ہوتی ہو۔ اور نہ اسکے ساتھ دم طحال ہو۔ کیونکہ جو چوتھیا بخار دم طحال سے پیدا ہوتا ہے اس میں اکثر اوقات آخر کار بطور تہیج کے استسقاء اور قبیلہ مائتہ پیدا ہو جاتا ہے اور رنج سلیم (چھی قسم کے چوتھیا) کی وجہ سے ردوی شادی امراض مثلاً مالخولیا اور سرع سے

لے قبیلہ مائتہ: فوطوں میں پانی کا بھر جانا +

نجات مل جاتی ہے۔ رنج میں تشنج سے امان ہے۔ کیونکہ اس کا سبب غلط یا بس ہر  
الغرض، جو تھیں بخار مرض حملک نہیں ہے (بلکہ مرض سلیم ہے)۔ اگر اس کو علاج  
میں کوئی غلطی نہ ہو، تو ایک سال سے زائد نہیں رہتا۔ اور گاہے بارہ سال یا اس سے کم تک  
قائم رہتا ہے۔ جس طرح کا زمانہ دراز ہوتا ہے (رنج متداول) اسکا انجام ہستقا ہو کر باہر  
یہ معلوم ہونا چاہئے کہ فصل خریف جو تھیں کے مریض کے لئے دشمن ہے۔

**علامات** | اس بخار میں اول قدرے سردی محسوس ہوتی ہے، اسکے بعد سردی بڑھتی  
ہے، پھر منتہائے نوبت کے وقت تپ بلغمی کے مانند سردی کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔  
اس میں جب بدن گرم ہوتا ہے، تو حرارت شدید نہیں ہوتی۔ لیکن تپ بلغمی کی  
بہ نسبت اس کی حرارت مقدار میں زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ کیونکہ رنج میں اگرچہ  
حرارت خشک شتمل ہوتی ہے، لیکن پھر بھی کافی اشتعال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ  
سوتی لکڑی میں آگ کی حالت ہوتی ہے (کہ اگرچہ سوتی لکڑی دیر میں جلتی ہے جو گرجب  
جلتی ہے تو کافی طور پر جلتی ہے) اور نیز رنج کی حرارت تمام بدن میں پھیلی ہوئی نہیں  
ہوتی۔ بلکہ اس قسم کی حرارت ہوتی ہے کہ اس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے  
ہیں (تشریر ہو تا ہے) اور بدن میں بوجھ ہوتا ہے۔ ثقل کا سبب اسکی غلط کی  
غلظت ہے۔ سردی کے احساس کے ساتھ ہی بدن میں ایک قسم کا درد ہوتا ہے۔  
جس میں ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں (کسر یعنی ٹہر سمیٹن ہوتی ہے)۔ اس بخار میں  
لرزہ ایسا ہوتا ہے کہ دانت بجنے لگتے ہیں۔ لیکن یہ حالت بھی بلغمی بخار کے مانند  
نہیں ہوتی۔ نیز اس وقت (گاہے) قوت بینائی بھی ضعیف ہو جاتی ہے (کیونکہ  
سودا سے جو بخارات اس وقت اُٹتے ہیں، وہ روح باصرہ کو تار یک کر دیتے  
ہیں) لیکن بینائی کا یہ ضعف نصبح کے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت مادہ  
کی روانت اسی طرح کم ہو جاتی ہے، جس طرح ابتدا میں روانت کم ہوتی ہے۔

(مذکورہ بالا علامات کے علاوہ) ریح کے علامات میں آدھ بھی ہو کر اسباب سابقہ موجود ہوتے ہیں، مثلاً ریح سے پہلے بے بخا۔ دل کا ہونا۔ طحال یعنی طحال کا کوئی مرض۔ یا کوئی اور وجہ۔ نیز مزاج مریض۔ دیگر علامات سوداویہ، عسر، موسم، غذا، حسہ بدن، عادات مریض اور ان کے مانند دوسری باتیں (مثلاً ملک، پیشہ) بھی ریح کی نشاہ ہوتی ہیں +

اس بخار کا دورہ چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ (یعنی چوبیس گھنٹے میں بخار شروع ہو کر تر جاتا ہے) + اسادات ایسا بھی ہوتا ہے کہ موسم گرما میں جو بخار تجاری ہوتا ہے، وہ موسم سرما میں چوتھیہ ہو جاتا ہے + اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حیات مختلف ایسے بے قاعدہ بخاروں کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں، جن کا کوئی نظام نہیں ہوتا (ایسے چوتھیہ بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کی نوبتیں غیر منتظم ہوتی ہیں) اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حیات مختلف کے بعد جو اخلاط باقی رہ جاتے ہیں، وہ مختلف ہوتے ہیں۔ پس جب یہ اخلاط باقیہ خاستر ہو کر قائم ہو جاتے ہیں، تو ان کے خلط داند ہو جانے کے باعث ریح دائرہ باقاعدہ ہو جاتا ہے +

علامات ریح بلغمی جب تپ ریح بلغم کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے، تو اس کے دورے زیادہ طویل ہوتے ہیں۔ اور یہ ریح بالعموم سائے خوا ظہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں پسینہ دیر میں (سستی سے) نکلتا ہے، قارورہ غلیظ ہوتا ہے، اور نبض میں صلابت کم ہوتی ہے + اور ریح کی یہ قسم بالعموم بلغمی بخاروں کو بعد ہوتی ہے +

ملہ یاں دورہ کمر اور بخت کا زمانہ ہے۔ ورنہ چوتھیہ کا دورہ بستر گھنے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ دورہ میں نوبت ۱۰ رنہ دونوں شامل ہوتے ہیں +

کہ حیات مختلف سرد و بخار ہیں، جن کے سوا مختلف اقسام کے ہوتے ہیں +  
کہ کیونکہ جو اخلاط صفاوی مادہ سے نہیں گئے، ان کی نوبتیں ایک خاص طور پر ہوتی ہیں، اور جو خلط بلغمی مواد سے حاصل ہوتے ہیں، ان کے طور پر اور ہوتے ہیں۔ اسی طرح کوئی خاص نظام قائم نہ رہیگا

علامات جن میں اگر سب متغیروں کے اندر نسبت پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی علامات یہ ہیں کہ خون اور خون کے بخاروں کی علامات مقدم ہوتی ہیں، اور قارورہ سرخ ہوتا ہے۔ نیز بونی حالت (سمنہ)، عمر (شباب)، اور موسم (ربیع) بھی اس ریلج کے شاہد ہوتے ہیں، اور یہ بالعموم خوبی بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے +

علامات ریلج صفراوی اگر ملک ریلج احتراق صفرا سے لاحق ہوتا ہے، تو اس کی علامات یہ ہیں کہ نبض زیادہ سریلج اور متواتر ہوتی ہے، ابتدا میں لوزہ اور سردی محسوس ہوتی ہے، بدن کا گوشت کٹا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے، اور پسینہ آتا ہے + نیز اس بخار میں غصہ، پیاس اور سوزش لاحق ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ سمنہ، عمر اور موسم بھی اس قسم کی ریلج پر دلالت کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا یہ قسم صفراوی بخاروں کے بعد پیدا ہوتی ہے (جو اس کے صفراوی ہونے کی نشانی ہوگی) +

**نبض**۔ ریلج میں خلط کی خشکی کے باعث نبض مائل بے علامت ہوتی ہے۔ کیونکہ (یہ خلط اپنی خشکی کی وجہ سے) شریان کو اندر کی جانب بند کر دیتی ہوگا یا کہ وہ بوڑھے شخص کی نبض ہے۔ اور نیز نبض اس وقت تک مستوی ہوتی ہے جب تک خلط صفراوی میں حرکت نہیں آتی۔ اور جب یہ خلط متحرک ہو جاتی ہے۔ تو غلظت مواد کے باعث نبض بہت زیادہ مختلف ہو جاتی ہے۔ اور نبض کا تفاوت فترہ کے وقت ظاہر ہوتا ہے + ہوتا ہے، جو ریلج کی پوری نشانی ہے۔ ریلج میں غب کے برخلاف نبض میں اکثر نسیب غیر مستوی (ناہموار) ہوتا ہے۔ اور انقباض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے + اسی طرح ریلج میں لمبی بخاروں کی نسبت نبض میں صفرا اور قارورہ زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن بطور میں لمبی بخاروں کے مانند ہی ہوتی ہے + ابتدا

نوبت کے وقت نبض کا بطور، تفاوت اور اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ اس کا یہ اختلاف تمام بخاروں کے اختلاف سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ابتداء نوبت کے بعد نبض عظیم، متواتر اور سریع چلنے لگتی ہے +

**قارورہ** :- رنج میں مادہ کی سردی اور غلظت کی وجہ سے قارورہ کہلاتا ہے اور تمام اوقات (ابتداء، تناید، انحطاط، انتہاء) میں عدم نفع ہوتا ہے (یعنی قارورہ کے اندر نفع کسی زمانہ میں نہیں ہوتا) لیکن زمانہ انتہاء اگر علی درجہ کا ہو تو اس وقت نفع پایا جاسکتا ہے + مگر اس کے حالات (بلحاظ رقت و غلظت اور بلحاظ صفائی و کدورت) اور اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ سودا مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے + اور رنج میں نفع مادہ کی علامت یہ ہے کہ لرزہ ضعیف ہونے لگتا ہے ابتداء مرض میں قارورہ سفید بنری مائل اور خام ہوتا ہے جس میں کچھ مضہم نہیں ہوتا۔ ابتداء کے بعد اس کا حال مختلف ہوتا ہے، اور وہ رنگین ہو جاتا ہے کیونکہ سودا اکثر مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور زمانہ انحطاط میں قارورہ سیاہ ہو جاتا ہے +

**پسینہ** :- رنج میں تپ بلغمی کی بہ نسبت پسینہ زیادہ ہوتا ہے لیکن دوسرے بخاروں (صفراوی بخاروں) کی بہ نسبت زیادہ نہیں ہوتا +

**پیاس** :- رنج میں (مادہ کے سرد ہونے کی وجہ سے) پیاس کم ہوتی ہے۔ البتہ اگر رنج کا مادہ سودائے صفراوی ہو (تو پیاس ضرور شدید ہوگی) +

**علاج** | سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ رنج کا مادہ سودائے دوسری ہے، یا سودائے بلغمی، سودائے صفراوی ہے یا سودائے سوداوی؟ بعد ازاں ہر ایک مادہ کی مناسبت کا لحاظ رکھ کر تدبیر و علاج کیا جائے، جیسا کہ ہم بیان کرتے ہیں لیکن ان جملہ اقسام کے علاج کے لئے بعض احکام مشترک ہیں (جن کا لحاظ سب میں یکساں طور پر کیا جاتا ہے)؛ مثلاً جملہ اقسام کی ابتداء لرزہ سے ہوتی ہے، لہذا غور کرنا چاہئے کہ کیا

خون کا غلبہ ہے؟ بالخصوص جبکہ رنج کا مادہ سودائے دوسری ہو چنانچہ اگر خون کا غلبہ ہو تو اس وقت فصد کی جائے، اور بعد ضرورت خون نکالا جائے۔ گاہے خون کی کثرت اور اس کے فساد کی وجہ سے زیادہ خون نکالنا ضروری ہوتا ہے، لیکن جبکہ فصد کی حاجت نہ ہو، اور بلا ضرورت فصد کی جائے، تو اس سے کئی طور پر ضرر ہو چکتا ہے:

(۱) بدن میں صنف پیدا ہو جاتا ہے (۲) خون جو سودا کا ضد ہے، خارج ہو جاتا ہے، اور (۳) اخلاط فاسدہ فصد کی وجہ سے خارج کی طرف حرکت کر کے اخلاط صالحہ کو بھی فاسد کر دیتے ہیں، اسی طرح مادہ کی کثرت اور رداست کی حالت میں گاہے محض تخفیف کے لئے، نہ کہ تنظیف اور تنقیہ کے لئے، ابتداءً مادہ مرض کا کسی قدر استفرغ کیا جاتا ہے (تاکہ مرض میں کسی قدر تخفیف ہو جائے) کیونکہ مادہ کا استفرغ مکمل طور پر نفع کے وقت ہی کیا جاتا ہے، مباد کہ ہم اس کی طرف آئندہ اشارہ کرینگے۔ لیکن یہ خفیف استفرغ بھی نوبت کے ایک روز بعد کرنا چاہئے، ابتداءً مرض میں مناسب یہ ہے کہ اول تو ہی نہ کیا جائے، اور یہ ضروری ہے کہ ادویہ مرفیہ استعمال کی جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے ادویہ مشروبہ کا استعمال (ضعف معدہ کی وجہ سے) بہتر نہ ہو۔ تو اس کی بجائے مناسب محقق (تری پیدا کرنے والے، مثلاً بنفشہ، خطمی اور خبازی کے جو شانہ سے) استعمال کئے جائیں۔ لیکن حقنوں کا خفیف اور ہلکا ہونا ضروری ہے۔ البتہ جب مرض انتہا کو پہنچ جائے، تو اس وقت (ہلکے ہونے کی شرط ضروری نہیں، بلکہ) قوی حقنوں کے استعمال کی اجازت ہے، اگر طبیب جرأت کر کے ابتداءً مرض ہی میں چند بار قوی حقنوں کے ذریعہ سودا کو خارج کر دے، اور اس تدبیر سے مرض قطعی زائل بھی ہو جائے، تو (بہر حق نہ کرنا چاہئے) یہ ایسا صواب ہے جو خطا اور قصور سے حاصل ہوتا ہے،

لہذا ادویہ مرفیہ: مادہ کو نرم اور ڈھیلہ کرنے والی دوائیں +

لے صواب تو اس لحاظ سے ہے کہ مرض کا ازالہ ہو گیا، اور غلطی اس لحاظ سے ہے کہ اس میں متباط کے خلاف جرأت کی گئی۔ کیونکہ اسی حالت میں یہ بہت ممکن ہے کہ غیر عمدہ مادہ کسی عہدہ شریف پر گر پڑے

(۱) اسلئے اس کو ہمیشہ کے لئے قاعدہ بنالینا چاہئے) \*

نوبت کے روز مر لیں کو غذا نہ دی جائے، اور نہ زور نا کو کرایا جائے (روزہ رکھوایا جائے)، نیز اس روز سرد پانی پینے سے منع کر دیا جائے، ابتدا مرض سے تین چار روز تک روزانہ گوشت تیسویا چوزہ مرغ کھلائیں، اس کے بعد صرف چوزہ مرغ پر اکتفا کریں، اس وقت یہی (چوزہ اسے مرغ) بہتر ہیں \*

روزِ نوبت کے علاوہ دن میں دو مرتبہ کلفت گرم پانی میں ملا کر پلائیں ۱۰ یا کلفت ساڑھے دس ماشہ، سکجین تقریباً تین تولہ میں ملا کر دیں \*

یہ بات پہلے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ جب مادہ مرض سودے صفراوی ہو، تو اس وقت ابتداءً اسکی خارج کرنے والی ادویہ میں ہیلزرداؤ بنفشہ حبسی کوئی چیز اضافہ کر دیں، اور اگر مادہ مرض سودے پٹنی ہو، تو پہلے اسکی خارج کرنے والی ادویہ میں کسی قدر تدریجی قوت شامل کر لی جائے۔ اسی طرح جب مادہ مرض سودے سرداوی ہو، تو اولاً مخرج سودا ادویہ میں بسفاج، ایتھون اور انکے مانند دیگر مخرج سودا ادویہ کی قوت شامل کریں \*

اس امر کا علم بھی ہو چکا ہے کہ مارا بجن ادویہ مذکورہ کی قوت کے لئے، جو کہ تھما کی جائیں، ایک عمدہ حامل اور سواری ہے (لہذا ادویہ مذکورہ مارا بجن میں شامل کر کے پلانا بہتر ہے) \* بلکہ بسا اوقات صرف مارا بجن کے استعمال ہی سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے، بالخصوص جبکہ حرارت شدید ہو، کلفت اور اسکا صاف پانی جو اسکو چکا کر حاصل کیا گیا ہو، مارا بجن کے قائم مقام ہے، خصوصاً اس وقت جبکہ معدہ ضعیف ہو، یا غلط بار دکی بدن میں زیادتی ہو رہے ہو، بھی اس مرض کیلئے مفید تدریجوں میں سے ہی، خصوصاً غذا کھانے سے قبل، اور اس کے بعد، اور خصوصاً نوبت کے روز

لے قوت سے مراد یہاں خفیف مقدار ہے۔ اسی طرح اس سے آگے بھی \*

جاننا چاہئے کہ جو وقت دلیج موسم گمہ یا موسم سرما میں شروع ہوا، تو ادویہ اور  
سکینجین شامل کر کے پلانا چاہئے تاکہ اخراج وادرا وفضلات کے راستے کھل جائیں  
اور مرض جلد ہی ختم ہو جائے۔ \* مادہ اشعیر اور سکینجین پہلی ذہبت سے تین چار گھنٹے  
کے بعد پلانا چاہئے۔ \* موسم سرما کی رات میں (تے اور سہال کی جگہ) ادویہ مددہ کا  
استعمال مناسب ہے۔ اور قرص کھلانا کسی طرح درست نہیں۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ جب میں  
سرد تر اشیا رجزہ و مضئم اور جیلد لکیموس ہوں، تو طور پر مناسب ہوتی ہیں: (۱) ان کی  
سردی بخار کے لئے مفید پڑتی ہے، (۲) اور (۳) انکی تری ہو وادرا کی ایک کیفیت یعنی خشکی  
کے لئے ضد ہوتی ہے۔ لہذا انکو بھی اُس وقت استعمال کیا جائے، جبکہ نفع ملو ویر کسی  
قسم کے ضرر کا اندیشہ نہ ہو، اور انکی معتدل بھی ایسی ہونی چاہئے کہ نفع میں نقصان  
نہ پہنچائے، یا انکے ساتھ ایسی دوا شامل کر دی جائے، جو انکی شری کو تو معتدل  
کرتی۔ لیکن رطوبت کو کم نہ کرے۔ \* ایسی ادویہ وہ ہو سکتی ہیں جو اعتدال کے  
ساتھ گرم ہوں۔ \* اس بخار میں تمام سرد و خشک اشیا سے پرہیز کرنا  
چاہئے۔ \* وہ سرد تر ادویہ جو اس مرض میں مناسب ہیں، وہ کاسنی، کاہو اور



خرنبرہ جیسی چیزیں ہیں۔ اور گاہے شفتا کو بھی مناسب ہوتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں سے پرہیز کرنا گاہے اس وجہ سے ضروری ہوتا ہے کہ ان میں بدودت شدید ہوتی ہے چنانچہ کامر جیسی چیزوں میں یہ بات موجود ہے۔ لیکن شیریں خرنبرہ جیسی چیزوں میں یہ بات نہیں۔ گاہے مدد شدید ہونے کی وجہ سے ان چیزوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شدت اور انہوں کو غلیظ کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ بات خرنبرہ جیسی اشیاء میں موجود ہے۔ گاہے اس وجہ سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اس میں ایسا جزو غلط ہے، جو فساد و فتن کے لئے مستعد ہے۔ چنانچہ یہ مفت شفتا میں موجود ہے۔ لہذا سرد تر اور دیر کو استعمال کرنے وقت اس قسم کے امور کا محاذ رکھنا چاہیے۔

وہ انداز جو اعتدال کے ساتھ گرم ہوں، لیکن انہیں رطوبت زیادہ ہو، اس مرض میں زیادہ مفید ہوتی ہیں خصوصاً جبکہ انکی حرارت کی تعدیل سرد تر اشیاء کر کے کرنی جائے، اور حرارت کی تعدیل اس وقت کرنی چاہئے، جبکہ اس سے نفع مواد میں مدد حاصل کرنیکی ضرورت نہ ہو، مثلاً انجیر کے ہمراہ کاسنی شامل کیجائے۔ ابتدا و مرض میں نمکین، حریف، اور مقطع اشیاء کے استعمال میں کچھ خوف نہیں ہے بشرطیکہ غلبہ حرارت کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن انتہائے مرض میں تو اس قسم کی ادویہ کا استعمال ضروری ہے۔ قرص فستیں (اس مرض میں ابتداء سے) انتہا تک مفید ہیں۔ مگر ان امور کے جو اس مرض میں مفید ہیں، روزانہ غذا سے قبل گرم شیریں پانی میں آمیز کرنا ہے۔ اسی طرح حمام کرنا بھی مفید ہے۔ لیکن حمام ایسا ہونا چاہئے جو ترطیب پہنچائے، مگر پسینہ نہ لائے، اور نہ حرارت کو بڑھائے۔ علاوہ ازیں آرام و آسائش سے رہنا، ریاضت اور حرکات بدنی و نفسانی سے پرہیز کرنا بھی اس مرض میں مفید ہیں۔

رنج کی جلا قسم میں بالاتفاق ترطیب کی ضرورت ہے لیکن تبرید و تسخین کی

مقدار حاجت میں رنج کی قسمیں مختلف ہیں۔ اس بخار میں معفیات کی حاجت اگر پڑتی بھی ہے تو نفس تجفیف کے لئے نہیں، بلکہ قوت تقطیع، قوت جلاء اور قوت اسہال کیلئے (یعنی تقطیع اور جلاء و اسہال کی وجہ سے بالعرض تجفیف بھی پیدا ہو جاتی ہے نفس تجفیف کی کوئی حاجت نہیں)۔ حسب حال معدے کی رعایت ایسے عمدہ اور مقوی ضما دوں سے کرنا ضروری ہے، جو حرارت کی قوت اور ضعف میں معتدل ہوں اسی طرح طحال اور جگر کی رعایت بھی ملحوظ خاطر رہنی چاہئے۔ اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں، جن سے ان میں صلابت اور درم نہ پیدا ہونے پائے۔

بسا اوقات (بذر یعدی) متقیہ کرنے کے لئے مولیٰ کے پانی یا اسکے تخم کی ضرورت پیش آتی ہے، اور اس کو سکنجبین کے ساتھ پلا یا جاتا ہے۔ اور بعض وقتے کرانے سے پیشتر چند روز، مابھی شور، رائی وغیرہ کے استعمال سے مدد حاصل کرنی پڑتی ہے اور گاہے اس کے بعد بہت سا پانی پلا کر اور اسکے بعد سکنجبین کھلا کرتے کوئی جاتی ہے (جس سے قے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے)۔ ایسی چیزیں جن کو نوبت کے روز کھلا کرتے کرانے سے مرین سردی، لرزہ اور شدت تپ کی مضرت سے محفوظ رہتا ہے، یہ ہیں کہ ادل سن اور شہد کھلائیں، اور ادپر سے سکنجبین عملی پلائیں، اور شکم سیر ہو کر کھانا کھلائیں۔ اسکے بعد گرم پانی پلا کرتے کرائیں۔

جب نوبت پوری ہو جائے، تو رات کو بہت ہی تھوڑی سی غذا کھلا کر سلاویں۔ اور دوسری صبح کو حمام کرائیں۔

نوبت سے پانچ گھنٹے قبل مرین کو ایسا کھانا کھلانا چاہئے جسے وہ قے کر کے نکال دے (مثلاً چھلی، مولیٰ اور خبثت) یہ اکثر مفید ہوتا ہے، خواہ قے نہ بھی آئے۔ ہر خط کے بخار میں نوبت سے قبل قے کرنا نوبت میں تخفیف پیدا کرنا اور اسے اکھڑ دیتا ہے۔

اسکے لئے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو، تو نوبت کے روز روزہ رکھوایا جائے، اور جب تک نوبت ختم نہ ہو جائے، کوئی چیز کھانیکے لئے نہ دی جائے اور دوسرے روز حرام کرایا جائے۔ اگر مادہ میں نفع ہو تو مقررہ دستور کے مطابق حرام کرایا جائے۔ لیکن اگر مادہ میں نفع نہ ہو، تو اس صورت میں بطریق معمول حرام کرائیں بلکہ بدن پر صرف اس قدر گرم پانی گرنے پر اکتفا کریں، کہ جسم اُس سے لذت پائے اور اس میں رطوبت حاصل ہو جائے۔ نہ اس قدر کہ گرم پانی کسی خلط کو جوش میں لے آئے، اور تیسرے روز غذا کے بقایا نفع کو، اور نیز اُس نفع کو خارج کرنیکے لئے جس کو حامی نے رقیق کر دیا ہے، قے کرائیں۔ علاوہ ازیں نوبت کے روز بھی قے کرنا مناسب ہے +

**علاج رنج دہوی** اگر رنج سودا اعلیٰ دہوی سے ہو تو اس صورت میں رگ باسلیق کی فصد نفع بخشی ہے۔ اس کے بعد استغفار لطیف ایسی ادویہ سے کرنا چاہئے جن میں شکامی، باد آدرد، بسلطج، شاہترہ، اور پیلہ کابلی (غلاب، آلو بخارا، اور گلفند) جیسی منقی دم (مصفی خون) ادویہ کی قوتیں شامل ہوں + رنج کی اس قسم کا علاج آسان ہے +

**علاج رنج صفراوی** اگر رنج کا مادہ ”سودا اعلیٰ صفراوی“ ہو تو اس میں تبرید و ترطیب کے لئے سرد تر ادویہ و اغذیہ خوب استعمال کریں، اور معتدل طور پر پانی کام میں لائیں، خواہ اُس سے آبدن کریں، اور خواہ غسل + اور ابتدائے میں تلبین طبیعت بنفشہ (سپستان، غلاب، آلو بخارا، اور ترنجبین) جیسی اور نیز ماراجبین جیسی اشیاء سے کریں؛ ماراجبین میں بسلطج یا سکجبین ایتھیری، شربت ورد، آب بلال اور منتر اتماس شامل کیا جائے ماراجبین تیار کرنے کے بعد اُس میں بسلطج کو جوشہ یا جائے، اور پھر صاف کر کے استعمال کیا جائے۔ یا اسکی تیاری کے بعد دوسری

ادویہ ملا کر پلائی جائیں) رہا اسہال قوی اور استغراق تام۔ تو یہ باہموم بیش روز کے بعد آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس مدت کے بعد مادہ میں نفع آجاتا ہے، یعنی جبکہ مادہ سودائے صفراوی ہو تب بیس روز کے اندر نفع پانے کی امید ہے۔ اسکے بعد تدریجاً ملطف اور مقطع ادویہ استعمال کریں (مثلاً افیتون، تربید، بسفاج اور سنا) اور اگر مریض کے معدہ کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہو، تو روغنوں کی مالش کریں (مروغات)۔ اور ایسے طلا لگائیں، جو حرارت میں، بابو، برگ فستین، اکلیل الملک وغیرہ سے متجاوِز نہ ہوں (یعنی اُن کی حرارت بابو نہ وغیرہ کی حرارت سے ضعیف ہو)۔ اس درجہ صفراوی میں زیادہ فادہ کشی کرنا اچھا نہیں حتیٰ کہ گاہے نوبت کے روز بھی یہ نفع نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے اگر نوبت کا دن ہو، تو مریض کو تھوڑی سی کوئی پھکی غذا دیجئے۔ اس راج کے لئے نفعیہ کرنے والی ادویہ میں سے یہ جو شانہ مفید ہے۔

**جو شانہ ۵:-** پوست لیلہ زرد، افیتون، سنا، رکی، بنفشہ (بقدر مناسب) کو پانی میں جو شدیکر (چھان لیں اور) سکینجین ملا کر پلائیں۔

گاہے اس بخار میں تے لانے والی ادویہ میں سے ہمارے مخصوصاً نوبت کے روز ہینگ (پانی میں حل کر کے) استعمال کرتے ہیں، اس کو استعمال کرنے کے بعد اگر خود بخود متلی پیدا ہوتی ہے، تو اسے ترک دیتے ہیں۔

**علاج راج بلغمی** اگر راج کا مادہ "سودائے بلغمی" ہو۔ تو سکینجین کو آب کرفس، آب بادیان وغیرہ میں ملا کر پلائیں، اور اگر تلمین کی ضرورت پیش آئے تو ابتدا میں اس دوا کے ساتھ تربید اور بسفاج کی قدرے قوت سے ملہ ملہ شامل کر کے پلائیں، اسکے بعد بتدریج ترقی کر کے تھوڑا غالیقون شامل کریں۔ اگر تے کی ضرورت لاحق ہو۔ اور مادہ میں نفع

لے بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس عبارت سے مدعا یہ ہے کہ یہ ادویہ دوائے علاوہ تخم غلی، زینوفر، زردک وغیرہ ملا کر جو ش دئی جائیں، اور قند ملا کر اس سے سکینجین تیار کی جائے۔

شروع ہو جائے تو سکنجبین بزوری علی جیسی دوا پلا کرتے کہ انیس + سعد کی نگید اور سفید ایسی دواؤں سے کریں جو (اُن ادویہ سے جو کہ رنج صغراوی میں مذکور ہیں) زیادہ قوی ہوں، یہاں تک کہ جھوٹے اور انجیر جیسی ادویہ کا ضما د کریں، پہلچ گرم روغنوں سے۔ حتیٰ کہ بتدریج بڑھا کر روغن قسط تک سے معدے کی مالش کریں۔

گاہے سکنجبین سے قے کرنے کے لئے اس میں قدے خربق بہنیں ملائی ضرورت پیش آ جاتی ہے اور یہ اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ مادہ زیادہ غلیظ ہو۔ بلکہ بعض وقت خربق بہنیں کہ موی کے ہمراہ کھانا پڑتا ہے اس طرح کہ تھوڑی خربق بہنیں کو باریک پسکر موی میں داخل کیا جائے، اور مرہین کو کھلا دیا جائے۔ یا یہ کہ خربق بہنیں کی تھوڑی سی قوت موی میں حاصل کر کے کھلاتے ہیں (جس کی صورت یہ ہے کہ شب کے وقت خربق کو موی کے اندر گڑا دیں، اور صبح کے وقت اسے نکال کر موی کھلائیں)۔ یا یہ کہ بجسہ خربق سفید کو کھلا دیتے ہیں، بشرطیکہ قوت کے ضعیف ہونیکا خوف نہ ہو۔

علاج رنج سوداوی اگر رنج کا مادہ خالص "سودا علی سوداوی" ہو، یعنی

خون کے پلچٹ کے قبیلے سے ہو، تو ابتداء میں آب لبلا ب اور مصری سے اہمال لانا بہتر ہے، اور یہی بہتر ہے کہ گلغند علی اور گلغند شکر استعمال کیا جائے۔ اور آخر میں ہلید زرد، ہلید سیاہ، شاہترہ اور مونیر سفید جیسی ادویہ کے جو شانہ سے استفراغ کیا جائے + جب اس مرض کے مادہ میں نفع آجائے تو اس وقت بھی لا ابتداء کے مانند) قصد کے لئے اچھا موقع ہے اسلئے باسلیق کی قصد کی جائے + اس بخار میں کھانا کھلانے کے بعد جب ضرورت اور حسب اقتضائے وقت سختی یا نرمی سے قے کرائی جائے اور اسکی مدد مت کی جائے کیونکہ رنج کی اس قسم کا اصل علاج قے ہی ہے + علاوہ ان تو قوی اور تیز خضوں کے مادہ کا استفراغ کیا جائے، چنانچہ جو دوائیں اس وقت استعمال کی جاسکتی ہیں،

لے خربق بہنیں کھلی سفید +

وہ یہ ہیں: انقیون، بسفاج، غارلقون، اسطوخودوس، حجرارمنی، حجرلاچورد (یہ دونوں منسول ہوں یا غیر منسول) اور عصارہ برگ فلفلافلوں (سنبھالا) شربت شہد کے ہمارا۔ اور گاہے خربق اسود کے استعمال کی ضرورت پڑ جاتی ہے +

گاہے ربیع صغریٰ میں صرف سنار کی، شاہترہ اور انقیون کو سکنجبین ملا کر پلانے پر فائدہ کی جاتی ہے، بعد ازاں اور اکرایا جاتا ہے +

استفرغ سے فراغت حاصل کر نیکی بعد ربیع بلغمی اور ربیع شادوی میں تریاق مشردیطوس، دوار اکلہیت اور دوار الکبریٰ مفید ہیں۔ اسی طرح صرف پیر سیاہ کو بھی پانی میں پیس چھا کر پلانا نافع ہے۔ رانی جیسی دوار روزمرہ استعمال کر لائی جائے، بلکہ اس قسم کی دوار کا استعمال تیسرے روز کافی ہے، اور اوائل میں زیادہ وقفے دیگر استعمال کر آئیں، اور اسی طرح فلافلی اور دیگر جوارشات کا حال ہے + لیکن یہ واضح رہے کہ اس قسم کی ادویہ (معاجین) نفع سے قبل استعمال کرنے میں جلدی نہ کریں۔ چنانچہ اگر تریاق وغیرہ ابتداً تپ میں (نفع سے قبل) استعمال کر لی جائیں، تو اس سے ایک نئی قسم کی ربیع پیدا ہو جائے گی، بلکہ گاسے بعض دوسرے امراض پیدا کر دیگی خصوصاً موٹم سرا میں (اسکا اندیشہ زیادہ ہے) اور اگر آخر مرنے میں قصد سردی ہو، تو قصد کی جائے اس میں تامل نہ کیا جائے +

**جالینوس کا قول ہے کہ میں نے بہت سے اشخاص کو ربیع سو اس طرح اچھا کیا ہے کہ نفع کے بعد ان کو مسل پلاتا تھا، اس کے بعد عصارہ فہستین کھلاتا تھا، اور بعد ازاں تریاق استعمال کرتا تھا +**

لے کیونکہ یہ دوائیں گرم ہونے کی وجہ سے اخلاط میں تحریک پیدا کر سکتی ہیں جبکہ اندیشہ ہوسم میں موجود ہو۔ مگر خریف اور شتار میں زیادہ ہے۔ خریف میں زیادتی کی وجہ ہوسم کی روایت ہے۔ اور شتار میں سکی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں مولد کا تحلیل و شوار ہوا کرتا ہے +

تیس کہتا ہوں کہ صرف ہینگا در مزج سیاہ و دلوں چیزیں فرداً فرداً بھی بہت مفید ہیں، بشرطیکہ نفع ظاہر ہو جائے، اور مرض انتہا کو پہنچ جائے، اسی طرح مریض کو اسپانہ (عصنا) اور کبر رائی اور مری کا کاغذ اور تمام وہ چیزیں کھلائیں، جن میں قوت لمطّفہ زیادہ موجود ہو، اور گاسے چالیس روز کے بعد روزانہ صبح اور شب کے وقت دو بار کھلیتے ایک بیر (نقہ) کی مقدار میں کھلایا کرتے ہیں، بشرطیکہ بخاری تیز نہ ہو، اور اصل مادہ صفراوی نہ ہو، اس وقت میں نفع کے ظاہر ہونے اور مرض کے انتہا کو پہنچ جانیکے وقت) اور انخطاط کے وقت مندرجہ ذیل قرص مفید ہے:

نسخہ قرص: عصاۃ غافقہ: زعفران ہر ایک تین درم (۱۱ ماشہ)، اسقوتو قند لون (لکھ لاکھ)، ریونڈ جینی، بسلوچن ہر ایک پانچ درم (۱۱ ماشہ)، تخم حاض، تخم خرقہ، گل سنخ، بابچہ، تخم کشوث، انیسون، تخم کرفس، بیج کبر، حبہ لبان، بادیان ہر ایک چار درم (۳ ماشہ) (بعد ضرورت) آب کرفس میں (دواؤں کے سفوف کو) گوند بکر قرص بنائیں۔ اور آب بادیاں، آب کاسنی اور آب کشوث کے ہمزاد کھلائیں \* یہ قرص بہت سی وجہ سے نافع ہے \*

جب مادہ میں کفج آجائے، تو مندرجہ ذیل دوا مفید ہے :

نسخہ: رُمر کی ستائیس دھرم، سنبل الطیب تیرہ دھرم، فطر اسالیون پندرہ  
دھرم، انیسون دس دھرم، عاقر قرقا، قسطا، نقاح اذخر ہر ایکس پانچ دھرم، کوٹ  
چچان کر شراب عتیق (پُرانی شراب) یا شیر و زنجبیل (یا شیر و ترنجبین)،  
میں گوند ہیں، مقدار خورد اک ایک جوزہ یعنی انخروٹ کے برابر (یعنی  
بقدر سات دھرم یا تقریباً دو تولہ) +

۱۰ اہیاد (صنّاء) ایک قسم کی غذا ہے۔ جو مچھلی سے تیار کی جاتی ہے۔

ۛ ایک ورم : ۛ ماشہ +

مندرجہ ذیل دوا گاہے اس مرض کے آخر میں ایسے مریضوں کو دیتے ہیں جو بخار سے نقیہ و ضعیف ہو چکے ہوں۔ اسی طرح جبکہ اعضا کو گرمی، سردی اور لرزے کی آہستہ سے محفوظ رکھنا مقصود ہو، اور نیز حرارت کی کمی تلطیف مادہ کے ساتھ مطلوب ہو۔  
**نسخہ :-** اجوائن خراسانی، بیرون ہر ایک ایک قیراط (دو درتی)، حلیت تقریباً ہتائی باقلا (ڈیڑھ ماشہ) تینوں ادویہ کو پیس چکانکر کھلائیں \*

یہ دوا بھی فوائد میں دوائے مذکورہ کے مانند ہے۔  
**نسخہ :-** پودینہ بستانی چار مثقال (ڈیڑھ تولہ)، تخم انگن بیس مثقال رساوی سات تولہ (ایون ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) بہت چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر (اور سایہ میں خشک کر کے) رکھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ (ہر بار عرق گاؤں) و عرق بادرنجبویہ) \*

مندرجہ ذیل دوا کا استعمال بھی نفع ظاہر ہونے کے بعد آخر مرض تک فائدہ مند ہے۔  
**نسخہ :-** سویرہ سنٹے منانی یا ہروی، ہسن جنگلی، آس تازہ، (تینوں ادویہ) ہوزن لیکر پانی میں جگودھی جائیں۔ اس کے بعد خوب اچھی طرح جوئدیکر چھان لیں، اور اس بقدر ایک ادویہ (دولہ ۸ ماشہ) لیکر پلائیں۔  
 اسی طرح یہ دوا بھی فائدہ بخشی ہے :-

**نسخہ :-** تخم کرفس، انیسون، قودمانا ہر ایک پانچ درم (۱۰ ماشہ)، معتبرہ ہی، غافث، ہر ایک سات درم (دو تولہ چار درتی)، اجوائن چار درم (چودہ ماشہ) شکامی تین درم، مویرہ سنٹے دس درم سب کو تین رطل (تقریباً ڈیڑھ سیر) پانی میں پکائیں، بابتک کہ ایک رطل باقی رہ جائے (اس کے لے زہیب منانی یعنی منان کی مویرہ زہیب ہروی یعنی ہرات کی مویرہ منان اور ہرات مقامات کے نام ہیں) \*



بعد چھان کر پلائیں)۔

ذیل کی مجون بھی مریشان رنج کے لئے نافع ہے۔

نسخہ:- نانخواہ (اجوائن)، باجھڑ، بودین ہر ایک دس درم، کر دیا، انیسون ہر ایک سات درم، ہینگ پانچ درم، سوٹھ چار درم، تچ تین درم، بقدر ضرورت (ادویہ سے گلتا) شہد میں گوند بھر مجون بنائیں ورتھار خوراک ہر ایک درم ہمراہ آب کرفس اور آب بادیان (عرق کرفس - عرق بادیان)۔  
یہ قرص بھی مفید ہے۔

نسخہ:- عصارہ غافش دس درم، استقلو قندریوں، ہنسلوچن، بادیان، باجھڑ، زعفران ہر ایک پانچ درم، لک (لاکھ)، ریوند چینی، ہر ایک چار درم، تخم خرفہ، تخم خیازہ، ہر ایک چھ درم، آب کرفس میں گوند بھر قرص بنائیں، اور سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں۔

ایضاً | یہ قرص رنج بلغمی کے لئے منفعت بخش ہے۔

نسخہ:- مڑکی پانچ درم، زعفران، فطر اسالیون، ہر ایک پانچ درم، باجھڑ ساڑھے چار درم، جندبید ستر تین درم، انیسون ساڑھے تین درم، تخم کرفس، کر دیا، ہر ایک چار درم، حٹا، تچ، میہ ہر ایک ۲ ۱/۲ درم، سیسالیوس، اندرہ خون مجون ہر ایک ۱ ۱/۲ درم، (بدستور قرص بنا کر استعمال کریں)۔

جب لرزہ شدید ہو جائے، تو نیم گرم پانی سکنجبین کے ہمراہ پلا کرتے

۱۵ عام: غیر مشہور بوٹیوں میں سے ہے، جو غالباً ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتی ہے۔

۱۶ سیسالیوس کا مشہور نام نہیں ملا۔

۱۷ تحقیق طلب ؟؟

کرنا مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس سے قے نہ آئے، تو حسب ضرورت (گذشتہ صفحات کی) مذکورہ قے آورادویہ سے قوت دیکر پلائیں، اور قے کرائیں، اور شیخ (درمند) اور بابونہ جیسی ادویہ کے جو شانہ سے مرین کر ایسے کپڑوں میں بھی طرح پیٹ کر اور چھپا کر بھپارہ دیں کہ گرمی اندر اکٹھی رہے۔

**مسہلات** | جن کی نفع کے بعد ضرورت پیش آتی ہے (درج ذیل ہیں) :-  
**نسخہ مسہل** :- پوست ہیلہ کا بلی چھ درم، ایتھون، افسین  
 ہر ایک پانچ درم، پوست ہیلہ زرد، عصارہ غافث، آملہ ہر ایک چار درم،  
 تخم کرفس، انیسون، بادیان، ہر ایک دو درم، ان ادویہ کا جو شانہ بنا کر  
 استعمال کریں، یہ لہولت دست لاتا ہے۔  
 یا یہ نسخہ مسہل تیار کر کے پلائیں :-

**نسخہ مسہل دیگر** :- کشمش دس درم، پوست ہیلہ کا بلی، ایتھون،  
 ہر ایک آٹھ درم، شاہترہ سات درم، شکامی، قنطاریون غلیظ چھ درم، غافث  
 پنج اذخر ہر ایک پانچ درم، سب کو پانچ رطل پانی میں جو شدیں۔ یہاں تک  
 کہ ایک رطل پانی باقی رہے (اس کے بعد چھانکر پلائیں)۔

**حب خفیف** (ہلکی گولی) اگر پانچ روز میں ایک مرتبہ استعمال  
 کی جائے، تو اس بخاریں مفید ہوگی، یہ گولی مجرب ہے :-

**نسخہ** :- ایتھون، تہ بد ہر ایک دس درم، کر دیا، انیسون، ہر ایک  
 سات درم، اجوائن آٹھ درم، تخم کرفس، بادیان، ہر ایک تین درم،  
 بسفانچ چھ درم، غار یقون سفید آٹھ درم، نمک ہندی پانچ درم،  
 ایارنج فیتر، گیارہ درم، پودینہ کے پانی میں گوندھک گولیاں بنائیں۔  
**مقدار خوراک** : ڈیڑھ درم (سوا پانچ ماشہ)۔

اگر رنج کا مادہ سودا سے ملنی ہو، تو ذیل کی گولیاں  
نفع دیتی ہیں +

نسخہ :- افیمون، اجرائن، غاریقون ہر ایک آٹھ درم، تخم کرفس،  
انیسون، بادیان، ہر ایک تین درم، نمک نفطی پانچ درم، ایارنج،  
تربہ، ہر ایک دس درم، گولیاں بنائیں +  
مقدار خوراک : ڈھائی درم (پہلے نو ماشہ) +

اگر تپ رنج میں طحال کے اندر درد بھی ہو، تو اس دوا سے فائدہ حاصل  
ہوتا ہے، اور یہ دوا بہولت دست لاتی ہے +

نسخہ :- اسقو لو قندریوں پندرہ درم، غاریقون بارہ درم، ہیلہ  
سیاہ، ایارنج ہر ایک دس درم، پلوسٹ ہیلہ کابلی، انستین، ہر ایک  
آٹھ درم، شکامی، باد آوردا، کما فیطوس (لکڑی وندہ)، عصاۃ غافقہ،  
ہر ایک سات درم، تخم جھاڑ (مائیں)، منج کبر پانچ درم، تخم کرفس، انیسون،  
بادیان ہر ایک تین درم، ان سے مہجون یا گولیاں بنا کر استعمال کریں +  
غذا : مریضان رنج کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ پہلے ہفتہ سے لیکر تین ہفتہ تک

کسی قدر تلخیص کی جائے (غذا نہیں ہلکی دی جائیں) لیکن خیال رہے کہ یہ تلخیص  
شعب قوت نہ پیدا کرے۔ چنانچہ بغرض تلخیص گوشت اور زہومات (بسانہ کی  
چیزوں) سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ تلخیص تدبیر مریضوں کے مادہ مرض کو کم  
اعرائن میں خفت پیدا کرے گی، اور ان کی مدت مرض کو کم کر دے گی۔ البتہ تین ہفتے  
گزرنے کے بعد قوت کو برآگیتہ کرنے کی غرض سے کھٹک روضی، بیشہ نمیرشت پودر کا  
لٹھ سک ترغرائی - پتہ پل زین کی مچھلی - یعنی ایسے دریا کی مچھلی جو پتھر علی زمین

پر بہتا ہو +

مرغ اور تہموؤں کے مانند اغذیہ کا کھلانا ضروری ہے۔ بعد ازاں جب اس قدر مدت گزر جائے، پس مدت تک کے لئے نہ ہومات کھانے سے منع کیا گیا تھا (یعنی تین ہفتے اور گزر جائیں) اور مریض میں خفقت نمودار نہ ہو، تو اس وقت نہایت ضروری ہے، کہ قوت کا لحاظ رکھا جائے، اور زیادہ قوی اغذیہ کھلائی جائیں۔ مثلاً جوان مرغیوں اور بکری کے یک سالہ بچہ کا گوشت، اور ایسے پرندے جن کا گوشت نرم ہو، جیسے تدر، تیرا، رانچی، مچھلی جو بہت بڑی نہ ہو، یہ بات جاننا چاہئے کہ مریض رنج کو جو اغذیہ کھلائی جائیں، اُن میں چند صفات جمع ہونی چاہئیں، **اول** یہ کہ وہ نفاخ نہ ہو، بلکہ نفخ کو تحلیل کر نیوالی ہو، جو سودا رہے پیدا ہو جائے کہ تاسے۔ **دوم** یہ کہ وہ غلیظ نہ ہو، بلکہ غلیظ مادہ کے لئے ملطف ہو سوم یہ کہ وہ قابض نہ ہو۔ بلکہ ملین ہو۔ چہاں دم یہ کہ اس سے جو خون پیدا ہوا وہ محمود ہو۔ بالعموم ایسی غذا اُس وہ ہوتی ہیں جن میں حرارت و رطوبت ہوتی ہے، یہ بات تجھے پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے کہ نوبت سے قبل کس طرح اور کتنے گھنٹے قبل غذا دینی جاتی ہے۔ نیز غذا کس قدر کھلائی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بیاں ہو چکا ہے کہ گاہے اسی ضرورت کی وجہ سے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے (یعنی جبکہ ضعفِ قوت کا اندیشہ ہوتا ہے) ٹھیک نوبت کے وقت یا اس کے قریب غذا دینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ بخارِ فلو، شکم کے وقت آئے، تاکہ طبیعتِ مادہ مرض کے علاوہ دوسرے مادہ (غذا) کی طرف متوجہ نہ ہو (یعنی طبیعت صرف مادہ مرض کی اصلاح اور نفسیہ میں مشغول رہے) یہاں تک کہ اس کو دفع کر دے۔ اس مرض میں صاف، سفید اور رقیق شراب مفید ہے۔

### علاج ربع لازمہ

ربع لازمہ کا حال وہی ہے، جو کہ ہم قبل میں بیاں کر چکے ہیں، یعنی ربع لازمہ

کم پیدا ہوتی ہے)۔ اور اس کا قانون علاج مریض وارہ کے قانون علاج کے مطابق ہو۔  
 صرن چند باتوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک بات تو یہ ہے کہ اس میں بخار  
 کے لازمی ہونے کے باعث گرم ادوہ کے استعمال میں اعتدال کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔  
 اور تبرید کا خیال زیادہ کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کے علاج کے لئے سکنجبین، گلغندہ  
 سکنجبین ہندوی، مار الاصول معتدل (معتدل جڑوں کے پانی) اور افسردہ جات  
 شہد کے ہمراہ پلائے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بخار میں (باسلیق  
 یا اکل کی) فصد زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں مادہ رگوں کے اندر بند  
 ہوتا ہے (اور فصد کے ذریعہ اُس کا ٹکٹا آسان ہوتا ہے)۔ اور تیسری بات یہ ہے  
 کہ اس میں ریح دائرہ کی بہ نسبت گوشت کھانے کی اجازت بہت کم ہے۔ یعنی  
 اس میں گوشت سے روکا جاتا ہے، اور اس کی اجازت کم دیکھائی ہے)۔

## حمائے خمس و سندس و سنج و غیرہ

ماہیت :- حمائے خمس غیر سودا کی قسمیں ہیں: پانچویں روز بخار کا  
 دورہ ہوتا ہے (خمس، چھٹے روز بخار کی نسبت آئے تو یکہ سبب میں ملتا ہے)  
 ساتویں روز دوا یکہ سبب نہیں روز دوا یکہ قسح اور سوہی روز دوا یکہ قسح ہے

اس قسم کے بخار دوا یکہ سبب رکھا جاتا ہے اور اطباء کا ایک گروہ کا نام دوا یکہ رکھتا ہے  
 اسباب :- یہ بخار اپنے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ریح کے مادہ کے عجائز مشاکل  
 ہوتا ہے، لیکن یہ زیادہ غلیظ اور قلیل ہوتا ہے (اسی واسطے امکاناً نہ راحت  
 دے گا نہ ہوتا ہے) یہ بالعموم سودا سے یعنی سے پیدا ہوتے ہیں۔ سندس، سنج اور ان کے  
 علاوہ (تسع، عشر وغیرہ) بخاروں کو بقراط تو ذکر کرتا ہے (یعنی بقراط ان بخاروں کو  
 وجود کو تسلیم کرتا ہے، لیکن جالینوس کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں اس

قسم کا کوئی بچا نہیں دیکھا، بلکہ میں نے حملے خمس تک کو نمایاں طور پر نہیں پایا ہے اگر وہ تھا۔ تو پوشیدہ سا بخار رنجی خمس، بچا، دقتینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جی خمس ہی تھا، نیز (جالیئوس نے قول بقراط کی توجہ بیان کرتے ہوئے) کہا ہے کہ ممکن ہے کہ سنج و تسع جیسے بخاروں کا سبب کوئی خاص تدبیر ہو (ماکول و مشروب وغیرہ کی کوئی غلطی ہو) جس کے استعمال سے اس قسم کے بخار پیدا ہو جاتے ہوں، اور جب انکا (غلط تدبیر کا) اعادہ کیا جاتا ہو، تو پھر اسی طرح اور اسی مدت میں یہ بخار دوبارہ ظاہر ہوتے ہوں، اور اگر انکو (لأن عاد توں اور غلط تدبیروں کی) ترک کر دیا جائے اور انکی اصلاح کر دی جائے تو (شائد) یہ بخار نہ پیدا ہو۔ پس اس قسم کے بخاروں کے دوروں اور انکے بار بار لوٹنے کا سبب (غالباً) غلط تدبیر کا بار بار اعادہ ہوتا ہے نہ کہ مواد کا بار بار گزرا اور انکا مواد نہ۔

(اس کے بعد) جالیئوس کہتا ہے کہ اس قسم کے بخاروں کے ہمتان میں خاص خیال رکھیں ریا یہ کہ اس امر کی آزمائش کا خیال رکھیں تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو، علاوہ ازیں (ذکورہ اقوال کو مد نظر رکھتے ہوئے) گویا جالیئوس اس قسم کے بخاروں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا ان بخاروں کا منکر ہے، اور اگر تسلیم کرتا ہے۔ تو انکا سبب گویا وہ دوسرا ہے، اور انکی اہلیت کی دوسری بنیاد پھر تاجر (شلاً غلط تدبیر)۔ لیکن بقراط نے سنج اور تسع کو وجود کو متعلق قول محقق پیش کیا ہے اور خوبصورتی کی ہے اور ایمر کوئی دشواری نہیں، اور نہ بین طور پر محال ہے، کہ انکے تادل کی ضرورت پیش آئے، بقراط نے اس قسم کے بخاروں کو متعلق بیان کیا ہے کہ سنج کا زمانہ دراز ہوتا ہے، اور یہ ممکن نہیں ہے، اور تسع کی مدت سے بھی دراز ہوتی ہے، اور یہ بھی ممکن نہیں ہے، اور تیر (بقراط نے بطور چستان کے) کہ اسے کہ غلط تمام بخاروں کے

لہذا ان الحما سیۃ آرد ان الحما سیۃ بخاروں میں سے ہوتی ہے

زیادہ ردی ہے، کیونکہ یہ سل سے پہلے ہوتی ہے یا اس کے بعد ہوا جائیو سس، اس کا خیال خمس کے متعلق تم کو معلوم ہی ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک اس قول (حیثان) کی ایک صورت تاویل نظر آتی ہے: وہ یہ ہے کہ سل سے اس کی مراد وق ہے، اور اس کے قول میں "خمس" تفسیر مہمل کا موضوع ہے (کلیہ اور دائیہ نہیں ہے) جو کہ دوام اور عموم کو نہیں چاہتا۔ گویا بقراط کہتا ہے کہ خمس کی ایک قسم ایسی ہے جو تمام بخاروں میں زیادہ ردی ہے، کیونکہ وہ وق سے قبل ہوتی ہے یا اس کے بعد، اور بقراط کے اس قول (وق سے قبل ہوتی ہے یا بعد) کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت بخار دیرینہ ہو کر اور مدت دراز تک قائم رہ کر اندر ابھرنے لگتا رہتا ہے، نیز جبکہ بے قاعدہ ہوتے، اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں، تو ایسے بیقاعدہ دیرینہ بخاروں کا انجام بالعموم یہ ہوتا ہے کہ اعضا درمیدہ تک اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور وق لاحق ہو جاتی ہے، اور اس قسم کے بے قاعدہ بخاروں کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ آخر کار ایک طریقہ پر ٹھہر جاتے ہیں (یعنی بے قاعدہ سے باقاعدہ ہو جاتے ہیں، اور بارہی سقرہ اوقات میں آنے لگتی ہے) اور دو ایک طریقہ (مقررہ دورہ) بالعموم رہتی ہے، جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں، لیکن ان حیات کا انجام رہتی کی طرف اسی وقت ہوتا ہے، جبکہ اخلاط کی مقدار (نسبت) زیادہ ہو (اور یہ غلیظ ہوں) اور رطوبات میں کثرت ہو، اور (یہ ظاہر ہے کہ) جب ذوبان زیادہ ہو جاتا ہے، اور استفرغات محسوسہ وغیر محسوسہ بے درپے ہوتے ہیں، تو اخلاط میں اسے منطق میں تفسیر مہمل ایسے تفسیر (جملہ) کو کہتے ہیں جو کلی نمونہ بلکہ اگر کوئی ایک فرد بھی اس کا سچا ہو۔ تو وہ تفسیر جبرائیل نہیں ہو سکتا، مثلاً کہا جائے کہ "انسان کا" ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ گاہے کوئی انسان کا نام بھی ہو سکتا ہے، جو انسان کا ایسا نمونہ ضروری نہیں ہے، مثلاً استفرغات محسوسہ کی مثال پیشاب، پاخانہ اور پسینہ ہے، اور استفرغات غیر محسوسہ کی مثال "تحلیل" ہے۔

رما دیت بہت ہی قلیل دور بہت ہی ملینط باقی رہ جاتی ہے، جس سے باری کا دیر میں  
آنا ضروری ہے۔ چنانچہ جس مادہ سے رنج پیدا ہوتا، اس سے نفس پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی  
حالتوں میں یہ بھی ممکن ہے کہ بدن ایسے اشتعال کے لئے مستعد ہو جائے، جو اسے  
وق میں مبتلا کر دے +

صورت دیگر [اسی طرح جب تپ وق اولاً ہو، تو یہ بعید نہیں ہے کہ وق کے آخر میں  
قلب اخلاط کی وجہ سے اُن میں تقوڑی سی رما دیت پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد  
اس تقوڑی سی رما دیت میں تعفن پیدا ہو جائے، جس سے یہ بخار (نفس) لاحق ہو جائے  
اور چونکہ تپ وق بدن کو ضعیف کر دیتی ہے، لہذا اس کے بعد پیدا ہونے والا حائل  
نفس یقیناً ردی ہو گا۔ کیونکہ یہ (حائل نفس) اس امر کی علامت ہے کہ اس غلط میں بھی  
احتراق پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ مقدار قلیل میں باقی رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس قلیل المقدار  
غلط کی رما دیت بھی کم ہوتی ہے + اس حائل نفس کے زیادہ ردی ہونے کی ایک  
وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے تپ وق میں زیادتی ہو جائے گی، اور یہ بخار ردو ہوا  
(مصناعت) ہو جائیگا +

یہ ضروری نہیں ہے کہ جن امراض کا کسی خاص زمانہ یا کسی خاص ملک میں شہ  
نہو، اُن کے وجود سے انکار کر دیا جائے جیسا کہ جالینوس نے کیا ہے، کیونکہ اس  
قسم کے امراض لا تعداد ہیں (جو خاص ملک اور خاص زمانہ میں نمودار نہیں ہوتے،  
اور وہ سرے ملکوں اور دوسرے زمانوں میں نمودار ہو جاتے ہیں) +

اسی طرح یہ کہنا بھی مناسب نہیں ہے کہ نفس کے وجود کے لئے پانچویں آد  
(اخلاط چار گانہ کے علاوہ) کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ سودا، کا دورہ جو ربو  
(چوتھے روز) ہوا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سودا، سودا ہی (اور اسکی  
ذات کا مقتضائے ہی یہ ہے کہ چوتھے روز دورہ کرے)۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ



سود اور غلیظ اور قلیل ہے + لہذا گاہے یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اشخاص میں (ربع بلغمی نسبت) سوداء زیادہ غلیظ اور قلیل ہو، اور اس میں نفیض عارض ہو تو اس صورت میں نفس پیدا ہو سکتا ہے) +

اسی طرح اس بات پر کسی کا یہ اعتراف کرنا بھی جائز نہیں کہ اسی طرح بلغم کے قریب غلیظ ہو جانے پر اس کے لئے بھی دوسری نوعیتیں ہو سکتی ہیں: (اس کا جواب اب ہم دیتے ہیں) کہ جواز امکان میں گنجائش بہت زیادہ ہے۔ اور کسی دعویٰ کے نفیض (خلاصہ) کے الزام سے بچنا بہت مشکل ہو پھر یہ بھی بات ہے کہ جو چیز کبھی نہ دیکھی اور نہ سنی گئی ہو، اور جس چیز کو کسی تجربہ کار یا عالم نے نہ بتایا ہو، ایسی چیز کا جواز امکان بھلا اسکے برابر ہو سکتا ہے، جسکی شہادت بقراط جیسے (فاضل محقق و تجربہ کار) نے دی ہو + علاوہ ازیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا ہے کہ اس نے حمائے قلع کا مشاہدہ کیا ہے، اور خمس کو تو میں نے بذات خود بار بار دیکھا ہے، اور مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ میں یہ کہوں کہ اس بخار کا مادہ (سود اسکے علاوہ) کوئی دوسری خلط ہے +

## علاج

اس قسم کے بخار دیکھا علاج ”ربع بلغمی“ کے علاج کے قریب ہے۔ ان کے علاج میں فاقے اور لطافت پیدا کرنے والی تدبیر کی زیادہ ضرورت ہے، اور نیند کی حاجت ہے، جو غذا کیلئے ہاضم ہے۔ تاکہ مادہ غلیظ تحلیل ہو جائے، اور نفیض باجائے ملے۔ شلاً آپ نے کسی چیز کا دعویٰ کیا تو دوسرے غیر منصف شخص کو موقع اعتراف مل سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایسا نہ ہو، لیکن ایسے اعتراف سے نفس دعویٰ باطل نہیں ہوتا۔ خصوصاً اگر وہ دعویٰ کسی دلیل سے قوی ثابت ہو گیا ہو۔ مترجم +

اسی طرح غلظت پیدا کرنے والی تدابیر کی بھی حاجت ہے، تاکہ اس کی وجہ سے قوت کمزور نہ ہو، اور یہ (دونوں یعنی تلطیف و تغلیظ) گویا ایک دوسرے کے مضاد و مخالف ہیں (کیونکہ یہاں لطافت و غلظت پیدا کرنے والی تدابیر کے اجتماع کی ضرورت ہے)۔

چونکہ اس قسم کے بخاروں میں قوت زیادہ ضعیف نہیں ہوتی، لہذا ہم بلا خوف و خطر ایک عرصہ تک لطیف تدابیر استعمال میں لاتے، اور مرین کو عرصہ تک فاقہ کراتے ہیں۔ پھر تلطیف تدبیر سے جو ضرر پہنچتا ہے، ہم اسکی تلافی جب چاہیں، اس طرح کرتے ہیں کہ مرین کو ایسی غذائیں کھلاتے ہیں، جو جیدا و زرد و مہضم ہوتی ہیں، خون زیادہ پیدا کرتی ہیں، اور وہ مادہ کو غلیظ کرنے والی، یا اس کو زیادہ کرنے والی نہیں ہوتیں۔

ان بخاروں کے لئے زیادہ سفید اور نان معاجیہ ہے کہ کنگلی (خرق) سنے، یا بزرغبل محرق (تخم مولی کنگلی کے ہمارے) سے یا مین پھل اور تخم بیتوا کھلا کر قے کرائیں۔ اور ایارجات کھلا کر اسہال لائیں۔ اس کے بعد تریاق جیسی ادویہ استعمال میں لائیں۔ اس وقت (یعنی استفراغ کے وقت) دواؤں سے، اور گرم حمام سے، پانی اور مرطبات کا استعمال کئے بغیر، پسینہ لانا بھی نفع دیتا ہے۔



## مفید اضافات

طبع دوم میں یہ مفید اضافات کتاب ”حیات اجامیہ“ اور ”نکاروں“ کے اصول علاج سے اخذ کئے گئے ہیں +

محمد کبیر الدین

۲۷ جون ۱۹۳۳ء

”خواہشہ بلغمیہ کیلئے بعض طبائے دہلی کا معمول مطب“

ابتداءً صبح کے وقت نسخہ ذیل استعمال کرتے ہیں:

شیرہ بادیان ۵ ماشہ، شیرہ موینہ سنتے ۹ دانہ، عرق بادیان ۱ اور عرق کوبہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے اور چھانکر پلائیں اگر تین روز کے بعد بخار باقی رہے، تو خا کشی، ماشہ چھڑک کر پلائیں +

اگر تقویت و ماغ مد نظر ہو تو خمیرہ گاؤز باں سادہ ایک تولہ یا خمیرہ گاؤز باں جواہر والا، ماشہ کھلا کر مذکورہ بالانسخہ، شیرہ بادیان والا پلائیں، اگر معدہ زیادہ خراب ہو، تو جوارش کوفی، ماشہ، یا جوارش جالینوس، ماشہ کھلا کر مذکورہ بالانسخہ شیرہ بادیان والا استعمال کریں +

سریدیوں کے موسم میں، اور علی انحصار جس حالے باغمیہ

میں شیرہ جات سے ابتساب کیا جاتا ہے، اور شیرہ جات سے

بترجہ شاہدہ کو سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر ان حالات میں

شیرین استعمال کئے جائیں، تو نسخہ تیار ہونے کے بعد انکی سردی ماری جائے

اور حرارت ہو بچا کر اسے نیگرم کر لیا جائے +

**بعض اوقات صبح کے وقت نسخہ خلل شکم اور شام کے وقت دہی نسخہ ذکرہ**

شیرہ بادیان والا بلائے ہیں، کیونکہ مذکورہ بالا نسخہ ازالہ مرض کے لئے عام طور پر  
ناکافی ثابت ہوا کرتا ہے +

**نسخہ خلل شکم (نوع پیٹ خلل)؛ گل بنفشہ، ماشہ، سوربنہ ۹، اڈا  
بادیان، ماشہ، بچکا سنی، ماشہ، شکاؤزبان ۵ ماشہ، سب کورات کے وقت گرم  
پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت چھانکر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر نیگرم پلائیں +**

**رمز مطلب** اگر عمدہ اور امعاریں لیسوار بلغم حباباں ہو، اور ہر از میں اس  
قسم کا بلغم فتنہ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہو، تو تخم کشوت تنہا، یا تخم کشوت  
اور پیرس یادستان دونوں، ہر ایک ۵ ماشہ اُن پانچ دواؤں میں اضافہ کریں +  
اگر مؤاظبہ کے ساتھ احتیاط یا عمدہ میں ورم ہو، تو نوع پیٹ خلل میں  
آب برگ کاسنی بنمرورق ۴ تولہ تنہا، یا آب برگ کاسنی بنمرورق اور آب  
برگ کچھ بنمرورق ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ نزلہ کی شکایت بھی ہو، یا اسی اثنار میں پیدا ہو جائے  
تو اس نسخہ میں تخم خطمی، تخم خاڑی ہر ایک، ماشہ اضافہ کر دیں +

اگر بخار کے ساتھ اعلیٰ میں درد ہو تو برگ توت ایک تولہ اضافہ کریں، اور  
بجائے خمیرہ بنفشہ کے شربت شہتوت ۲ تولہ حل کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہو، تو اصل السوس نقشر (منطی) پانچ ماشہ  
تنہا، یا اس کے ساتھ گل کاؤزبان ۵ ماشہ بھی اضافہ کریں +

اگر بخار کے ساتھ ورم طحال بھی ہو، تو اخیر زر دود عدد ۲ کڑے مکھڑے کر کے  
نسخہ میں اضافہ کر کے دات کو بھگو دیں +

اگر آنتوں میں خراش اور جیش کی شکایت ساتھ ہو، تو لعاب ریشہ خطمی،  
ماشہ الگ نکال کر صبح کے وقت نسخہ کی تیاری کے بعد شامل کر کے پلائیں +

اگر جمنی، واذلیہ کے ساتھ صفراء کی زیادتی ہو، صفراء می تھے، اور مستحلی کی  
شکایت ہو، منہ کا مزہ فیکین ہو، منہ سے بلغم فیکین خارج ہوتا ہو، یا پیاس کی شدت  
ہو، تو ان تمام صورتوں میں آو بخارا ۵ دانہ اضافہ کر دیں +

**سہ نسخہ خلل شکم دراصل ایک نسخہ منسج ہے، جس کے بعد تلین و اسہال کی دوائیں  
استعمال کر لی جاتی ہیں +**

اگر بخار کے ساتھ فساد خون کے آثار و قرائن بھی ہوں، مثلاً جلد کی رنگت اور حالت بدلی ہوئی ہو، یا فارش وغیرہ جیسے جلدی امراض میں مرین مبتلا ہو، تو شائبہ، چہرہ ہر ایک، ماشہ نسخہ مذکورہ میں بڑھا دیں +  
اگر بخار کی مریضہ کا حیض بند ہو، تو تخم خیارین نیکوفہ، تخم کاسنی نیکوفہ ہر ایک ۲ ماشہ بڑھائیں +

اگر بخار کے ساتھ یرقان لاحق ہو جائے، تو تخم خیارین نیکوفہ، ماشہ بھگونے کی دواؤں میں شامل کریں۔ اور مولیٰ کے سہرہ بتوں کا پانی ۲ تولہ صبح کے وقت نسخہ میں اضافہ کر کے پلائیں +

اگر اخلاط بفسیہ زیادہ غلیظ و بارو ہوں، اور تفتیح عروق و مجاری زیادہ مدنظر ہو، تو بخار دیان، ماشہ، اعلیٰ السوس مقشرہ ۵ ماشہ اضافہ کریں +

اگر تحلیل رطوبات اور تلطیف مادہ زیادہ مدنظر ہو، اور مرین بلغمی المزاج اور فرہ بلغمی ہو، تو بیخ اذخراد بیخ کبوتر ہر ایک، ماشہ اضافہ کریں +

اگر مزاج طبع کے ساتھ استسقاء بھی ہو، تو انجیر زرد و عددہ اور تخم کشوث ۵ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر (نسخہ میں اضافہ کریں) +

اگر حاجت معمول سے نرم اور کٹی بار آتی ہو، تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت بنفشہ ۲ تولہ استعمال کریں۔ اور اگر دست آ رہے ہوں، تو آب بارہنگ

سہرہ روق ۲ تولہ اضافہ کریں، اور خمیرہ بنفشہ کی بجائے رب ہی شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

اگر قبض رفع کرنا ہو، تو گل سرخ، ماشہ اضافہ کریں۔ بشرطیکہ نزلہ نہ ہو، ورنہ سنناہ کی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک، یا ریونڈ جینی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

تک اضافہ کریں +  
اگر اس نسخہ کو سات روز پلانے کے باوجود بخار دفع نہ ہو (جیسا کہ بعض

اوقات اسی نسخہ سے بخار دور بھی ہو جایا کرتا ہے) تو فاکسی، ماشہ اضافہ کریں، چنی دو، رتیار ہونے کے بعد اوپر سے جھڑک کر پلا دیا کریں +

نعن لوگ تیسرے ہی دن نسخہ خلل شکم میں فاکسی بڑھا دیا کرتے ہیں +  
اگر اس معمولی تلمین سے بخار نہ جائے، تو اس سال کا اشتہا کم کریں، لیکن

ادویہ مسمیہ یہ ہیں: گل سرخ، مسد رکی ہر ایک سات ماشہ

مغز فوس خیار شہر۔ ترنجبین، شکر سرخ، ہر ایک ۴ تولہ، شیرہ مغز بادام

شیریں ۵ عدد (پاروغن بادام شیریں ۹ اشہ) پہلی دو، دایں نو شب نے اور توت  
نخ کے دوسرے اجزاء کے ساتھ بھسگوئی جاتی ہیں۔ اور ۱۰۰-۲۰۰ سی ۱۰۰-۲۰۰  
صبح کے وقت ملائی جاتی ہیں۔ اور آخر میں دوا کو پچانکر شیرہ مغز بادام یا  
ردغن شامل کر کے پلا دیا جاتا ہے۔

صبح کو یہ دربار بانی جاسے، اور سہ پہر تک مرہٹن کو کوئی نذرانہ دیا جائے۔  
پیس کے وقت اور بلا پیس کے عرق بادیاں تنہا عرق گاس کو زبان کے ساتھ نیگرم  
پلاتے رہیں۔ اس سے دستوں کے آنے میں امداد حاصل ہوتی ہے۔ +

اس مسلسل سے سب بہتر کم ہونا چاہا بیچ دست آجاتے ہیں، اگرچہ بعض لوگوں میں اس سے کم اور اس سے زیادہ بھی دست آسکتے ہیں۔

اگر اتفاقاً دوا پہر اور سہ پہر تک دست نہ آئیں، تو بطور مدد کے شربت درد کوکڑھ  
 بہ تولہ - شربت دینارم تولہ - عرق بابا یا ۱۲ تولہ - یا ۱۶ تولہ میں ملا کر نیم گرم کر کے  
 پیلائیں۔ اس کے بعد شام تک عموماً دست آجایا کرتے ہیں +

دست آنے کے بعد سہ پہر کے وقت مونگ کی ملائم اور نرم کھجڑی کھلائیں ، جس میں حادل اور دال ایسی طرح گل گئے ہوں +

اور اگر دست نہ آئے ہوں، تو شام اور رات تک دستوں کا انتظار کریں، اور کوئی غذا نہ دیں۔ ہاں جب دوا مسلسل کار کوئی اثر نہ رہے، بقیہ رسی، بے جینی، اور شکم میں بوجھ نہ ہو، اور کافی دیر تک فاقہ کی وجہ سے مہوک لگ چکی ہو، تو کوئی ہلکی غذا، مثلاً مونگ کی دال کا پانی، ساگو دانہ، چینی گوشت یا نہایت پتلی کھجڑی کھلائیں۔

دوسرے روز صبح کے وقت تہرید کا یہ نسخہ پڑھیں :

فسخہ قابریل: شیر بادیان ۵ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ، عرق بادیان ۲ اتول میں نکال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملا کر اور خاکسی، ماشہ چھترک کر پلائیں +

اس کے دوسرے روز پھر بدستور سابق مسئلہ پلائیں، اور اسی طرح ایک روز کا وقفہ دیکر تیسرا مسئلہ دیں +

اس طرح دو تین سہلوں کے بعد بخار خود بخود رفع ہو جاتا ہے، اگر اہل طرح بخار رفع نہ ہو تو کوئی مانع سختی نسخہ ایسا مل کرے، جن میں سے بعض نسخہ کے دستور علاج میں گزر چکے ہیں، اور بہت سے اس کے بعد نکال چو گئے۔

## دوسرا دستور

بعض لوگ نسخہ پیٹ خلل چھ سات روز پلا کر اس میں سنار کی ۲ تولہ، گلفند ۴ تولہ، اضافہ کر کے سہل دیتے ہیں، اور دوسرے روز نسخہ تبرید ذیل پلاتے ہیں :  
 نسخہ تابلہ ذیل :- خمیرہ کاؤزرباں ایک تولہ کو چاندی کے ورق ایک عدد میں پیٹ کر کھلائیں، اور پھر سے شیر و عتاب پانچ دانہ، عرق کاؤزرباں اور عرق کاسنی ہر ایک ۸ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ چار تولہ ملا کر اور تخم ریحان پانچ ماشہ چھلک کر پلائیں +

پھر تیسرے روز (آٹھویں روز) ایک قوی سہل دیتے ہیں، یعنی نسخہ خلل شکم میں تدریجاً سفید ماشہ، سنار کی ایک تولہ اضافہ کر کے رات کے وقت بھگو دیتے ہیں، اور صبح کے وقت جوش و جگر اور مل چھانکر مغز امتاس ۵ تولہ، گلفند ۴ تولہ، اور روغن بادام شیر میں ۴ ماشہ شامل کر کے پلاتے ہیں، اور دوسرے روز دستور تبرید مذکور پلاتے ہیں۔ اسی طرح گاسے تیسرا اور چوتھا سہل بھی دیتے ہیں +

داخل ہو کر اس بخار میں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سہل علی الصباح

(تقریباً چار بجے) پلا دینا چاہئے، تاکہ بخار کی نوبت سے پہلے ہی

دستوں سے فراغت حاصل ہو جائے۔ اگر دیر میں سہل پلا یا

جائے گا تو بخار کے چڑھ جانے کی صورت میں دست نہ آئیں گے، یا

کم آئیں گے، اور پریشانیوں بڑھ جائیں گی +

تفتیہ کے بعد عموماً بخار دور ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی بخار دور نہ ہوا تو نسخہ زلال برنجاسف، یا نسخہ شکامی باؤ اور د، یا اٹھ پیری اجوائن، یا چکیدہ کاسنی، یا ذیل کا کوئی دوسرا نسخہ استعمال کریں +

**نسخہ زلال برنجاسف** : برنجاسف ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک لے کر رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال (نقحر ہوا صاف پانی) لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیں +

**نسخہ شکامی باؤ اور د** : شکامی، باؤ اور د، ہر ایک ۳ ماشہ، شب کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ سے شیر میں کر کے پلا دیں +

**نسخہ اجوائن اٹھ پیری** : اجوائن بڑی ایک تولہ لیکر صبح کے وقت مٹی کے کرے سے آنچور سے میں ۲ تولہ پانی میں بھگو دیں، اس آنچورہ کو دن کے وقت

سایہ میں رکھیں اور رات کے وقت شبہنم میں۔ دوسرے روز آٹھ پہرے کے بعد صبح کے وقت اس کا زلال چھانکر پلا دیں۔

**نسخہ چکبیدہ کا سنی:** تخم کاسنی ایک تولہ کو نیکوب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر صبح کے وقت چارہ کن دانی میں، جس کے چاروں طرف جانکڑیوں سے باندھ دیئے گئے ہوں، سات مرتبہ رنگریزوں کی رینی کے مانند پٹکائیں، اس کے بعد شربت بزدری نہ تولہ ملا کر پلائیں۔ گاسی، ماشہ بھی جھڑک دیا کرتے ہیں۔

**جوشاندہ گل غافث:** معرق مانع حلی ہے۔ گل غافث ۹ ماشہ جو خشک چھان لیں، اور کسکین ۳ تولہ ملا کر یا اس کے بغیر پلائیں۔

**مغزہ کر نخوہ:** ایک ماشہ کو مرتج سیاہ سات عدد کے ساتھ پانی میں میکہ پلانے سے بٹنی بخار دور ہو جاتا ہے۔ یہ بالخاصہ مانع حلی اور مانع نوبت ہے۔  
**نسخہ خاکسی ہفت جوش:** بٹنی بخاروں کے لئے مفید ہے؛ خاکسی ۷ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں، پہلے روز ایک جوش دیکر پلائیں، اور دوسرے روز دو جوش دیکر پلائیں، اسی طرح سات جوش تک پہنچائیں، اور اس کے بعد ایک ایک جوش کم کر کے ترک کر دیں۔  
**انتباہ (۱):** نوبت کے شروع ہونے سے قبل قے کرا دیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

(۲) نوبت کے آنے سے پہلے کچھ کھانے کے لئے نہ دیں، اور نہ سونے دیں۔ بخار کی باری ایسی حالت میں آنی چاہئے، جبکہ پیٹ ہلکا ہو۔

ذکورہ بالا دوا میں، جو عمدہ ماہ سال و تین کے بعد ہتمال کی جاتی ہیں، عموماً صبح کے وقت دی جاتی ہیں، اور شام کے وقت نغشیرہ بادیان والا دیا جاتا ہے۔

## بعض اطباء کا معمول

بعض اطباء بطور منہج یہ نسخہ پلاتے ہیں:-

**نسخہ منضج:** بادیان، اصل السوس، مقشر ہر ایک چار ماشہ۔ انیسون تین ماشہ، تینوں کو جوش دیکر چھان لیں، اور کلقتدہ دو تولہ سے چار تولہ تک ملا کر دیں۔ گاسی دواؤں کی حرارت کم کرنے کے لئے زرشک پانچ ماشہ اضافہ



کرتے ہیں۔ اور اگر نفع کی ضرورت ہو، تو شربت بزدوری یا سکجین بزدوری  
دو تین تولہ شامل کر کے پلائیں +

جب ایک ہفتہ گزر جائے اور قارورہ وغیرہ میں نفع ظاہر ہونے لگے،  
تو پیرس یاوشان پانچ ماشہ، تر بد سفید چھ ماشہ، موزہ منقہ دو تولہ، انجیر زرد  
تین عدد، برگ سنایک تولہ، نفع میں اضافہ کر کے جوش دیں، اور چھانکر مغز الماس  
چھ تولہ، گلفندہ چار تولہ حل کر کے دوبارہ چھانیں اور روغن بادام شیریں چار ماشہ  
ریاشیرہ مغز بادام شیریں سات عدد (اضافہ کر کے پلائیں +

اگر لغم غلیظہ کو خارج کرنا مقصود ہو، اور سہل قوی دینا چاہیں، تو جب  
چار گھڑی رات باقی رہے، جب ایاراج سات ماشہ کو گرم پانی سے کھلا کر سلا دیں،  
اور صبح کے وقت سہل مذکور پلائیں +

واضح ہو کہ سہل قوی پلانے سے ایک روز قبل سداں کو خارج کر نیکی  
لئے یہ سہل خفیف پلانا مناسب ہے +

**فسخ سہل خفیف** :- بادیان، بنفشہ، خطمی ہر ایک چھ ماشہ، سناے  
کلی ایک تولہ، کل سرخ پانچ ماشہ۔ موزہ منقہ دو تولہ، تخم کاسنی نو ماشہ، مسہاں  
گیارہ عدد پانی میں جوشیدہ یک گلفندہ یا شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں، جب سدا  
خارج ہو جائیں تو دوسرے روز مذکورہ سہل قوی پلائیں +

اسی طرح جب ایاراج کے استعمال سے جب تک ایک دو اجابت نہ ہو جائے  
صبح کے وقت جوشاندہ سہل نہ پلائیں +

دو تین سہل کے بعد اگر شربت دور نہ ہو، اور دہشتہ گزیر چکے ہوں۔ تو  
ترمس محل صغیر حرق بادیان کے ساتھ کھلائیں یا دوسری مانع حمی، دویہ کھلائیں +

## معمولات و مجربات حملے مؤاظہ

جن میں سے بیشتر باغیضہ مانع حمی و مانع نوبت ہیں، اور جن کا استعمال  
تحقیق کے بعد کرنا سودمند ہوتا ہے +

**دوائے شب میانی** :- شب میانی دھنکری، اور مصری دونوں

لہ نسخہ قرص کل صغیر، یعنی اور مرکب بخاروں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے؛  
کل سرخ تین توکڑ، عشائرہ نافث، نسنتین ہر ایک سوا تولہ، مصطلک، منکر،  
باکچیر، اگر ۱۰ اذخر، ہر ایک چار ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر گلاب میں گوند بکر قرص  
بنائیں، مقدار خوراک :- پانچ ماشہ +

ہو وزن کو کوٹ جھانکر ایک ماشہ سے دو ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھلائیں، اور اگر بھٹکری کو بریاں کر لیا جائے تو بہتر ہے، لیکن اگر مریض کو خشک کھانسی ہو تو نہیں دینا چاہئے، اس دوا سے بعض آدمیوں کو دست آنے لگتے ہیں، اور فی الفور بخار رونے ہو جاتا ہے۔

**میکر۔** تپ بخنی کے لئے مفید ہے، کو پیل کر بخوہ تین عدد کو ایک دوسرے کے سیاہ کے ساتھ پانی میں میکر ملائیں +

**حب قراطم۔** تپ موافقہ کے لئے مفید ہے، نشہ : مغز غم کڑ، تر بد سفید ہر ایک ساڑھے پیکل ماشہ، خاریقون سفید، تخم کر فس، انیسون، ہر ایک پونے دو ماشہ، نمک ہندی ایک ماشہ، سب کو کوٹ جھانکر عرق بادیان میں گوند بکر گویاں بنائیں، یہ تمام ایک خیراک ہے، لیکن کمزور مریضوں میں اسکی دوا خیراک کر سکتے ہیں۔ یہ تپ مٹا غلبہ میں شقی و سہل ہونے کی وجہ سے مفید ہے +

**حب ہندی۔** تپ لرزہ کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے +  
**نشہ :** بھٹکری بریاں، سہاگہ بریاں، نمک لاپوری، اجوا من خراسانی ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ جھانکر برگ دھتورہ کے پانی میں گوند بکر چنے کو برابر گویاں بنائیں، تپ لرزہ آنے سے دو گھڑی پیشتر ایک یاد دہانی کھلائیں +

**حب سم الفار۔** تپ لرزہ کے لئے معمول ہے، نشہ : بکھتہ سفید چار تولہ، گل سرخ چار ماشہ، سم الفار (سنگھیا) چار رتی، تینوں کو پیکر مرتج سیاہ کے برابر گویاں بنائیں، تپ آنے سے تین چار گھنٹے پیشتر ایک گولی کھلائیں ترشی بادی اور تیل سے پر ہنر کریں +

**دوا ۱۔** تپ لرزہ کو روکنے کے لئے بے نظیر ہے، نشہ :- برتال طبعی، مینسل کیزی، دونوں کو گھیکوار کے دس میں چار ہر تک کھل کریں، اسکے بعد کوٹ میں رکھ کر گل حکمت کریں، اور خشک کر کے دس سیر جنگلی ادویہ کی آگ دیں، سرد ہونے پر دوا کو نکال کر شیشی میں رکھیں، پہلے روزیہ دوا بقدر دوا چاول کتھ چونک لگائے ہوئے پان میں رکھ کر، یا تاشہ میں ڈال کر کھلائیں، دوسرے اور تیسرے روز ایک ایک رتی دیں، غذا مومنگ کی کچڑی دیں +

**دوا ۲۔** بخنی بخار کے لئے مفید ہے۔ نشہ :- برگ تلسی چھ ماشہ مرتج سیاہ چار عدد، پیل ایک عدد، ہندی ایک تولہ، سب کو پانی میں پیس جھانکر ملائیں +

**سفوفنا قتب۔** تپ لرزہ کو روکنے کے لئے معمول و مجرب ہے۔

نشہ: مرتج سیاہ، پیل، کلو بنجی، چماتہ، گیر و ہر ایک ایک ماشہ بنگ  
دو ماشہ، سب کو کٹ چھان کر نوبت سے ایک گھڑی پیشتر بعد ایک ماشہ سرد  
پانی سے کھلائیں، اگر مریض بچہ ہو تو اس کی عمر کے مطابق دیں +

**شربت:** تب بلغمی کے لئے مفید اور معمول ہے، جس کے ساتھ کھانسی  
اور سوراقلقیہ ہو، نشہ: بادیان، تخم کاسنی، تخم کثوث، سفلیج، تیزیات،  
سیلجہ، اسارون (نگہ)، بیج سوسن، صغیر، باجھڑ، انیسون، تخم کرنس، شکائی  
باد آورد، گل غافث، زرد فائے خشک، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، پنج بادیان،  
بیج کاسنی، گل شرنج، ریوند خطائی، لاکھ دھوئی ہوئی، خشک تیغال، پیساوشان،  
گاوزبان، عنیب، الشلب ہر ایک سات ماشہ، اصل السوس مقشر (ملٹی)  
تخم خرنبرہ، تخم خیارین ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، موثرہ سفید چودہ ماشہ، انجیر  
زرد سات عدد، قند سفید آدھ سیر، بدستور شربت بنائیں +

**مقل اسخوسراک:** چار تولہ مرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ +  
**قرص انستین صغیر:** حکیم عابد سرہندی نے لکھا ہے کہ تب  
بلغمی خواہ جدید ہو اور خواہ قدیم، شدید ہو یا ضعیف، اور خواہ ہنم کی کسی قسم  
سے پیدا ہو، مودہ و جگر قوی ہوں یا ضعیف، اور بسط ہو یا دوسری قسم  
کے بخاروں کے ساتھ مرکب ہو، اس کے ازالہ کے لئے میں نے اس قرص کو  
مفید و مجرب پایا ہے۔ نشہ: انستین رومی (جو کہ نہایت تلخ ہو)، تخم کرنس،  
انیسون، مغز بادام تلخ، سب کو برابر وزن لیکر قرص بنائیں، اور سائے  
میں خشک کر کے چھوٹے پانی کے ساتھ استعمال کریں +

**قرص انیسون:** حکیم صاحب مدد دہ نکھتے ہیں کہ میں نے ایک  
مریض کو دیکھا جسے مذکورہ بالا قرص انستین سے آرام نہیں ہوا تھا، لیکن اس  
قرص انیسون کے استعمال سے آرام ہو گیا۔ نشہ: انیسون، انستین، مغز  
بادام تلخ، باجھڑ، ایلو، ہر ایک چودہ ماشہ، عصاۃ غافث، تیزیات،  
اسارون، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، منطکی، تخم کرنس ہر ایک ساڑھے  
تین ماشہ کو کٹ چھانکر گلاب میں گوند لکڑی قرص بنائیں اور بعد رتین چار ماشہ  
جو شائدہ انستین کے ساتھ استعمال کریں،

**حب اجوان:** ہر قسم کے نوبتی بخاروں خصوصاً وزانہ بخاروں میں  
مفید ہیں۔ نشہ: اجوان خیاسانی، پچنکری تریاں، سہاگہ تریاں، نمک لائیوی  
، ایک ایک تولہ، ہر ایک میں چھانکر، ستورہ کے پتوں کے پانی میں گوندیں

اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ بنا کی نسبت۔  
دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں۔

**حب تلخی**۔ روزانہ اور دوسرے نوبتی بخاروں میں متل ہیں۔  
تلخی کے چنے اور مرچ سیاہ دونوں برابر وزن لیکر خوب کھل  
کر لیں، اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے  
ایک دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں۔

**حب دیگر**۔ ازبک کی کوئیل تین تولہ، مرچ سیاہ چھ ماشہ، کھانے کا  
نمک ایک تولہ، تینوں کو باریک پیکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔  
مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک گولی اور ایک  
گھنٹے پہلے ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں۔

**سفوف بنک**۔ نوبتی بخاروں میں نوبت اور لرزہ کو روکنے کے  
لئے مفید و مجرب ہے۔ تلخی، مرچ سیاہ، پیل، کلونجی، چراغہ، گیرہ، ہر ایک  
ایک ماشہ، برگ، بنگ دو ماشہ، سب دواؤں کو باریک نہیں چھانکر سفوف  
بنائیں۔ مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ  
سفوف پانی کے ساتھ کھلائیں۔

**حب کر بخور**۔ روزانہ بلغمی بخار میں مفید و مجرب ہے، اور بالخاصہ  
بائع نوبت ہے۔ تلخی، پیل، مغز کر بخور، ہر ایک ایک تولہ، زیرہ سفید،  
برگ، بول برابر چھ ماشہ، سب کو باریک پس چھانکر پانی میں گوند ہیں  
اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ ایک ایک گولی  
صبح دیرپہ اور شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، تین چار روز کے استعمال سے  
بخار دور ہو جائیگا۔

**چٹکھ تپ بلغمی** (روزانہ بخار) اور تپ سوداوی (جو تھبہ بخار) کو دفع  
کرنے کے لئے مجرب بتایا جاتا ہے، خصوصاً جبکہ بعد تین استعمال کیا جائے۔  
مکڑی کے سفید جالے جو روپیہ کے برابر مکانات میں ہوتے ہیں، نصف عدد  
سے ایک عدد تک لیکر گڑ میں پیسٹ کر مرین کو اطلاع کئے بغیر نوبت سے قبل  
کھلائیں، اسی روز باریک جائیگی (واللہ اعلم)۔

# حیات صفراویہ کیلئے مفید نسخہ

## نسخہ حیات مبرودہ

نسخہ: آب زلال تھر ہندی تین تولہ، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مغز کدو، ہر ایک چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق گاؤ زبان دس تولہ، عرق گلاب پانچ تولہ میں نکال کر شربت نیلو فر چار تولہ ملائیں، اور فاکشی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

نسخہ: لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ مغز تخم خیارین ۷ ماشہ، عرق گاؤ زبان، عرق کاسنی ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ ملا کر اسپنول مسلمات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

نسخہ: تبرید: شیرہ مغز تخم کدو دس شیریں ۷ ماشہ، شیرہ تخم خیارین ۷ ماشہ، شیرہ تخم کاہو، شمسات ماشہ، عرق نیلو فر اور عرق بید سادہ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت نید فر دو تولہ ملا کر فاکشی یا پانچ ماشہ سے سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اگر قوت کم در ہو یا بخار کے ساتھ صفحہ ان یو، تو مذکورہ عرقیات کی بجائے

عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق کیوڑہ ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ اور لعاب نکالیں۔ اگر بخار کے ساتھ کھانسی ہو تو مذکورہ تبرید میں لعاب بہدانہ تین ماشہ

اضافہ کریں۔ اور اگر گھٹے میں درد ہو تو شیرہ عناب ۵ دانہ اضافہ کریں، شربت نیلو فر کی بجائے شربت توت سیاہ ۲ تولہ داخل کریں۔ اور مناسب غرغرے

استعمال میں لائیں۔ اگر بخار شدید ہو تو تبرید مذکور میں شیرہ مغز تخم تر بو ز سات ماشہ اور شیرہ تخم خرفہ ۲ ماشہ بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔

نسخہ: تبرید: لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب اسپنول پانچ ماشہ، شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، عرق کدو، عرق شنبہ ۱۰ اور عرق بید سادہ ہر ایک ۷ تولہ میں

نکال کر سکنجبین بزروری سادہ دو تولہ حل کر کے فاکشی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں گا۔ اس میں شیرہ تخم خیارین پانچ ماشہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

نسخہ: قیسا ندرہ: تخم کاسنی نیکو نیتہ، مکوئے خشک، گل سرخ، گل نیلو فر ہر ایک چھ ماشہ، گٹھی مقرر، پانچ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں

صبح کے وقت مل بھانکر مصری دو تولہ ملا کر پلائیں۔

**نقوع بارو:** مغزوی بخاروں میں بطور مبرد و منفع پلایا جاتا ہے +  
**نسخہ:** گل بنفشہ سات ماشہ، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ،  
 تخم خیارین سات ماشہ، گاؤزبان پانچ ماشہ، سب کو رات کے وقت گرم پانی میں  
 بھگو کر گھیس، صبح کے وقت مل چھا کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں، اگر کھانسی  
 ہو، تو آلو بخارے کی بجائے مویرہ منقہ نو دانہ، بیچکاسنی سات ماشہ یا تخم خطمی  
 سات ماشہ اضافہ کریں +

**نسخہ:** خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر  
 کھلائیں اور پستے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں بکالکر  
 شربت انگوڑد و تولہ ملا کر پلائیں۔ گاسے شیرہ آلو بخارا پانچ عدد اضافہ کرتے ہیں،  
 اور تیسرے روز فاکسی سات ماشہ اضافہ کرتے ہیں +

گاسے بخار کی شدت کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ پلاتے ہیں:  
**نسخہ:** شیرہ مغز تخم کد شیریں، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک پانچ ماشہ کو  
 پانی میں کمال کر شربت غورہ ملا کر پلائیں، اور اگر حرارت کو اور بھی زیادہ کم کرنا  
 مقصود ہو تو شربت نیلوفر و تولہ اور نزلہ کی رعایت سے غورہ کے بجائے شربت  
 بنفشہ و تولہ اور قبض کی حالت میں شربت بنفشہ کے بجائے خمیرہ بنفشہ چار  
 تولہ اضافہ کریں +

گاسے صفراوی بخار میں مندرجہ ذیل نقوع استعمال کرتے ہیں:  
**نسخہ:** گل بنفشہ، گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ، عناب پانچ دانہ،  
 آلو بخارا پانچ دانہ، تخم خیارین یکونفہ پانچ ماشہ، تخم خبازی سات ماشہ، سب کو  
 رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر گھیس، صبح کے وقت مل چھا کر خمیرہ بنفشہ چار  
 تولہ ملا کر پلائیں، گاسے تخم خبازی کے بجائے گاؤزبان پانچ ماشہ، اور رفع  
 قبض کے لئے مویرہ منقہ نو دانہ اضافہ کرتے ہیں +

**حب کا فور:** تپ محرقہ اور تپ دق میں مفید ہے، حرارت کو  
 تسکین دیتی ہے۔ **نسخہ:** سنبل (گلاب میں گھسا ہوا) دہرہ مرہ گھسا ہوا،  
 کتھ سفید، کتیرا، تخم نرفہ مقشر، تخم خشخاش ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کافور،  
 زعفران، ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو باریک پیچھا کر عاب ہداند یا  
 عاب اسپنول میں گوند بکر گولیاں بنائیں، مقدار بخور ایک ایک ماشہ  
 ہمراہ بہ رتہ مناسبہ +

**سفوف ہندی:** تپ محرقہ کے لئے نہایت مفید ہے +

**نسخہ:** گلو، بسلوچن، زیر مرہ گسا ہوا، صندل سفید گسا ہوا، کتھ سفید، مردار یک کھل کئے ہوئے، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، کافور، زعفران، ہر ایک سودا دو ماشہ، سب کو باریک پس چھانکر سفوف بنائیں، اور بستر مناسب شربت نیلو فریں ملا کر کھائیں +

**قرص طباشیر:** گرم بخاروں میں تنفیہ کے بعد مستعمل ہے +

**نسخہ:** بسلوچن ایک تولہ، زرشک دو تولہ، گل شرخ، تخم کاسنی، تخم خرنہ ہر ایک چھ ماشہ، تیترا، نشاستہ ہر ایک تین ماشہ، گوند بول دو ماشہ، کافور ایک ماشہ، زعفران دورتی، سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپنول میں گوند بکر قرص بنائیں۔ مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص کا کاشی مرق کے ساتھ دینا

**قرص طباشیر ملین:** گرم بخاروں میں مجرب ہے +

**نسخہ:** رب السوس، صندل سفید، تیترا، گوند بول ہر ایک سات ماشہ، تخم کاسنی، تخم خرنہ، تخم کاہو، گل ارمنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مغز تخم کدو، شیریں، مغز تخم نیارین، گند ساق، ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ، در شک، بسلوچن، ہر ایک ساڑھے چوبیس ماشہ، ترنجبین پینتیس ماشہ، کافور ساڑھے تین ماشہ، زعفران ایک ماشہ + سب کو کوٹ چھانکر لعاب اسپنول میں گوند بکر بستور قرص بنائیں۔ مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص مناسبہ بدرتے سے کھائیں +

**قرص کافور:** مہلات کے بعد ہمتال کر لیا جاتا ہے، جبکہ حرارت باقی رہ جائے اور ساتھ ہی کھانسی بھی ہو، نسخہ: بسلوچن، گوند بول، کیترا، صندل سفید، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، نشاستہ، مغز تخم نیارین، مغز بہدانہ، اصل السوس، مقشر ہر ایک نو ماشہ، مغز تخم کدو، شیریں، خرنہ، مقشر، ہر ایک ایک تولہ، اجوائن خراسانی دو ماشہ، کافور تین ماشہ، زعفران ڈیڑھ ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر لعاب بہدانہ میں گوند بکر قرص بنائیں + مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص کو پیکر شربت نیلو فریں ملا کر چٹائیں +

**مہلات حمیات صفراویہ کے لئے**

(۱) اعلیٰ بارہ تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت اس کا آب زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ہر ایک م تولہ ملا کر پلائیں + (شرخ)  
(۲) آلو سے بخار اٹھیں، داند لیکر پانی میں بھگوئیں اور مل چھانکر اس میں

شیرخشت، اور ترنجبین ہر ایک ہم تول مل کر کے پلائیں +

(۳) بچکا سنی، بیجا دیان، ہیلہ زرد، سویرہ منقے، پانی میں جوش دیکر مغز قمر ہندی، ترنجبین، مغز املتاس مل کر کے پلائیں۔ اگر اسے زیادہ قوی کرنا چاہیں، تو سفوفیام رتی پیلے کھلا کر مذکورہ بالائے نسخہ پلائیں +

**مطبوع آلو (جوشاندہ آلو بخارا) :** قب صفراوی کیلئے نہایت مفید ہے، صفراوی بخار میں حرارت کو دفع کرنے اور ضعف کی حالت میں قبض کو دور کرنے کے لئے (جبکہ قوی سہل کی طاقت نہ ہو) دے سکتے ہیں +

**نسخہ :-** آلو بخارا میں عدد، املی تین تولہ، دونوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ دونوں چیزیں بخوبی گل جائیں، اس کے بعد صاف کر کے قند سفید تین تولہ ملا کر پلائیں، اور چند روز تک برابر پلاتے رہیں +

**دوا :-** اگر گرم پانی میں بھگوئیں اور اس کے بعد مل کر کے شکریہ دو تولہ سے شیریں کرنے کے بعد اول اسپنول دو تولہ قدرے پانی میں ڈال کر پلائیں، ایک گھنٹہ کے بعد املی کا شربت دیں۔ تین روز تک اسی طرح عمل کریں، صفراوی بخار کو زائل اور قبض کو دفع کرتا ہے +

**مسہل :-** صفراوی بخار کے لئے مفید ہے۔ نسخہ :- آلو بخارا دس عدد کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر سنار کی ۷ ماشہ، گل سرخ پانچ ماشہ کا جوشاندہ اور شربت دینار چار تولہ اضافہ کر کے پلائیں، اگر اس کے پلانے سے دوپہر تک خاطر خواہ دست نہیں آتے تو مندرجہ ذیل نسخہ ”مسہل“ پلاتے ہیں :-

**نسخہ مد و مسہل :-** املی، ترنجبین، شربت دینار، شربت ورودہ ہر ایک چار تولہ کو عرق گاؤز بان پندرہ تولہ میں حل کر کے پلائیں، اور اس حالت میں دوپہر کے وقت غذا نہ دیں اور شام کے وقت کچھ پی مومنگ ملائم دیں +

**مسہل :-** یہ مسہل بھی سفراء کو خارج کرتا ہے۔ نسخہ :- پوست ہیلہ زرد ایک تولہ کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ، ترنجبین چار تولہ، گل قند چار تولہ، شکریہ چار تولہ، مغز املتاس چھ تولہ، اور املی چار تولہ کو اس میں مل کر روغن بادام شیریں سات ماشہ اضافہ کر کے پلائیں، گاہے شیرخشت دو تولہ بھی اضافہ کرتے ہیں +



## ادویہ دافع تب و مانع حمی

**حب** | تب مفراوی اور لرزہ کے لئے نہایت مفید ہے، نسخہ: بینگ چار حصہ، کاغذ ایک حصہ، دونوں کو باریک پیسٹر میں سیادے کے برابر گولیاں بنائیں، اور ایک گولی سے چار گولی تک لرزہ سے دو گھنٹے قبل دیں +

**سفوف** :- مفراوی بخار کی باری اور تب لرزہ کو روکنے کے لئے مجرب ہے، نسخہ :- بینگ اور پوست خشخاش برابر وزن کو کرٹ جھان کر سفوف بنائیں اور نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک چٹکی (تقریباً ۳ ماشہ) کھلائیں +

**مطبوع ہندی** | تب لرزہ مفراوی کے لئے بے حد مفید ہے +  
نسخہ :- خس، صندل سرخ، دھنیا، پوست یخ نیم، پرماک، گلوے سبز، ہر ایک پانچ ماشہ لیکر نیکوب کریں، اور تین پاؤ پانی میں جو شدیں، جب آدھ پاؤ رہے تو چھانکر پلائیں، پانچ سات روز کے استعمال سے مفراوی بخار دور ہو گا +

**دیکھو** | گلوے سبز، دھنیا، شاہترہ، نکل نیلوفر، خس، صندل سفید، صندل سرخ، برگ بانسہ ہر ایک پانچ ماشہ لیکر جو ش دیں، اور چھانکر پلائیں اگر تلمین بھی قصود ہو تو پوست بلیڈ زرد، ماشہ داخل کریں، یا مغز الخناس نہ تولد پڑھائیں +

**حب بخار** | حیات اجامیہ کے لئے مشہور گولیاں ہیں، انکے استعمال سے تب لرزہ کی باری بہت جلد رک جاتی ہے، اگر بخار کے موسم میں اس کو بطور تحفظ استعمال کیا جائے تو آدمی بخار سے محفوظ رہتا ہے +  
نسخہ :- بنسلوچین دو تولہ، برکین دکونین، چھ ماشہ، گوند بول تین ماشہ، سمٹ گلوچہ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھانکر پانی میں گوند ہیں۔ اور مٹر کے دانے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں، ایک گولی سچ، ایک دوہرہ، اور ایک شام کے وقت دیں، لیکن بخار کی حالت میں نہ دیں، ان گولیکو بھی بخار سے بچنے کے لئے بطور تحفظ استعمال کر سکتے ہیں +

۱۔ اس نسخہ میں ادویہ مبرکہ و مانع تب، دونوں شامل ہیں +

۲۔ اس نسخہ میں بھی ادویہ مبرکہ و مانع تب، دونوں شامل ہیں +

۳۔ اگر بازاری سست گلو کے بجائے عصارہ گلو خانہ ساز بنا لیا جائے تو وہ بدرجہا بہتر ہوگا

۴۔ حیات اجامیہ: تب مرمی، فصلی بخار، شلاً بخاری، چو تھیدہ وغیرہ +

**سفوف ست گلو** تب صفراوی کی نوبت کو روکنے کے لئے تنقیہ کے بعد استعمال کر سکتے ہیں۔ نسخہ: ست گلو، بسلوچن،

دانہ الائچی، خرد، ہر ایک چھ ماشہ، مصری ڈیڑھ تولہ، سب کو کوٹ جھانکر سفوف بنائیں، اور چار ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا کر اوپر سے عرق نکالو زبان بارہ تولہ اور شربت نیلو فرین تولہ باہم ملا کر پلائیں۔

**حب بنگ** تب لوزہ کو روکنے کے لئے مستعمل ہیں۔ نسخہ: بھنگ

سب دواؤں کو کوٹ جھانکر گلاب میں گوند ہیں، اور چنے بجا کر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقلد اس خود اک: دو گولی صبح اور دو گولی شام ہمارہ عرق گلو، عرق کاسنی، ہر ایک ۵ تولہ اور شربت نیلو فرین تولہ کے کھلائیں۔

**حب زہر مرہ** صفراوی بخاریں تب لوزہ کو روکنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ نسخہ: زہر مرہ خطائی، ست گلو، بسلوچن،

دانہ الائچی، خرد، ہر ایک ایک تولہ، کا فور، برکین (کوئین)، ہر ایک تین ماشہ بکلو باریک نہیں چھانکر گلاب اسپنول میں گوند ہیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقلد اس خود اک: ایک ایک گولی صبح، دو پہر اور شام کے دقت کھلائیں، بخار کی حالت میں بالکل نہ دیں۔

**سفوف** اگر اسہال و تلیین کے باوجود بخار کی باری نہ کرے تو یہ سفوف باری سے ایک گھنٹہ قبل کھلانے سے باری ترک جاتی ہے۔

نسخہ: زہر مرہ، بسلوچن، ست گلو، دانہ الائچی، خرد، دھنیا، تمام ادویہ برابر وزن لیکر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ تین ماشہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

بعض اوقات سہلات کے بعد بخار زائل نہ ہونے کی صورت میں قرص طباشیر یا قرص کا فور، ادویہ مبردہ، مثلاً مارہنجیا، مشونی یا آر، کاسنی سبز کے ساتھ دیا جاتا ہے، لیکن بعض اطباء کا معمول یہ ہے کہ وہ سہل سے پانچ روز کے بعد (بخار دور نہ ہونے کی صورت میں) قرص طباشیر ملین یا قرص زرد شک صغیر یا پنچا ماشہ سے سات ماشہ تک کھلاتے اور اوپر سے آب کاسنی سبز مروق دس تولہ، شربت بردوی دو تولہ ملا کر اور کاسنی سات ماشہ جھڑک کر پلاتے ہیں اور گاہے آب کاسنی مروق کے بجائے حکیدہ کاسنی پلاتے ہیں۔

نسخہ حکیدہ کاسنی: نیم کاسنی اکڑ کو ٹکڑ کر کے رات کو تھکائی میں بکھو رکھیں، صبح کے وقت چائے کی جگہ پانی کے ساتھ چار گولیاں سے باند کر سات مرتبہ غسل کریں، پھر زبان پکھلائیں۔

اسکے بعد شربت بردوی چار تولہ ملا کر پلائیں۔

## عوارض شدیدہ کا علاج

اگر بخار کی شدت کی حالت میں بے چینی، گھبراہٹ اور خفقان ہو، تو صندل سفید گلاب میں بیکرا دیا اس میں کیترا بیکرا کر لٹنڈا لٹنڈا جگرا و ردل کے مقام پر رکھا جائے۔ نیز نعیرس، صندل، گلاب، عرق نیلوفر، اور سبز دھنیا بطور غلخہ کے سنگھائیے۔

علیٰ ہذا اس حالت میں، اور غفلت کی حالت میں یہ غلخہ بھی ہی عمل

کرتا ہے۔ **فسخہ نخلیہ** : گل نیلوفر، گل ارمنی، صندل سفید ہر ایک ایک تولہ کو کدوے دراز کے پانی، بیکری کے پانی، سنر دھتے کے پانی ہر ایک تین تولہ میں بیکری کر ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر مرہین کی ناک کے سامنے رکھیں +

اگر نہ یان ہو، یا اس کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو روغن گل، سرکہ، اور گلاب کو باہم ملا کر درہمت سے سرد کر کے اس میں کپڑے کی گدھی بھگو لیں اور سر پر بالوں کو منڈوا کر رکھیں۔ اور جلد جلد بدستہ رہیں، تاکہ دماغ میں ٹھنڈک خیز ہی کے ساتھ ہو جائے۔ گلاب اسکی بجائے برشتہ کر لیں اور پیشانی میں بند کر کے لڑی کے طور پر بنا دی جاتی ہے۔ ورنہ دوسرے سلسلے بھی یہ عمل مست مفید ہے۔ اگر بخار کے ساتھ دوسرہ ہو، تو پاؤں کو گرم پانی میں رکھیں، یا شویہ کریں، یا تھوڑے پرستگمیاں کھجوائیں، کوئی مسکن درود دیا، کھلا لیں، مذکورہ بالا غلخہ بھی اس حالت میں سودمند اور مسکن ثابت ہوتا ہے +

متلی اور تھکے کی شدت میں شیرہ آلو بخارا ۵ دانہ، شیرہ زرشک ۳ ماشہ، پانی میں نکال کر اور کھجین ۲ تولہ ملا کر پلانا مفید ثابت ہوتا ہے +

گلاب، مفرد ہی بخاروں میں مندرجہ ذیل یا شویہ استعمال کرنے میں، جبکہ درد سر اور نہ یان وغیرہ کی شکایت لاحق ہو جائے، یا شکایت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو +

**فسخہ یا شویہ** : مکوے خشک یا پختہ تولہ، گل خطمی یا پختہ تولہ، گل بنفشہ یا پختہ تولہ، سبوس گندم یا پختہ تولہ، برگ بیر یا پختہ تولہ، نمک طعام یا پختہ تولہ، سب کو دس سیر پانی میں ایسی طرح جو شدیں، اور نیکرم یا شویہ کریں +

## نسخہ جو تپ محرقہ میں مفید ہیں

**تبریلید:** شیرہ تخم کاجو نو ماشہ، لعاب اسپنول نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق کبوتر، حرق بید سادہ، اور عرق گلاب ہر ایک با پنجیتورہ میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ ملا کر ملائیں۔

**دیگر:** اگر تپ محرقہ کے ساتھ نفث الدم ہو، تو لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ پوست پنج انجبار با پنج ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، عرق کدو اور عرق بارتنگ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ ملا کر ملائیں، اگر کھانسی بہت ہو، تو شیرہ اصل السوس تیس ماشہ اضافہ کریں۔

**دیگر:** اگر سقا اسے تین روز بعد بخار آجائے اور کھانسی بھی ہو، تو لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ اصل السوس مقشر پانچ ماشہ، عرق کدو اور عرق شاتہرہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ چھڑک کر ملائیں۔

اگر بخار کے ساتھ تپ اور غنودگی ہو، پیشاب پاخانہ بند ہوں، صفرا، کے بکثرت گرنے اور مراد کے حرکات سے طبیعت عاجز ہو، اور مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو، مرین جوان عمر ہو، اور گرمی کا موسم ہو، تو پہلے قصد باسلیق کھولیں اور مندرجہ ذیل تبریلید ملائیں۔

**تبریلید:** لعاب بہدانہ تین ماشہ کو عرق بید سادہ، عرق کاجو، عرق نیلوفر، ہر ایک چار تولہ، گلاب، دو تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ پھر ایک کاشام کے وقت ملائیں اور حیر غناب پانچ دانہ، شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شیرہ تخم کامبوچہ ماشہ، حرق نیلوفر، عرق بید مشک، عرق گلاب ہر ایک چار تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ تیس کر کے خاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر بیچ کے وقت ملائیں۔

اندہ دینی طور پر ان دواؤں کو استعمال کرنے کے علاوہ پاشویہ کر ائیں، اور پینڈیوں پر سنگ گیاہ کھجوائیں۔

**دیگر:** لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ تخم کامبوچہ، شیرہ تخم خیاریں، شیرہ مغز تخم کدو، شیریں، شیرہ تخم کاشی ہر ایک پانچ ماشہ، شیرہ آلو بخارا پانچ دانہ، عرق کدو اور عرق شاتہرہ ہر ایک پہ آہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر خاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر ملائیں۔

اگر دیفرا ہی زیادہ ہو، پیاس زیادہ لگے، پیشاب سوزن شست آئے تو

شیرہ تخم کا ہو، شیرہ منقہ تر بوز اور شیرہ خرفہ سیاہ، ہر ایک ۳ ماشہ اسی نسخہ میں  
 اضافہ کر دیں، اور خیاریں کو موقوف کر دیں۔  
**نسخہ مسہل** :- شاہترہ پانچ ماشہ، مکوئے خشک، گل سرخ ہر ایک سات  
 ماشہ، گل نیلوفر چھ ماشہ، تخم خیاریں، تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ کورات کے  
 وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکے مغز الماس سات تولہ، اعلیٰ  
 چادر تولہ، ترنجبین دو تولہ، گلقد دو تولہ ملا کر چھانیں، اور روغن بادام پانچ ماشہ،  
 لعاب اسفند ایک تولہ اضافہ کر کے پلائیں، پیاس کے وقت پانی کے بجائے  
 عرق کھوپلائیں، اور سر پہر کو کوئی نرم اور زود ہضم غذا دیں۔ اور حسب اصول دوسرے  
 روز تہرید مسہل پلائیں۔

## حمی رنج کے مفید نسخے

اول تین روز تک مرلین کو روزانہ صبح کے وقت گلقد دو تولہ کھلا کر ادھیر  
 سے عرق مکوہ، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان، عرق شاہترہ، عرق بید سادہ  
 اور سنگبین ہر ایک چار تولہ کو باہم ملا کر پلائیں، اس کے بعد فوراً روز تک مندرجہ  
 ذیل نسخہ پلائیں۔  
**نسخہ صبح برائے خمی رنج** :- شاہترہ، اسطوخودوس، گاؤزبان،  
 پنج کاسنی، اہل السنوس منقشہ، انیتون (پوٹلی میں باندھ کر) ہر ایک سات  
 ماشہ، بفسانچ پانچ ماشہ، مویزہ منقہ گیارہ دانہ، انجیر زرد چار عدد، سیستان  
 ترہ دانہ، گلقد دو تولہ، سب دواؤں کو رات کے وقت آدھ سیر گرم پانی میں  
 بھگو رکھیں، صبح کے وقت جو شدیکہ سرد کر کے چھان لیں اور گلقد ملا کر پلائیں،  
 دسویں روز اگر بخار کی باری کا دن نہ ہو، یہ مسہل پلائیں :-  
**مسہل** :- سنائے کی ایک تولہ، تر بد سفید زینکو نٹہ، چھ ماشہ دونوں  
 کو عرق بادبان اور عرق مکوہ ہر ایک دس تولہ میں جو شدیں، اس کے بعد مغز  
 الماس پانچ تولہ بھگو کر رکھ چھوڑیں، کچھ دیر کے بعد جبکہ مغز الماس پھول جائے  
 گلقد چار تولہ اضافہ کر کے ملکر چھان لیں، اور روغن بادام چھ ماشہ ملا کر پلائیں،  
 ہر ایک دو روز کا وقفہ دیکر دوبارہ یہی مسہل پلائیں، دوسرے مسہل سے اگلے  
 روز و تہرید روز تک روزانہ صبح کے وقت یہ تہرید پلائیں :-  
**تہرید** :- عرق شاہترہ، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان، ہر ایک  
 سات تولہ، شرت این، چادر تولہ، سب کو باہم ملا کر تخم ریحاں پانچ ماشہ

جھڑک کر بلائیں، اسکے بعد بخار کی نوبت کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کرائیں۔

**حب بلاس یا ٹرہ:** جو بھتیجہ کے علاوہ دوسرے بخاروں (روزانہ، تیرہ) کی باری کو روکتی ہے۔ نسخہ :- مغز بلاس پا پڑا رڈھاگ کے بیچ جھلے ہوئے) مغز کرچو، ہر ایک ایک تولہ، دوڑوں کو باریک پسکر قدرے پانی ملائیں، اور مرتب سیاہے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقلدا رخوراک: روزانہ صبح و شام ایک ایک گولی عرق کا وزباں یا پانی کے ساتھ کھلائیں، لیکن جس روز بخار کی باری ہو اس روز صبح کے وقت دو گولیاں پانی کے ساتھ

دیں۔  
**حب طلیت:** طلیت (ہینگ) پانچ ماشہ، عصارہ غافث سات ماشہ، پوست ہلید زرد سات ماشہ، ہاون اکیس ماشہ، سب کو باریک کوٹ چھا کر پانی میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔  
مقلدا رخوراک: تین ماشہ گولیاں گرم پانی سے کھلائیں، اگر صبح کے وقت خالی معدہ استعمال کرنے سے طبیعت مشت کرنے لگے، تو کوئی چیز بطور غذا کھلانے کے بعد یہ گولیاں دیں۔

**حب شفا:** جو بھتیجہ بخار کی باری کو روکنے کے علاوہ روزانہ بخار کی نوبتوں کو بھی روکتی ہے، اور بخاری بخار کی نوبتوں کو روکنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے، علاوہ ازیں نزلہ اور دوسرے لئے بھی مفید ہے۔  
نسخہ :- تخم دستورہ تین تولہ، دیوند چینی دو تولہ، سوٹھ ایک تولہ، گوند بول دس ماشہ، پہلی تین دواؤں کو باریک پس چھا کر گوند بول کے لعاب میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں، ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، چند روز کے استعمال سے بخار دور ہو جائیگا۔

**حب شفا و رہنہ دیگر:** گل سرخ، گل ارمنی، زعفران، سوٹھ، ہر ایک ڈیڑھ تولہ، دیوند چینی تین تولہ، افیون، تخم دستورہ ہر ایک چار ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھا کر آب شیر ذشت میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں، مقلدا رخوراک: ایک گولی روزانہ صبح کے وقت گرم پانی سے کھلائیں، لیکن نوبت کے روز دو تین گولیاں نوبت سے دو تین گھنٹہ قبل کھلائیں۔

دوا :- چوتھہ بخار کی باری گور دکنے کے لئے عجیب الاثر ہے۔  
 نسخہ :- تین چار ماش چونہ لیکر پانی میں گھولیں، پھر اس میں ایک  
 لیوں بخوریں، جب چونہ ٹکاٹھا ہو کر تہ نشین ہو جائے، اس کا پانی لیکر بخار  
 کی باری سے پہلے پلائیں، جبکہ بدن میں سستی معلوم ہونے لگے، اگر ایک بار  
 کے استعمال سے باری نہ کر کے تو دوبارہ سہ بارہ استعمال کریں۔

دوا کے دیگر :- ریح جو تھیمہ کو دور کرنے کے لئے عجیب الاثر ہے،  
 نسخہ :- کالی زیری تین ماش، نیم کی سیمکیں گیارہ عدد، دونوں  
 کو نمکوب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل  
 چھانکر پیئیں، اور ناشا در ایک ماشہ ذہبت سے قبل کھلائیں، ایک دفعہ ورنہ  
 تین دفعہ کے استعمال سے باری ترک جائیگی۔

دیگر :- بخار روزانہ ہو، یا تہ یا چوتھیمہ، اس کے استعمال سے باری  
 ترک جاتی ہے، نسخہ :- پشکری کو باریک پیکر بقدر نصف ماشہ باری سے  
 دو گھنٹہ بیشتر شربت نیلو فریں ملا کر چلائیں۔

اکسیر عجیب لمرہ :- چوتھیمہ اور ہر قسم کے تپ لرزہ کو دور کرنے  
 کے لئے عجیب الاثر ہے، خصوصاً جبکہ بخار سہلانا ہو گیا ہو، اگر پہلے تنقیہ کر لیا  
 جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ نسخہ :- نیلہ تھوٹھا دو تولہ، ہڑتال چار تولہ، چونہ  
 صدق (صدق کو کوڑہ میں بھکر تورو وغیرہ میں جلا لیں) چھ تولہ، تینوں کو  
 باریک پیکر گھیکوار کے پانی میں چار ہر کھل کریں، اس کے بعد طبعیہ ہنسا کر  
 دو خام سکوروں کے درمیان رکھ کر گل حکمت کریں، اور خشک ہونے پر گچٹا  
 کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں، اور باریک پیکر شیشی میں رکھ چھوڑیں۔  
 مفید انخوسراک :- وقفہ کے روز دو چاول دو بار بتاشہ میں ڈال کر دیں، غذا  
 دودھ چاول۔

دوائے سم انفار :- چوتھیمہ بخار میں خصوصیت سے مفید ثابت  
 ہوتی ہے۔ نسخہ :- اسم انفار کی ڈالی ایک تولہ لیکر بینگن میں سوراخ کر کے  
 رکھیں، اس کے بعد گل حکمت کر کے خشک کریں، اور تھوڑے اُپالوں کی آگ میں  
 رکھ کر پکائیں، اس کے بعد سم انفار کو نکالی کر دوسرے بینگن میں بھکر بستوں  
 آنچ دیں، پھر سٹمپا کو پیکر ایک تولہ کی کڑا ہی میں آدھ سیر پانی میں ڈال کر  
 پکائیں، تین ملائم ہوتی جائے، سب پانی خشک ہو جائے، تو سم انفار کو کڑہائی

سے نکال لیں، اور اس کے ہموزن گیر و ملا کر خوب کھل کریں، اور شیشی میں رکھ  
جھوڑیں، مقل اور خوسراک: بوتل ضرورت باری سے دو گنٹھ پہلے  
ایک چاول سے چار پادل تک سرائیں کی طاقت کے مطابق بٹاشہ یا شے میں  
رکھ کر کھلائیں۔

**حب کم الفالحہ:** جب بخار رہنا ہو جائے تو نوبت کو روکنے کیلئے  
استعمال کی جاتی ہیں، جو قیہ کے اسوار و زانہ اور بخاری کی نوبتوں کو بھی بند  
کرتی ہے، نسخہ: کتھ سفید، چونہ سفید، سنگیا سفید، ہر ایک ایک  
تولہ کو سرق لیوں میں کھل کر کے دانہ باجرہ کے برابر گولیاں بنالیں۔  
**مقل اور خوراک:** ایک گولی نوبت سے قبل لیکن پہلے چند  
لٹے کسی مرغن غذا کے کھالیں۔

**دوائے سہا:** باری کے بخار اور لیزہ کو روکنے کے لئے مجرب  
ہے، نسخہ: پڑناں بھجی، منسل کینری ہر ایک ایک تولہ دونوں کو عاب  
گھسکوا میں ۲ گنٹھ کھل کریں، پھر اس کی ٹکیہ بنا کر ایک سکویے میں رکھیں  
اور نکل نکلت کر کے خشک کریں، اس کے بعد بارہ سیر نخترہ ایلوں کی انچریں،  
سیرہ پونے پرنکال لیں، اور باریک پیکر شیشی میں محفوظ رکھیں۔

**مقل اور خوراک:** پچیس روز ایک چاول دوا بٹاشہ یا ملائی میں  
رکھ کر دیں، دوسرے روز دو چاول اور تیسرے روز تین چاول دوا دیں۔

دائع ہر مذکورہ بالا چند مرکبات ایسے ہیں، جن میں  
سنگیا وغیرہ بھی چیزیں ہیں، اس قسم کی دواؤں کو نہایت  
احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے۔

ایسی دواؤں کو نہایت ہرگز استعمال نہ کریں، بلکہ انکے  
استعمال سے پیشتر چند قے مرغن غذا کے کھالیں۔

سننے بخاریں اور بغیر سہل دینے اس قسم کی دواؤں چند  
فائدہ نہیں کرتی ہیں، بلکہ مضر ثابت ہوتی ہیں، لہذا سنگیا کے  
مرکبات کو پھرانے بخاروں میں سہل دینے کے بعد استعمال  
کرنا ضروری ہے۔

**دوا:** تپ راج (جو قیہ) کے لئے مجرب ہے، اور روزانہ بھجی بخار  
کے لئے بھی مفید ہے، نسخہ: بد سندر بھیل، مرج سسیا، برگ تلسی  
تیتوں ہموزن لیکر ہر ایک پس چھانکر رکھیں، ایک ایک ماشہ یا اس سے کم



اور بیش عمر اور مزاج کے مطابق باری سے ایک گنٹھ قبل سرد پانی کے ساتھ دیں +

**معیون رنج** :- تپ رنج کی نوبت کو روکنے کے لئے مجرب ہے +  
**نسخہ** :- جند بیدستر، ہینگ، دارچینی، لونگ، کلونجی، مرکی،  
 میہ سائلہ ہر ایک تین ماشہ، اخون، سداب، مرتج سیاہ ہر ایک ایک  
 ماشہ، سب کو باریک پیس چنانکہ ہموزن شہد میں گوند بکھر رکھیں +  
**مقدار** : خوراک :- نصف ماشہ سے دو ماشہ تک عمر اور طاقت  
 کے مطابق نوبت سے دو گنٹھ پیشتر کھلائیں، دو تین باریوں میں استعمال  
 کرنے سے چوتھیہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیگا +

## تھاہت اجامیہ

جب کوئی شخص عرصہ تک محی اجامیہ (موسیٰ بخار) میں مبتلا رہتا  
 ہے، تو اس ضمن حالت کو تھاہت اجامیہ یا سور مزاج اجامی  
 کہتے ہیں +

اس حالت میں خون کمزور و ناقص ہو جاتا ہے، بس کی وجہ سے مریض  
 کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے، اور اس کی آنکھیں بھی زرد ہو جاتی  
 ہیں، جسم پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، حرارت، بسم، رتبہ صحت سے کسی قدر کم ہوا  
 کرتی ہے، لیکن کبھی کبھی بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، اور حرارت درجہ  
 صحت سے بڑھ جاتی ہے، مریض سست و کاہل پڑا رہتا ہے، ذرا سا  
 چلنے پھرنے سے سانس پھول جاتا ہے، اور فون کی کمزوری کی وجہ سے دل جھکا  
 لگتا ہے، ہاضمہ خراب رہتا ہے، اکثر اسہال و پیش کی شکایت رستی ہے،  
 گلے تبص بھی ہو جاتا ہے، تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں، مریض کی قوت  
 سماعت اور قوت بصارت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، اور مریض کی ہیئت  
 بوڑھوں کے مانند ہو جاتی ہے +

جب یہ مریض بچوں کو لاحق ہوتا ہے، تو انکا جسم بخوبی نہیں بڑھتا،  
 جب عورتوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے، تو ان کو حمل قرار نہیں پاتا، اور  
 حاملہ عورتوں میں حل ساقط ہو جاتا ہے، اور مرد اس مریض کی وجہ سے  
 ضعف باہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

لہ اجامیٹ: سور مزاج اجامی +

**علاج :-** اگر ممکن ہو تو مرہن کو کسی اچھے مقام کی آب و ہوا تبدیل کر لیں۔  
اسکے لئے اصول علاج یہ ہے کہ پہلے منہج سے مسلسل کی تیاری کی جائے اس کے بعد  
مسہل دیکر مانع حمی اور یہ کھلائیں، اور ہضم کی اصلاح کریں۔ مثلاً مسد رج و ذیل  
منہج پہلے سات روز تک پلائیں +

**نسخہ منہج :-** بنجکاسنی، بنجادیان، شاہترہ، بادرنجبویہ، مکوئے  
خشک، گل سرخ، ہر ایک سات ماشہ، بنفشہ، ملٹھی ہر ایک پانچ ماشہ، افستین  
تین ماشہ، موزہ منہ سات دانہ، سیب و دواؤں کو رات کے وقت ڈیڑھ پاؤ  
گرم پانی میں جھگو رکھیں، اور صبح کے وقت جوش دیکر اور مل چھانکر گلقد تین تولہ  
ملا کر پلائیں +

**اور آٹھویں روز** اسی جو شانہ میں مغز الماس پانچ تولہ، سنلے  
کی نو ماشہ، پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ، ترنجبین چار تولہ، شربت دینار  
چار تولہ شامل کر کے اور روغن بادام پانچ ماشہ اضافہ کر کے مسہل دیں + اگر  
ضرورت سمجھیں تو ایک روز کا وقفہ دیکر دوسرا اور تیسرا مسہل دیں، اور مسہل  
کے دوسرے روز حسب اصول تریہ مسہل پلائیں +

**نسخہ خنہ یل :-** خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق  
پس لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیاں، شیرہ کمرے خشک، ہر ایک  
پانچ ماشہ، عرق بادیان، عرق کاسنی، ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت  
بنفشہ تین تولہ ملا کر پلائیں، یا عرق برنجاسٹ بارہ تولہ میں شربت  
بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں، اس کے بعد ہفتہ عشرہ تک یہ نسخہ مانع حمی  
پلائیں +

**نسخہ :-** قرص افستین تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہر ایک پسیر  
شربت بزوری دو تولہ میں ملا کر چٹائیں، اوپر سے شیرہ تخم کشوث تین ماشہ،  
شیرہ گلوئے سبز نو ماشہ، شیرہ تخم فزہ نو ماشہ، عرق کمر اور عرق شاہترہ،  
ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بزوری یا سنجبین بزوری تین تولہ ملا کر  
پلائیں +

**یا:** قرص زرشک پانچ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مرق  
کا کاسنی سبز کا پھاڑا ہوا پانی، آسٹینب، شعلب سبز مرق (مکوئے سبز کا  
کا پھاڑا ہوا پانی) ہر ایک پانچ تولہ میں سنجبین بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں  
یا قرص غافث پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک کھلا کر اوپر سے آب

جلید کاسنی جس کی ترکیب بلغیہ بخار کے علاج میں عفوہ ۲۰ پینچ یا آب دریدہ کاسنی پلائیں ۔

آب وریدہ کاسنی ۔ تخم کاسنی ایک تولہ نوشادر چار رتی۔ دو ذرے کو پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں ، جب پانی بھٹ جائے چھانکر پلائیں ۔

مریض کو مقوی اور زود ہضم غذا دیں ، کھانا کھانے کے بعد حب پیپتہ یا حب کبد نوشادر ہی کھلائیں ، جن کے اثنے درج ذیل ہیں ۔

حب پیپتہ : پیپتہ دیسی کو چھلکے اور تخم سے صاف کر کے خشک کریں ، اور بقدر پانچ تولہ لیں ، اور سو فٹھ ، نوشادر ، نمک لاہوری ، مرق سیاہ ہر ایک ایک تولہ کے ساتھ پیس چھانکر پانی میں گوند ہیں ، اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں ، دو گولی کھانا کھانے کے بعد کھائیں ۔

نسب کبد نوشادر می :- نوشادر ، نمک طعام ، نمک سیاہ ، نمک لاہوری ، ہر ایک بریاں ۔ نہ کچھ ر ہلید سیاہ ، پوست بلیہ زرد ، پوست بلیہ کالی ، باٹر نمک ، مرق سیاہ ، سو فٹھ ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ چھانکر عرق گلاب میں گوند ہیں ، اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں ، دو گولی صبح اور دو گولی شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں ۔



# ماہیت حمی اور اسکے عوارض کا کلی بیان

کتابہ بخاروں کے اصول علاج،، سے ماخوذ

## ازدیاد حرارت۔ حرارت غریبہ۔ بخار

**بخار کی ماہیت** بخار۔ ازدیاد حرارت، یا اشتعال حرارت کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے، جس کے ساتھ کم و بیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں، مثلاً قلب کا اعلیٰ تیز ہو جانا ہے، شراکین و آوندہ کے اندر خون اور روح کی آمد و شد میں تیزی آ جاتی ہے، اور نبض کی رفتار میں نمایاں طور پر سرعت بڑھ جاتی ہے +

**تنبیہ:** اسی قسم کی بڑھی ہوئی غیر طبعی حرارت کو اصطلاحاً حرارت شریبہ کہا جاتا ہے، جس میں بدنی حرارت درجہ اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، اور جو خلل افعال کا موجب ہوتی ہے۔ ازدیاد حرارت کی یہ صورت گاہے مقامی ہوتی ہے، جس میں کوئی خاص حصہ بدن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اور گاہے تمام بدن میں عمومی، جیسا کہ بخار میں ہوا کرتا ہے +

بدنی حرارت کس طرح بڑھ جایا کرتی ہے، اور بخار کی ماہیت و حقیقت کیا ہے؟ یہ سوال پورے خبر پر آمس وقت حل ہو سکتا ہے، جبکہ پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے بدن میں طبعاً اور عادتاً حرارت کس طرح پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارا جسم ہر وقت کس طریقے سے گرم رہا کرتا ہے؛ ان کے بعد یہ معلوم ہو کہ یہ حرارت کس طرح ہوا کرتی ہے، اور کون سے اسباب اس کی پیدائش میں زیادتی یا کمی کر سکتے ہیں +

**تولید حرارت** طبیعتِ بہر بدن کے عجیب و غریب اور پیچیدہ افعال میں سے ایک حصہ اور ورزش و غیرہ سے ملتی و جلتی طور پر بدنی حرارت بڑھ جایا کرتی ہے، مگر اصطلاحاً اس سے بخار نہیں کہا جاتا ہے +

ایک فعل قولیدل حواس است بھی ہے، جس سے قدرت کی کمال حکمت و صنعت کاری کا پتہ چلتا ہے:

ہوا اور غذا وغیرہ سے جو مواد ہمارے بدن میں پہنچتے رہتے ہیں، اور اعضا کے اندر جو کچھ مواد موجود ہوتے ہیں، ان میں تغیرات و استحالات کے مختلف مدارج اور مراحل طے ہوتے، اور ان سے انواع و اقسام کے مواد صاف ہو کر فاسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں: تغیرات و استحالات کے انہی مراحل کو ہم تفسیر، طبع، تھضم اور تغذیہ وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہ عمل جس طرح وعدہ اور انتوں میں ہوتا ہے، اسی طرح جگہ، عروق، اور تمام اعضا کی ساختوں میں بھی کم و بیش ہوتا رہتا ہے، چنانچہ ہضم معوی، ہضم معوی، ہضم کبدی، ہضم عروقی، اور ہضم عضوی کی اصطلاحات سے ہم انہی اعمال و تغیرات کی طرف اشارہ کیا کرتے ہیں۔ الفرض تا حد زیست اعضا کے اندر تغیرات و استحالات اور کون و فساد کا ایک نہایت وسیع سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس سے اتنے قسم کے مرکبات تیار ہوتے ہیں کہ علم انسانی ان کے احصاء و شمار سے عاجز ہے۔ پھر یہ سقم کہ عمل ہضم جہاں بھی ہوگا: بالفاظ دیگر، کون و فساد جس جگہ بھی رونما ہو، وہاں حرارت کا پیدا ہونا ضروری ہے، اس سے ظاہر ہے کہ بدن کے ہر ایک حصے میں مواد و اخلاط کے تغیرات و استحالات کا ایک پیچیدہ سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے، جس سے ہمہ دم ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارے سامنے اندرونی و بیرونی اعضا اس سے گرم رہا کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک حرارت کی پیدائش اعتدال کے ساتھ جاری رہتی ہے، اور اعضا کی حرارت درجہ اعتدال سے کم و بیش نہیں ہونے پاتی، اس وقت تک وہ بدنی افعال کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی ہے، جسے حواس تغذیہ کہا جاتا ہے، اور جب کسی وجہ سے اسکی پیدائش میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور اعضا کی حرارت درجہ اعتدال سے بلند یا پست ہو جاتی ہے، تو اس سے بدنی افعال میں خرابی آ جاتی ہے +

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بعض عناصر کی یہ طبی خصوصیت ہے کہ جب وہ دوسرے عناصر سے ملتے ہیں تو اس امتزاج و ترکیب سے کم و بیش حرارت پیدا ہوتی ہے، جو کہ کم و بیش اور معمولی ہوتی ہے، اور اگر کسی شے شدید کہ اشتعال کی حیثیت سے رونما ہو جاتی ہے۔ بدن کی حرارت

چراغ کی لہر، لکڑی کا شعلہ کی صورت میں جلنا، بارود کا مشتعل ہونا، یہ سب اسی عنصری خاصہ کے مظاہر ہیں، اور اسی کلیہ کے تحت +  
الغرض جب اس قسم کے دو یا زیادہ عناصر باہم ملتے ہیں، اور ان کے ملنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے، تو سہولت نفیس کے لئے ہم ایک عنصر کو جلاسنے والا کہتے ہیں، اور دوسرے کو جلنے والا؛ بالفاظ دیگر ہم ایک مادہ کو تولید حرارت کے عمل میں فاعلیت و ناثیر کا درجہ دیتے ہیں، اور دوسرے کو قابلیت و انفعال کا۔ پھر جلانے والے جز کو ہم اپنی اصطلاح میں جزء ناسری سے تعبیر کرتے ہیں، جس کا کام دوسرے اجزاء سے بلکہ حرارت پیدا کرنا ہے (ناسر: آگ)۔ چلے میں لکڑی جلتی ہے، چراغ میں تیل جلتا ہے، لیکن جو چیز ان دونوں مادوں کو جلاتی ہے، وہ جزء ناری کہلاتی ہے +

ابھی ہم نے کہا ہے کہ افعال نفع، ہنم، اور تغذیہ کے نتیجہ میں بدن کے اندر کون و فساد، ٹرٹ پھوٹ، اور تغیرات و استحالات کا ایک وسیع اور پیچیدہ سلسلہ ہمہ دم جاری رہتا ہے، جس سے ہمارے بدن کے اندر ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہمارے بدن کے اندر دونوں قسم کے عناصر موجود رہتے ہیں: جلنے والے بھی، اور جلانے والے بھی۔ جب افعال مذکورہ کے دوران میں یہ باہم ملتے ہیں، تو اس سے ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوتی ہے، جسکو حرارت بدن کہتے ہیں، جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر۔ جب اجزاء نایہ دیگر عناصر سے ترکیب پاتے ہیں، تو بدنی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ حرارت جب تک حدود اعتدال کے اندر رہتی ہے، اس وقت تک اسے حرارت غیر یزیہ کہا جاتا ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، یا دوسرے لفظوں میں۔ جب حرارت بدنیہ شدت و حدت کی صورت اختیار کر لیتی ہے، تو اسے حرارت غیر یزیہ کہتے ہیں +

اطباء و کماہ مسلک ہے کہ بدن انسان کے اندر عناصر

کے امتزاج سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے، جب تک یہ

اعتدالی درجہ پر ہوتی ہے، اس وقت تک یہ حرارت

غیر یزیہ کہلاتی ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز

لے حرارت غریزہ کے معنی میں حرارت طبعیہ (غریزہ: طبیعت) +

ہو کر افراط کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اسے حصارِ اسماٹ  
غریبہ کہا جاتا ہے (گیلانی) \*

**جالیئوس** کا قول ہے: جب بدن انسان کے اندر  
جزءِ نارہی و جراثیم جدا رہنا شروع کرتے ہیں، اور جب اس سے ایک  
معتدل حرارت پیدا ہوتی ہے، جو نہ اتنی زیادہ ہو کہ باعیش  
احراق بن جائے، اور نہ اتنی کم ہو کہ بدن کے طبعی تغیرات (طبع و  
ہضم) کے لئے کافی نہ ہو سکے، تو اس وقت اسکو حصارِ اسماٹ غریبہ  
کہا جاتا ہے..... پھر اسی حرارت غریبہ میں جب شدت  
و شدت پیدا ہو جاتی ہے، تو اس وقت اس کا نام حرارت  
غریبہ ہو جاتا ہے (آلی) \*

**محمد بن ذکریا رازی** بھی اس بارہ میں جالیئوس  
کا ہنواؤں پر خیال ہے: وہ قائل ہے کہ حرارت غریبہ دراصل  
حرارتِ نارہی کی ایک قسم ہے۔ یعنی جب تک یہ اعتدال کے  
درجہ پر رہتی ہے، اُس وقت تک اس کا نام حصارِ اسماٹ غریبہ  
رکھا جاتا ہے، اور جب یہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، تو اسکا  
نام حصارِ اسماٹ غریبہ رکھ دیا جاتا ہے (آلی) \*

حرارتِ غریبہ اور غریبہ کے بارہ میں اگرچہ مختلف خیالات  
ہیں، مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا  
ہوں کہ حق و صداقت اُن اطباء کے ساتھ ہے، جو حرارتِ  
غریبہ کو عنصری حرارت مانتے ہیں: جو جراثیمِ نارہی اور دیگر  
عناصر کے امتزاج سے بدن کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور  
اعتدال کی حد سے آگے متجاوز نہیں ہوتی۔ اس صحیح مذہب پر  
شارحین نے جو اعتراضات کئے ہیں، میرے غور کرنے پر وہ  
بہت ہی بے بنیاد ثابت ہوئے \*

بدنی حرارت کم و بیش بدن کے ہر ایک حصے میں پیدا کس حصے میں پیدا ہوتی ہے	بدنی حرارت کم و بیش بدن کے ہر ایک حصے میں پیدا ہوتی ہے، کیونکہ بدن کے ہر ایک حصے میں ٹوٹ پھوٹ اور کون و فساد کا سلسلہ قائم ہے، یا یہ کہ ہر جگہ علیٰ ہضم و تغذیہ اور فعل تغیر و استحصال جاری رہتا ہے، لیکن اس میں اس قدر فرق مراتب ضرور
---	---

ہے کہ جن اعضاء میں گردش پیدا ہوئی ہے، وہاں نسبت حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جن اعضاء میں اس قسم کے تغیرات و استحالات کم ہوتے ہیں، وہاں حرارت بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ گوشت میں بمقامہ پٹیکوں اور تڑیلوں کے یہاں گردش تغیرات و استحالات سرعت سے ہوتے ہیں، اسی طرح اس میں مقابلہ حرارت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس مقام میں حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، یہ وہاں زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی، بلکہ خون اسے جذب کر کے بہت جلد دوسرے اعضاء میں پھیلا کر ہموار کر دیتا ہے۔ البتہ غیر طبعی حالات اور امراض میں بعض اوقات ایسی مثالیں ملتی ہیں، جن میں کوئی خاص حصہ بدن نمایاں طور پر زیادہ گرم یا سرد ہوتا ہے۔

بدنی حرارت اعتدالی حالت پر قائم کیونکر رہتی ہے

نذر کو رہ بالا بیان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ بدن کے اندر وسیع پیمانہ پر ہر وقت تغیرات و استحالات جاری رہتے ہیں، چنانچہ، نفخ، ہضم، اور تغذیہ کے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں، اور یہ تغیرات ہر حصہ بدن میں کم و بیش ہوتے رہتے ہیں، اس لئے ہر حصہ بدن میں ہمہ دم اور ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، اس پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب ہمہ دم حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، تو کمال صحت بدنی حرارت درجہ اعتدالی پر قائم کیونکر رہتی ہے، جب تکے تقریباً ایک ہی درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، کوئی نمایاں اور خاص تغیر محسوس نہیں ہوتا۔ شب و روز میں اگر کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، تو تو میں تقریباً ایک درجہ کے برابر ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جس طرح گھوڑے کی آگ جالاک سوار کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے گھوڑے کو روکتا، دوڑاتا یا میانہ رو سی سے لے جاتا ہے، اسی طرح تولید حرارت کی آگ ایک ہوشیار طبیب کے ہاتھ میں دیکھی ہے، جس کا نام طبیعت مہد تولید بدن ہے، یہ جب چاہتی ہے، تولید حرارت کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، اور جب چاہتی ہے، اسے سست کر دیتی ہے۔ علیٰ ہذا بدن کے اندر جس طرح ہر وقت حرارت کے پیدا ہونے کا انتظام ہے، اُن طرح وہ ہر وقت اور ہمہ دم خرچ بھی ہوتی رہتی ہے، اور ضعیفان حرارت اور اس کے کم و بیش غیرتی کرنے کی بنا پر بھی تولید حرارت کی طرح طبیعت ہی کے ہاتھ میں دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ جب کسی وجہ سے حرارت غیر معمولی طور پر بدن کے اندر زیادہ ہو جاتی ہے



مثلاً دوڑنے کی حالت میں، ورزش کرنے کی صورت میں، یا آفتاب کی تازات میں، تو طبیعت مذہب بدن فوراً حرارت کے خراج کو بڑھا دیتی ہے، مثلاً جلد کی رگوں کو کھول کر اور پسینہ بہا کر عمل بخیر کو تیز کر دیتی ہے؛ بدن سے پسینہ اور بخارات جب خارج ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ بدنی حرارت بھی ضائع ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جب کسی وجہ سے بدنی حرارت گھٹ جاتی ہے، تو اس نقصان کی تلافی کے لئے طبیعت مختلف حیل و تدبیر عمل میں لاتی ہے؛ مثلاً گرم غذاؤں کی خواہش بڑھا دیتی ہے، ہضم غذا کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، دھوپ کھانے آگ تائے، ٹھنڈے بچنے، کھیل اور کھات سے بدن ٹھنکنے کے لئے انسان کو مجبور کر دیتی ہے۔ بغیر حرارت کو اعتدالی درجہ پر رکھنے کے لئے طبیعت کے ہاتھ میں باگ ویدی گئی ہے، جسکے قبضہ میں رگوں کا سکڑنا، پھیلاؤ، دوران خون کا سست یا تیز کرنا، نگلیوں کے عمل کو حرکت میں لانا، یا روک دینا، اور تغذیر کے تصرفات کو ٹھنڈا دینا یا بڑھا دینا ہے۔ انہی اعمال و تغیرات کے نتیجہ میں بدنی حرارت مقامی طور پر، یا عمومی طور پر، زیادہ ہو جاتی، یا گھٹ جاتی ہے۔

ضمان حرارت کی صورتیں اب ہم تفصیل کے ساتھ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بدنی حرارت کن کن صورتوں میں گھٹا کرتی، اور کن صورتوں سے بڑھا کر تی ہے، اور ان حالات میں طبیعت کس کس تدبیر و حیل سے خفی الامکان اسے امداد پر قائم رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

بدنی حرارت مندرجہ ذیل صورتوں سے خراج ہوا کرتی ہے:

(الف) دبرودت حرارت کی دشمن ہے، اور ”دبرودت حرارت کو بچا دیا کرتی ہے“ ان دونوں اقوال کا مفہوم ظاہر ہے؛ جب کوئی ٹھنڈا جسم گرم جسم سے ملائی ہوتا ہے، تو گرم جسم کی گرمی بچھ جاتی ہے، اور وہ ٹھنڈا جسم پہلے سے نسبتاً گرم ہو جاتا ہے۔ یعنی مثلاً جب ہم ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، تو ہمارا جسم جس طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ ٹھنڈا پانی پہلے سے گرم ہو جاتا ہے۔ باغلاظ دیگر؛ ہمارے بدن کی حرارت منتقل ہو کر دوسرے ٹھنڈے اجسام کی طرف چلی جا کر تی ہے۔ خراج کی اس صورت کو انتقال حرارت کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہیردنی ہوا، یا ہیردنی اجسام کا سرد ہونا ضروری ہے ہیردنی اجسام جس قدر زیادہ سرد ہونگے، اسی قدر انتقال حرارت تیزی کے ساتھ ہو گا، یہی وجہ ہے کہ ہم ہم سر میں گرم کپڑوں سے اپنے جسم کو

ڈھانکتے ہیں، تاکہ بیرونی ٹھنڈے اجسام سے ہمارے جسم کی ملاقات نہ ہو سکے، اور گرم کپڑے درمیان میں حائل ہو جائیں۔ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈے شربت پینے کی صحت میں بدنی حرارت کا گھٹنا دراصل اسی ذیل میں داخل ہے +

(حیاء) ہمارے بدن کی جلد، ہوا کی نالیوں، اور خفیات مقامات سے کم و بیش ہر وقت بخارات خارج ہوا کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات نمایاں طور پر پسینہ خارج ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بخارات اور پسینہ کے ساتھ ہمارے بدن کی حرارت ضائع ہوا کرتی ہے، یہ ہر شخص جانتا ہے، اور دیکھتا ہے کہ بیرونی ہوا جس قدر زیادہ گرم ہوتی ہے، اوجھی قدر پسینہ اور تبخیر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس طریقہٴ ضیاع حرارت کو تبخیر کہا جاتا ہے۔ بخارات اور پسینہ کے علاوہ ان فضلات اور سواد کے خارج ہونے سے بھی بدنی حرارت ضائع ہوتی ہے، جو بدن کی حرارت سے کم ہو جاتے ہیں، مثلاً بول، و براز، ہوا، تنفس وغیرہ +

(ج) ان دونوں صورتوں کے علاوہ حرارت کے ضیاع کی ایک دوسری صورت بھی ہے: یعنی حرارت ہمارے بدن سے شعاع کے مانند برابر چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے۔ اس میں حرارت کے دورے کی رفتار بقابلہٴ پسلی دونوں صورتوں کے بہت تیز ہوتی ہے۔ اسکو تم بیرونی مثال میں اس طرح غور کرو کہ میدان میں کسی مقام پر تیزالاؤ چل رہا ہو، اور اس کے تیز شعلے اٹھ رہے ہوں، اور تم اس سے کسی قدر فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہو، کہ تمھارے اور الاؤ کے درمیان کی ہوا، مخالف سمت کی طرف چل رہی ہو، یعنی الاؤ کے شعلے ہوا کی رفتار سے تمھاری طرف آنے کی بجائے تمھارے مخالف سمت کی طرف جا رہی ہو۔ اس حالت میں بھی تم تک الاؤ کی گرمی پہنچے گی، حالانکہ جو ہوا الاؤ کے پاس اور اُس کے ماحول میں گرم ہو رہی ہے، وہ تم تک کسی طرح نہیں پہنچ سکتی۔ اس صورت میں تم تک گرمی پہنچنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ الاؤ کی حرارت شعاع کی رفتار اور اس کی دوڑ کی طرح تم تک بہت تیزی کے ساتھ پہنچ جاتی ہے، خواہ درمیان کی ہوا کا رخ کچھ ہو، اور وہ کسی طرف جا رہی ہو۔ اس صورت کو تشعیر حرارت کہتے ہیں، جو شعاع سے مشتق ہے +

حرارت کے ضائع ہونے کے یہ تین ذرائع ہیں۔ جو مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں، مگر اس بارہ میں سب سے زیادہ جلد کو اہمیت حاصل ہے، جس کے ذریعہ سے تقریباً ساٹھی فی صدی حرارت خرچ ہوا کرتی ہے، اور اس کے بعد ہوا کی نالیوں کا درجہ ہے۔ جلد کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ ضیاع حرارت

کے تینوں ذرائع کے لئے جلد ایک وسیع رقبہ اور طویل و عریض سطح رکھتی ہے۔ نیز جلد میں خون کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے، اور اس میں گیس بکثرت ہیں، جو ضرورت کے وقت سکیرڈی جاتی ہیں، اور دوسرے وقت پھیلا دی جاتی ہیں۔ اب میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ حسب ضرورت بدنی حرارت کے گھٹانے اور بڑھانے میں طبیعت جلد سے کس طرح کام لیتی ہے، اور اپنی باگ کے اشارہ سے کس طرح ضیعان حرارت کو تیز یا سست کر دیتی ہے:

جب بیرونی ہوا گرم ہوتی ہے، اور بدنی حرارت بڑھ جاتی ہے، یا اس کے بڑھے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اس وقت طبیعت جلدی اعصاب کے ذریعہ شرائین جلد کو پھیلا دیتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے، جلد پہلے سے زیادہ گرم ہو جاتی ہے، اور پسینہ بکثرت بننے لگتا ہے، جس سے بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے +

برعکس اگر جب بیرونی ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے، اور یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر حرارت کے ضیعان کو روکا نہ گیا، تو بدن کی حرارت بہت زیادہ گھٹ جائیگی تو طبیعت مدبر بدن اعصاب جلد سے کہے: ریوڑگوں کو سکیرڈی خون کی مقدار کو جلد میں کم کر دیتی ہے، جس سے جلد کا رنگ پسیکا اور زرد ہو جاتا ہے، وہ سرد و خشک ہو جاتی ہے، اور پسینہ اور بخارات بند ہو جاتے ہیں۔ جس سے حرارت بدنی بہت کم ضائع ہونے پاتی ہے +

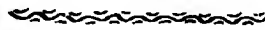
اس مثال میں حرارت کے خرچ کو گھٹانے یا بڑھانے کے لئے طبیعت نے کس چیز سے کام لیا، اور طبیعت کی باگ آپ کس چیز کو قرار دیں گے؟ جواب ملاحظہ ہو: طبیعت نے اعصاب کی ڈوریوں کے ذریعہ عروق کو پھیلا یا، یا سکیرڈا اس لئے ان اعصاب کو طبیعت کی باگ قرار دینی چاہئے، جو نہ صرف اس مثال میں محض ضیعان حرارت کے لئے کارفرما ہیں، بلکہ بدن کے ہر ایک حصے میں تولید حرارت کی زیادتی اور کمی کے لئے طبیعت اسی باگ کے اشارہ سے کام لیا کرتی ہے۔

فیث اور غصہ کی حالت میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، اور جلدی حرارت بڑھ جاتی ہے، اس کے برعکس خوف و ہراس کی صورت میں چہرہ سفید ہو جاتا ہے، اور سارے بدن میں سردی و ڈر جاتی ہے، اور رنگتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ان دونوں صورتوں میں یہ طبعی تغیرات اعصاب ہی کے وسیلے سے انجام پاتے ہیں: پہلی صورت میں اگر چہرہ اور جلد کے اعصاب عروق کو پھیلا دیتے ہیں، تو دوسری صورت میں یہ عروق کو سکیرڈ دیتے ہیں +

یہ اگر یہ معلوم ہے کہ مواد بدنہ کے تغیر و استحالہ کے نتیجے میں حرارت پیدا ہو ا کرتی ہے، مگر اس تغیر و استحالہ کو تیز یا شست کرنے کی قدرت کسے حاصل ہے؟ طبیعت کو حاصل ہے، جو اس فریضہ کو اعصاب کے توسط سے انجام دیتی ہے۔ مثلاً موسم سرما میں، جبکہ تولید حرارت کی ضرورت شدید ہوتی ہے، تو طبیعت ہماری خواہشات کو ایسی چیزوں کی طرف مائل کر دیتی ہے، جن سے بدن کے اندر خوب حرارت پیدا ہو ا کرتی ہے، مثلاً روغنی اور مٹھی چیزیں کھانا، چائے پینا، وغیرہ؛ اس کے برعکس موسم گرما میں ہماری طبعی خواہشات ٹھنڈے پانی، ٹھنڈے شرابوں، اور تمام ٹھنڈی چیزوں کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خواہشات دراصل احساسات ہیں اور احساس و ادراک اعصاب ہی سے وابستہ ہے۔

غذا اور چونکہ تولید حرارت کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے، اور موسم سرما میں بیرونی ہوا کی ٹنگی کی وجہ سے بدن کو تولید حرارت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے طبیعت سردیوں کے موسم میں غذاؤں کو تیزی کے ساتھ ہضم کرتی ہے، جس سے ہر شخص واقف ہے، اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

فاقد کی شدت میں بدنی حرارت انجام کار اس قدر گھٹ جاتی ہے کہ غالباً حرارت غریبہ کی کمی ہی موت کا باعث ہوتی ہے۔ یہ اس حقیقت کو واضح طور پر بے نقاب کر رہی ہے کہ عدم غذا کی حالت میں بدنی حرارت کے کم ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت کو تولید حرارت کے لئے فاقد کی وجہ سے کافی "ایندھن" نہیں ملتا ہے۔



حرارت کی تولید ضیاعان کے لئے یہ مختصر بیان محض ایک اجمالی تمیز ہے؛ جو حرارت غریبہ کے مسئلہ پر سرسری روشنی ڈال رہا ہے، کہ کس طرح بدن کے اندر حرارت پیدا ہوئی ہے، اور کس طرح وہ خرچ ہوا کرتی ہے، اور یہ کہ حرارت بنیہ کی پیدائش اور اس کے خرچ کا ایک خاص نظام و ترتیب ہے، جسکو طبیعت حسب ضرورت، تا حد امکان، باقاعدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے، اور انسانی نظام و باقاعدگی کا یہ نمونہ ہے کہ سردیوں میں، گرمیوں میں، صبح کی ٹھنڈی ہوا اور

سہ ممکنہ حقیقتیں کے قول کے مطابق تولید حرارت کے نظام کے مراکز عصبیہ دماغ اور حرام مغز کے مختلف اجزاء میں پائے جاتے ہیں، یعنی جسم منقطع۔ سر پر بصری، مقدم دماغ کا جزو، قشری (قشر الدماغ) اوسط دماغ، سب الدماغ، اور حرام مغز کا بالائی حصہ۔

میں، اور دوسرے کی تیز دھوپ میں، برفستانی پہاڑوں میں، اور صحرائے عرب کی گرم اور تپتی ہوئی رنگ میں ہمارے بدن کی حرارت صحت کی حالت میں، تقریباً یکساں رہتی ہے۔ اگر چہ ہمارے بدن فضاء کے ان تغیرات سے انکے درجات کے برابر متاثر ہوا کرتا، تو مختلف موسموں اور مختلف ہواؤں سے ہمارے بدن کی حرارت میں آسان و زمین کا اختلاف نظر آتا: کبھی ہمارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا اور کبھی شدید ترین بخار کی طرح جلتا ہوا +

~~~~~

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بدنی حرارت کی تولید و ضیاع کس لئے ایک طبعی نظام ہے، اور ایک خاص تناسب کے ساتھ حرارت پیدا ہوا کرتی اور خرچ ہوا کرتی ہے، تو اب بخار کی حقیقت کا سمجھنا آسان ہو گیا: یعنی جب اس طبعی نظام میں کسی وجہ سے خرابی لاحق ہو جاتی ہے، مثلاً حرارت کی تولید درجہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، اور اس کا ضیاع معمولی حالت میں قائم رہتا ہے، یا جب حرارت کی تولید معمولی حالت میں ہوتی ہے، اور اس کا ضیاع گھٹ جاتا ہے، تو بدنی حرارت حدود اعتدال سے متجاوز ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے؛ اور مثلاً جب حرارت کا ضیاع درجہ اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور حرارت کی تولید معمولی حالت میں قائم رہتی ہے؛ یا حرارت کا ضیاع بدستور اعتدالی حالت میں رہتا ہے، اور اس کی تولید گھٹ جاتی ہے۔ تو بدنی حرارت حدود اعتدال سے گر جاتی ہے، اور انتقام حرارت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے + اب رہا یہ سوال کہ اس طبعی نظام میں خرابی کس وجہ سے لاحق ہو جا کر یا کرتی ہے، کہ جسم کی حرارت بڑھ کر بخار کی صورت اختیار کر لیتی ہے؟

اس نظام کو درہم و برہم کرنے والے ”دو اسباب“ بیان کئے جاتے ہیں: اول — کوئی موزی مادہ، یا خلط فاسد — دوم — کوئی عصبی خلل\* بخار کی مشہور قسموں میں سبب اول ہی پایا جاتا ہے، اور

دوسرا سبب نسبت بہت ہی نادر اور قلیل الوقوع ہے +

**اول: موزی مادہ (یا: خلط فاسد)** جو بخار کا باعث ہو سکتا ہے، اس کی بیشمار قسمیں ہیں، ان میں سے بعض مواد کی نوعیت اچھی طرح معلوم ہے، اور بعض کے متعلق اب تک کوئی صحیح علم نہیں ہو سکا ہے۔ موزی مادہ گاہے بدن کے اندر تفرق و استحالة کے سلسلہ میں پیدا ہو جاتا ہے، اور گاہے یہ بیرون بدن سے داخل ہوتا ہے۔ موزی مادہ کو بعض اوقات موزی مادہ بھی

کہا جاتا ہے، جس سے یہ مدد نہیں ہوتا کہ وہ لازمی طور پر فی الفور نسل و ہلاکت کا باعث ہی ہو، بلکہ اس لفظ کو زیادہ وسیع اور عام مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے، یعنی وہ مادہ جو بدن کے اندر کوئی غیر طبعی اثر پیدا کر سکے، خواہ وہ اثر خفیف ہو، یا شدید ۱۰

تمام حیات عفونیہ اسی گروہ میں شامل ہیں، جو عفونت سے پیدا ہوتے ہیں۔ عفونت کی وجہ سے خون اور اعضاء کے اندر مواد موزیہ یا سمیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو نظام تولید حرارت کو درہم و برہم کر کے بدن کے اندر تغیرات و استحالات کو اس درجہ تیز کر دیتے ہیں کہ حرارت کی غیر معمولی مقدار پیدا ہو جاتی ہے، اور بخار رونما ہو جاتا ہے ۱۰

جراثیمی سمیات کو الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جراثیمی مواد جن دراصل مواد عفونیہ ہیں ۱۰

سمیات عفونیہ کے علاوہ بخار کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں، جن میں فساد تغذیہ وغیرہ سے بدن کے اندر انواع و اقسام کے موزی مواد پیدا ہو جاتے ہیں جو تولید حرارت میں تحریک پیدا کر کے بخار کے موجب ہوتے ہیں ۱۰

یہ موزی مواد بعض اوقات اس قدر خفیف اور سرسبز الزوال ہوتے ہیں کہ خفیف بخارہ فنی طور پر چھوٹی دیر کے لئے رونما ہو کر غائب ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدید اور کثیر ہوتے ہیں، اور ان کا سلسلہ پیدائش اس طرح قائم ہو جاتا ہے کہ ایک کافی مدت تک شدید یا خفیف بخار قائم رہتا ہے ۱۰

**دویم: خلل عصبی:** بعض اوقات ازدیاد حرارت کی ایسی

صورتیں رونما ہو جاتی ہیں، جن میں کسی موزی مادہ کا پتہ بھی نہیں ہوتا، اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا بخار عصبی اختلال کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسے بخاروں کو **خلل عصبی** کہا جاتا ہے۔ جب مقدم دماغ اور نخاع تجربہ زخمی کیا جاتا ہے، یا زخمی ہو جاتا ہے، تو نمایاں طور پر بعض اوقات ازدیاد حرارت نمودار ہو جاتا ہے، اسی طرح مقدم دماغ کے جریان

سلسلہ غصہ کی حالت میں بدنی حرارت بہت تیز ہو جاتی ہے، اگرچہ معمولی حالات میں بخار کے درجہ تک نہیں پہنچتی۔ بہر حال غصہ کی وجہ سے ازدیاد حرارت کا ہو جانا عصبی ہیجان کی ایک اچھی مثال ہے، جس پر دوسرے عصبی اختلال کو قیاس کیا جاسکتا ہے ۱۰

خون سے، اسکی رسولوں سے، اور اغشیہ و باغ کے درم سے بخار لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بعض عصبی ہیجان کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے۔ حصات الگبد کی صورت میں جب صفراوی پتھریاں گزرنے لگتی ہیں، تو اس وقت بھی بخار نمودار ہوتا ہے، اور اس کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے \*

بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی بخار نمودار ہو جاتا ہے، جن میں کوئی مقامی آفت نہیں ملتی ہے، نہ کسی مقام پر درم ہوتا ہے، نہ کہیں رسولی ہوتی ہے، اور نہ کہیں جریان خون و تفرق اتصال نظر آتا ہے، مثلاً اختناق الرحم کی حالت میں بعض اوقات بخار لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے بخاروں کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے کہ یہ جمعی عصبیہ کے قبیلے سے ہوتے ہیں، جن میں عصبی اختلال کی وجہ سے حرارت بدنہ کی تولید و خرج کا نظام بگڑ جاتا ہے \*

**حیات اور ام، جنگہ حمیات عرض بھی کہا جاتا ہے،** ان میں جب پیپ بڑ جاتی ہے، تو ظاہر ہے کہ بخار کا سبب وہ موزی مادہ ہوتا ہے، جو مقام تیغ سے خون میں جذب ہو کر پہنچا کرتا ہے۔ اور جب تک ان میں پیپ نہیں ہوتی ہے، اس وقت تک بخار کے پیدا ہونے کی وجہ وہی ہیجان عصبی بیان کی جاتی ہے: یعنی مقام درم کے اعصاب متاؤی ا د، دردناک ہوتے ہیں، اور ان کی اذیت سے صرف و تولید حرارت کے نظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے \*

**حیات درم کی جن قسموں میں فساد و ہضم اور فساد تغذیہ لاحق ہوتا ہے،** ان میں بھی بخار کا سبب یہی ہوتا ہے کہ تغذیہ اور ہضم کے فساد سے کچھ مواد موزیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو تھوڑی مدت تک اپنے ہلکے اثرات دکھلا کر نازل ہو جاتے ہیں۔ اور جن قسموں میں درد یا کسی قسم کا عصبی ہیجان ہوتا ہے، ان میں اختلال عصبی بخار کا سبب ہوتا ہے، اور بعض اقسام میں دونوں امور کا احتمال ہے \*

تب و تپ میں بھی از دیاد حرارت کا باعث ایک مخصوص سبی مادہ ہوتا ہے، جو پیپ کے قعرہ سلیہ سے، یا ہڈیوں اور گلیٹیوں کے تیغ سے مخرج بکر خون میں مسلسل پہنچا کرتا ہے، فنا زیر کی ٹھٹیاں جب پک جاتی

لے حیات یوم (یک روزہ بخار) وہ ہلکے اور وقتی بخار ہیں، جو چند گھنٹے میں اتر جایا کرتے ہیں۔ مگر شدہ محی یوم جو تھوڑے اور بیداری سے لاحق ہوتا ہے \*

ہیں، تو اکثر اوقات تپ دہی کی شکل پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اس صورت میں بھی خنازیر ہی مقامات سے پیپ کی سمیت خرن میں پہنچا کرتی ہے، جو اشتعال حرارت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

## عفونت — موقوف عفونت — حیات عفونیہ

**عفونت** اطباء متقدمین ماہیت امراض کے بیان میں عفونت کا لفظ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں، اور بہت سے بخاروں کو حمیات عفونیہ کہتے ہیں، یعنی وہ قائل ہیں کہ بہت سے بخار عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ذیل میں وہ عفونت کے متعلق چند احکام بھی بیان کرتے ہیں، جن پر میں اس وقت کچھ تبصرہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ انبا کہتے ہیں کہ عفونت رطوبات بدنہ اور اخلاط دموا کا ایک ایسا فساد ہے جس سے رطوبات صاکنہ اور مواد طبعیہ بگڑ کر ایک ایسی حالت اختیار کر لیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے بدن اور اعضا کے کام کے نہیں رہتے، اور انواع و اقسام کے عوارض اس سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اطباء کا یہ قول بالکل صحیح ہے، اور اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ واقعی عفونت کی وجہ سے انواع و اقسام کے مواد فاسدہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو بدن کے اندر تغیرات و فسادات کے موجب ہو جاتے ہیں۔

۲۔ اطباء کہتے ہیں کہ ”عمل عفونت کے لئے حرارت کی ضرورت ہے“ اور عمل عفونت سے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں: اگر کسی مادہ کو برف وغیرہ سے غایت برودت تک پہنچا دیا جائے، تو عمل عفونت رک جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ برف کے اندر اگر کسی مردہ حیوان یا پھل وغیرہ کو دیا دیا جائے، تو وہ سڑنے سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اسی حالت میں برابر قائم رہتا ہے۔ آجکل اسی مسئلہ کو ان الفاظ میں بتایا جاتا ہے کہ عفونت و تخمیر ایک تدریجی، اور ہلکا کیماوی عمل ہے جو غایت برودت اور غایت حرارت میں رک جاتا ہے: اس کے لئے ایک مناسب حرارت کی ضرورت ہے، جس کا پتہ بیرونی مشاہدات و تجارب سے چلتا ہے۔

۳۔ اور یہی وجہ ہے کہ سردی کے موسم میں اور سرد ہوا اور سرد فضا میں چیزیں سڑنے لگنے سے بہت حد تک محفوظ رہتی ہیں۔ یا ان میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے، اور برسات میں بہت سی چیزیں سڑنا یا کر تی ہیں۔



رہی : دوسری بات ، یعنی یہ کہ عفونت سے حرارت پیدا ہوتی ہے ، اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جو چیزیں کسی ظرف میں رکھی ہوئی ستر جاتی ہیں ، ان میں حرارت بعض اوقات نمایاں طور پر زیادہ محسوس ہوتی ہے ۔ عفونت و تخمیر چونکہ کون و فساد کی ہلکی صورتیں ہیں ، اس لئے جس تناسب اور رفتار ، کہ سائنس دانانہ فیہ تغیرات و تحالات ہوتے ہیں ، اسی تناسب سے ان میں حرارت بھی تدریجی طور پر پیدا ہوتی ہے ۔

۳ : اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ عمل عفونت کے لئے حرارت کے ساتھ رطوبت کی بھی ضرورت ہے ۔ یہ بھی صحیح ہے : ایک مناسب رطوبت کے اندر عمل عفونت تیزی کے ساتھ ہوتا ہے ، اگر اس کی رطوبت کم کر دی جائے ، تو یہ عفونت بند ہو جاتی ہے ، یا اسی تناسب سے اس کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے ۔ سترے ہوئے مواد کی عفونت کہ جب ہم روکنا چاہتے ہیں ، تو راکھ وغیرہ ڈال کر ہم اسے خشک کر دیتے ہیں ، جس سے عفونت کی رفتار روک جاتی ہے ۔

ان تمام مسائل میں عفونت ، تخمیر ، دونوں کے حالات تقریباً یکساں ہیں ۔

۴ :- اطباء بہت سے بخاروں کی عفونت کی طرف منسوب کرتے ہیں ، اس کی صداقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ علم کیمیا و طب بھی تسلیم کرتا ہے کہ انواع و اقسام کے جراثیم ہیں ، جو بدن کے اندر داخل ہو کر عفونت و تخمیر کے باعث ہوتے ہیں ، اور جو انواع و اقسام کے امراض پیدا کر دیتے ہیں ، جن میں سے حمیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ یہ ظاہر ہے کہ مواد عفونت سے بھی مواد مراد ہو سکتے ہیں ، جنکو آج خرد بین کی امداد سے دیکھ لیا گیا ہے ، اور جنکا نام جراثیم رکھ دیا گیا ہے ۔ اس قسم کے عفونی ، یا جراثیمی بخاروں کو آج کل حمیات نوعیہ کہا جاتا ہے ، جو انواع جراثیم یا انواع عفونت سے لاحق ہوتے ہیں ۔

ادرام میں جب پیپا بڑھتی ہے ، تو ہم لئے عمل غریب کی طرف منسوب کرتے ہیں ، اور بالکل اسے نئی اصطلاح میں عمل جراثیم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان حالات میں محض تعبیر اور اصطلاح کا اختلاف ہے ، اس کے علاوہ اور کچھ حقیقت نہیں ۔

خون کی عفونت ایک مشہور مرضی آفت ہے ، جس میں دیگر عوارض کے علاوہ بخار ایک نمایاں صورت میں ظاہر ہوتا ہے ۔ اس میں وہ اصطلاحی

اختلاف بھی باقی نہیں رہتا ہے، کیونکہ موجودہ دور میں امت عفوۃ دم سے یقیناً دم سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں خون کے اندر عفونت ہونے کے ساتھ یہ ہیں کہ خون کے اندر جراثیم مخصوصہ پائے جاتے ہیں، جن کے غلبہ کی موافقت خون سمی اور فاسد ہو جاتا ہے۔

۵: اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ شدت حرارت کی صورت میں عفونت اور تخمیر کی بجائے احتراق کی صورت رونما ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہاں احتراق عفونت اور تخمیر کے مقابلہ میں لایا گیا ہے، جن میں تغیرات و استحالات کی رفتار بہت ہی تدریجی اور سست ہو کر رہتی ہے، اس لئے یہاں احتراق سے مراد وہ تغیر و استحالہ ہے جس کی رفتار بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ مثلاً بیرونی دنیا میں اپنی آنکھوں سے جن تغیرات کو ہم دیکھتے، اور جنگل کو ہم احتراق (جلیے) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً لکڑی یا کوئلہ کے جلنے کی صورت میں، ان میں ظاہر ہے کہ کون و فساد اور استحالہ کی رفتار کتنی تیز اور شدید ہوتی ہے، ایسی وجہ ہے کہ اس حالت میں حرارت بھی شدت کے ساتھ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ عفونت، تخمیر اور اشتعال و احتراق کے عمل میں محض استحالہ کی رفتار کا فرق و امتیاز ہے؛ ایک اگر سست ہے، تو دوسرا تیز، یہی وجہ ہے کہ اطباء عفونت کے عمل کو سمجھانے کے لئے گلاب اشتعال کے لفظ سے، اور گلاب احتراق کے لفظ سے، یاد کر لیا کرتے ہیں، اور گلاب ان کے مفہوم و معنی احتراق کے گلاب بھگ دو سرسب الفاظ سے آیا کرتے ہیں مثلاً استیقاد، جس کے معنی "آئندہ جلائے" کے ہیں۔

ستودہ حرارت اور ستودہ عفونت۔ یہ دونوں اصطلاحیں اور ستودہ عفونت خصوصاً بخاروں کی ماہیت کے بیان میں اطباء کی زبان پر بہت زیادہ رائج ہیں، اسلئے میں ان اصطلاحات کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شخص ان دونوں اصطلاحات کی صداقت اور ان کے وجود سے انکار کرے، تو اس کی وجہ محض اواقفیت پر محمول کرنی چاہئے؛ حقیقت و اقصیٰ یہ ہے کہ گلاب عفونت تمام خون اور سارے بدن میں عام ہوتی ہے جیسا کہ قلعن دم کی مثال اوپر آچکی ہے، اور گلاب کنی خاص حصہ بدن کے ساتھ مخصوص؛ مثلاً کنی خاص حصہ میں بھوڑا ہو، ورم متبع ہو، پیچ پیچ ہو، لہب لای سمیا۔ جس کے لغوی معنی "عفونت دم" کے ہیں۔

یا کوئی اور صورت ہو: پہلی صورت میں بخار کا نمودار ہونا، یا سارے بدن میں اس کے فاسد مواد کا سرایت کر جانا، اور سرایت کر جانے کے بعد امراض و آفات کا پیدا کر دینا، تو ظاہر ہے، لیکن جب عفونت اور مادہ عفونت کسی خاص مقام کے اندر محدود ہوتا ہے، تو بھی بعض اوقات اسکے سخی مواد جذب ہو کر سارے بدن میں سرایت کر کے بخار جیسے عوارض و آفات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ الغرض ہر حالت میں مواد عفونت سارے بدن میں عام نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ مرکز عفونت مختلف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جہاں عفونت کا مرکز ہوتا ہے، اُسے **مستود** (عفونت کی جگہ) کہا جاتا ہے۔ مستود مذکورہ لفظ استیقا سے مشتق ہے، جس کے معنی آئندہ من جلانے کے ہیں، اسلئے اسکے معنی ہوئے: "آئندہ من جلانے کی جگہ" چنانچہ جب امعاء، معدہ، جگر، طحال، رحم، وغیرہ میں عفونت ہوتی ہے، یا ان مقامات میں بڑے بڑے پھوٹے ہوتے ہیں، تو اصطلاحاً ان مقامات کو مستود عفونت کہا جاتا ہے، جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مواد عفونت جراثیم ان محدود مقامات میں بند ہیں، اور یہاں اپنا عمل کر رہے ہیں، ان کے مواد سمیہ فاسدہ جذب ہو کر خون میں پھونک رہے ہیں، اور سارے بدن میں پھیل کر بخار وغیرہ پیدا کر رہے ہیں۔

## حیات کے اقسام

مختلف وجہ اور مختلف اعتبارات سے بخار کی بہت سی تقسیمیں کی جاتی ہیں:

پہلی تقسیم **حسی عرضیہ** — **حسی مرضیہ**: بخار کی ایک قسم اس لحاظ سے کی جاتی ہے کہ آیا وہ بخار اصلاً عفونت وغیرہ سے پیدا ہوا ہے، یا کسی دوسرے مرض کی وجہ سے۔ چنانچہ اس قسم کے شرکی بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتے ہیں، **حمیات عرض** کہتے ہیں، اور دوسری قسم کے اصلی بخاروں کو **حمیات مرض** "بہلا بخار" چونکہ دوسرے مرض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتا ہے، خواہ مرض اصلی ہی عفونت کی وجہ سے یہ عارض ہو، یا کسی دوسری وجہ سے، اسلئے اُسے حیات عرض کہتے ہیں۔ اور دوسرا بخار کسی مرض کا عرض نہیں ہے، بلکہ وہ خود مرض ہے، اسلئے وجہ تمیز ظاہر ہے۔

حیات عرض کی مشہور، ممتاز، اور کثیر الوقوع مثال مٹی ورم ہے، ورم

کی وجہ سے عموماً بخار بطور ایک عارض کے پیدا ہوا کرتا ہے +  
 یہ تقسیم اور اصطلاح علی منافع و مصالح پر مبنی ہے، کیونکہ  
 اس قسم کے عارضی بخاروں کے علاج میں اصل اور بنیادی مرض کی  
 رعایت کی جاتی ہے، اور تداریک میں اسی کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اسلئے  
 اس قسم کی اصطلاحی باتوں پر نکتہ چینی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ یہ تقسیم  
 دراصل مرض اصلی اور مرض بشرکی کی اصولی اور بنیادی تقسیم کے مطابق  
 ہے، جس کو آج تک کسی نے نکتہ چینی کا محل نہیں گردانا +

**دوسری تقسیم** | **حمی عفونی** — **حمی غلغفونی** : یہ تقسیم بہت ہی عام اور  
 واضح ہے۔ **عفونت** بخار کا ایسا عام اور کثیر الوقوع سبب ہے کہ بعض لوگ  
 اصلی اور حقیقی بخار عفونی بخار ہی کو کہتے ہیں۔ عفونت گاسے خون اور خلط میں  
 ہوتی ہے، اور گاسے کسی عضو کی ساخت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، **غضوی**  
 عفونت کی مثال عفونی اور ام اور خراجات وغیرہ ہیں۔ پیچیدہ کا قرہ سلیم  
**غضوی** عفونت کی مثال ہے، جس کے ساتھ لحمی و قیہ لازم ہوتا ہے +  
 جب عفونت خون یا بدن کی کسی رطوبت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، تو  
 اسے حمی عفونیہ کے علاوہ گاسے لحمی خلطیہ بھی کہا جاتا ہے +  
 میات غیر عفونیہ میں وہ معمولی اور کچھ بخار بھی داخل ہیں، جنکو **یک روزہ**  
**بخار** (حمیات یوم) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً ایک دو روز میں غائب ہو جایا  
 کرتے ہیں۔ اس قسم کے یک روزہ بخار عموماً محنت و مشقت کی تھکان، غم و غصہ  
 بیداری، وغیرہ سے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان بے عنوانیوں کی وجہ سے  
 بعض اوقات کچھ ایسے مواد و فضلات پیدا ہو جاتے ہیں، جو خون میں جذب ہو کر  
 وقتی طور پر معمولی سی حرارت پیدا کر کے تحلیل ہو جاتے ہیں +

**تیسری تقسیم** | **حمی لازمہ** — **حمی نائبلہ** : بخار اپنی پوری میعاد تک وابستہ  
 سے انتہا تک اگر مسلسل چڑھا رہے، اور کسی وقت نہ اترے، تو اسے (ازمہ)  
 یا دائمہ کہتے ہیں، اور اگر اس کے برعکس وہ اتر جا کر رہے، یعنی دوبارہ  
 کی صورت میں ہو، تو اسے نائبلہ (باری والا) یا دائلہ کہتے ہیں +  
 حمی لازمہ کی پھر دو قسمیں ہیں: **مطبقہ** — **مفردہ** : مطبقہ میں  
 حرارت تقریباً ایک جیسی قائم رہتی ہے۔ شب و روز، یا صبح و شام میں اگر کچھ  
 لے حمی عفونی اور حمی جراثیمی، بلحاظ مصداق کے دونوں مترادف ہیں، جیسا کہ سابقہ  
 بیانات سے یہ امر واضح ہے +

اختلاف ہوتا ہے، تو محض معمولی، اور خفیف سا، جیسا کہ ہر روز اور ہمیشہ تندرست انسان میں بھی ہوا کرتا ہے۔ اور مغترہ میں بخار اگرچہ پورے طور پر اتر آئیں ہے، لیکن اس میں نمایاں طور پر کمی آ جاتی ہے۔

پھر فترہ یا کمی کی یہ صورت اگر روزانہ پیدا ہوتی ہو، تو اسے نشقہ کہتے ہیں، اگر تیسرے روز ہوتی ہو، تو غب کا زمرہ۔ اور اگر چوتھے روز ہوتی ہو، تو سابع کا زمرہ کہتے ہیں۔

اسی طرح محی یا شبہ کی چند صورتیں ہیں: اگر بخار روزانہ اتر جاتا یا کرے یعنی روزمرہ باریاں آتی ہوں، تو اسے مؤاظبہ کہا جاتا ہے؛ اگر ایک روز ناغہ کر کے تیسرے روز باریاں آ کریں، تو اسے غب (غیب دائرہ) کہتے ہیں؛ اگر چوتھے روز باریاں آ کریں، تو اسے سابع (سابع دائرہ) کہتے ہیں۔

**چوتھی تقسیم** — محشی طفحیہ — محشی غیر طفحیہ: چھک، خسرو، مٹی، اور اسی قسم کے متعدد بخار ہیں، جو یہ بدن پر دانتے، پھسیان، آبلے، داغ دے۔ اور دو دڑے نکل آتے ہیں، جنکو اصطلاحاً "طفح" کہا جاتا ہے، اور اس قسم کے بخاروں کو "حیات طفحیہ" کہتے ہیں۔ انکو حمیات فاجحہ بھی کہا جاتا ہے۔

**پانچویں تقسیم** — حسی سلیمہ — حسی خبیثہ: اگر بخار بے خطر ہو، اور اس کے ساتھ بڑے اعراض موجود نہ ہوں، تو اسے "حسی سلیمہ" کہا جاتا ہے، ورنہ خبیثہ۔

**چھٹی تقسیم** — حسی حارہ — حسی باسردا: جس بخار کے ساتھ لرزہ اور سردی ہوتی ہے، اسے "حسی باردا" کہا جاتا ہے، اور جس میں محض گرمی ہوتی ہے، اور سردی کسی وقت ظاہر نہیں ہوتی، اسے "حسی حارہ"۔ اسی طرح حسی نافضہ اس بخار کو کہتے ہیں، جس کے ساتھ لرزہ ہوتا ہے۔

**ساتویں تقسیم** — حسی بسیطہ — حسی مرکبہ: گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک وقت زیادہ یا زیادہ بخار ایک ساتھ جمع ہو جاتے ہیں؛ ایسے بخاروں کو درمی ترکیب، کہا جاتا ہے، ورنہ مفرد یا بسیط۔

**آٹھویں تقسیم** — حسی حادثہ — حسی مکرر منہ: اگر بخار تیز ہو، اور اس کی مدت زیادہ لمبی نہ ہو، تو اسے "حسی حادثہ" کہتے ہیں، اور اگر بخار زیادہ تیز نہ ہو، اور اس کی مدت لمبی ہو، تو اسے "حسی مکرر منہ" کہتے

لے، انقباض: پانی یا چھٹ کا پھوٹ پڑنا، بدن پر: انوں کا نمودار ہو جانا۔

ہیں، شلاً تب دق۔ پھر حیات حادثہ کے مختلف مدارج ہیں، جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

## بخاریا از رویا و حرارت کے اعراض لازمہ

بخار کی تعریف میں یہ آچکا ہے کہ علاوہ ازدیاد حرارت کے بخار کی حالت میں کم و بیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں، اس وقت بخار کے انہیں مخصوص عوارض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب حرارت ایک معتد بہ زمانہ تک بڑھی ہوئی رہتی ہے، تو تقریباً بدن کے تمام افعال میں کم و بیش خلل و فتور لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ محض ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، یا اُن بھی اور فاسد مواد کا، جو بحالت تب اخلاط او خون میں گھومتے رہتے ہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ فتور افعال براہ راست ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، مگر یہ مواد فاسد بھی لازمی طور پر خلل افعال کے پیدا کرنے میں کم و بیش حصہ لیتے ہیں۔

جلد :- بخار کی حالت میں جلد کا لمس بالعموم گرم ہوا کرتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدت ہوتی ہے کہ جلد پر ہاتھ رکھنے سے ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح جلد بالعموم خشک ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات پسینہ کی وجہ سے تر ہوتی ہے۔ بعض حالات میں پسینہ کی بہت ہی کثرت ہوتی ہے، جس کے بعد گاہے حرارت نمایاں طور پر گھٹ جاتی ہے، اور گاہے نمایاں طور پر نہیں گھٹتی ہے۔ اس قسم کی تعریف کے بعد گاہے جلد پر باجرے کے سے دانے نکل آتے ہیں (ثور جادر سیاہ)۔

جلد کی رنگت بخار کی حالت میں عموماً اپنے حال پر قائم رہتی ہے، ہاں جب اس پر آئے، دانے، اور مختلف بخاروں کے مخصوص طغیات نکل آتے ہیں، تو جلد کا طبی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ لیکن چہرہ عموماً سرخ ہو جایا کرتا ہے، علی الخصوص بخار کی آمد کے وقت؛ یعنی بسا اوقات رخسارے اور ہونٹے سرخ ہو جاتے ہیں، اور چہرہ کے باقی حصے پیچھے یا زرد رنگ کے، کچھ عرصہ کے بعد جب دوران خون میں ضعف لاحق ہو جاتا ہے، تو چہرہ پھولا ہوا (ممتلی) اور نیلا ہو جاتا ہے، اور یہی کیفیت ہاتھ پاؤں میں ظاہر ہوتی ہے۔ جلد کے دُور دُورے اور داغ دہے، جو زیر جلد جریان خون سے حیات

متعدیہ (چھچک، خسرہ وغیرہ) کی خبیث قسموں میں لاحق ہو جاتے ہیں، بلاشبہ یہ اس امر کا نتیجہ ہوتے ہیں کہ ان امراض کے سبھی مواد عروق شریہ کی دیواروں پر اثر کر کے ان میں تفرق اتصال پیدا کر دیتے ہیں +

**آلات ہضم :-** زبان میلی ہو جاتی ہے، اور عموماً سیل کا رنگ اوائل میں سفید ہوتا ہے، اور وہ تر ہوتی ہے، اس کے بعد زبان خشک ہو جاتی ہے، اور سیل کناروں سے، یا نوک سے اوترنے لگ جاتا ہے، جہاں جہاں سے سیل اوترتا ہے، وہاں سے زبان سُرخ نظر آتی ہے۔ اس کے بعد اوڑ آگے چل کر زبان بہت ہی خشک، سخت اور درشت بنیالے یا بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے، اور اس کی سطح میں شگاف پڑ جاتے ہیں، زبان پر پیڑی جم جاتی ہے، جس کے بنانے میں تھوک کے خشک، جزا، رخسارہ کی اندرونی سطح کے ترسحات، اجزاء غذائیہ، اور بعض اوقات خون اور بشرہ کے اجزاء اور مواد متعفنہ شریک ہوتے ہیں جو دانتوں کی، میانی خلاؤں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مسوڑھوں اور دانتوں پر بھی اسی قسم کا سیل جمع ہو جاتا ہے، جسے طرّا امّہ کہا جاتا ہے۔ بھوک کا مرجانا، یا سقوط اشتہار، بخار کی پبلی اور نمایاں علامت ہے۔ بعض اوقات متلی بھی ہوتی ہے، اور ضعف ہضم تقریباً بخار کے تمام اقسام میں پایا جاتا ہے۔ آنتوں میں عموماً قبض ہوتا ہے، کئی بعض بخاروں میں خفیف طور پر، اور بعض بخاروں میں نمایاں طور پر پیڑی ہوئی ہوتی ہے، اور وہ بانیے ہو گیتی ہے +

**آلات دم :-** خون کے اعضا (قلب، اور دہ، شریانیں) پر بخار کی حالت میں کیا اثر ہو جاتا ہے، اور اس سے کس قسم کے عوارض رونما ہو جاتے ہیں؟ قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، اولاً دل کی حرکت میں قوت و شدت ہوتی ہے، اور پھر اسکے بعد ضعف طاری ہونے کی وجہ سے اس میں کمزوری آ جاتی ہے۔ نبض کی تعداد بہ اختلاف درجات حرارت فی دقیقہ ۸۰ سے ۱۲۰ یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ اوائل میں متلی، تپتی ہوئی، اور قوی ہوتی ہے، اور پھر یہ نرم اور ذوالقرعین ہو جاتی ہے، تیز اور شدید بخاروں میں نبض ذوالقرعین زیادتی کے ساتھ محسوس ہوتی ہے، اور آخر میں چونکہ قلب اور بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اس وقت نبض میں

لہ نبض ذوالقرعین جس میں قلب کے ایک نبض کے اندر نبض میں دو ٹھوکریں محسوس ہوتی ہیں، اگر نبض مطّقی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آخرت پیدا ہوتی ہے، جبکہ شریانوں کے اندر خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور ضعف کی علامت ہے +

قائم اور مضبوط رہ جاتا ہے، دہانے پر آسانی سے دب جاتی ہے (لٹین) اور اس کے ضربات مختلف ہوتے ہیں۔ قلب کا نصف جس قدر بڑھتا جاتا ہے قلب کی پہلی آواز اسی قدر دھیمی ہوتی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ ناقابل سماعت ہو جاتی ہے۔ گناہ سرپٹوں کے بیرونی جانب قلبی ضربات محسوس ہوتی ہیں، جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ قلب ضعیف ہو کر پھیل گیا ہے +

**تنفس:** حرارت کی زیادتی اور شہن کی تیزی کے تناسب کے ساتھ تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے: چنانچہ گاہے اس کی تعداد فی دقیقہ ۳۰ سے ۴۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ لیکن جب بخار کچھ عرصہ تک قائم رہ جاتا ہے، تو پیپیروں کے پینڈے (قاعدۃ الریہ) میں اجتماع خون لاحق ہو جاتا ہے، اور سینہ کے بالائی حصے کی تنفسی حرکتیں سانس کی طرف زیادہ نمودار ہو جاتی ہیں۔

**آلات بول:** چونکہ بخار کی حالت میں بخارات مائیدہ جلد اور تنفس کے اعصاب کے ذریعہ زیادہ خارج ہوتے ہیں، اور شریانوں کے اندر خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے، اس لئے گردوں کے اندر پیشاب کم بنتا ہے، اور قارورہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے، اور جب پانی کی مقدار گھٹ جاتی ہے، تو تناسب کے لحاظ سے اجزاء مملونہ قارورہ میں بڑھ جاتے ہیں، اس لئے قارورہ کا رنگ بہت گہرا ہو جاتا ہے۔ اور اجزاء جامدہ کی زیادتی سے اس کا قوام بھی غلیظ ہوتا ہے: چنانچہ سرد ہونے پر قارورہ کے اندر سرخ رنگ کے رسوبی نشین ہو جاتے ہیں۔ مادہ بولیہ اور بعض املاح کی مقدار قارورہ میں بڑھ جاتی ہے، اور بالعموم قارورہ زہریلا ہوا کرتا ہے۔ بعض شدید بخاروں میں گاہے قارورہ کے اندر رطوبت بیضیہ کی خفیف مقدار بھی پائی جاتی ہے +

**دماغ و اعصاب:** درد سر، بخار کی ابتداء میں بہت ہی عام اور کثیر التوقع ہے۔ بعض اوقات اس کے ساتھ نقل اور کدورت حواس ہوتی ہے، کسی بات میں غور و فکر کرنے اور سوچنے کو دل نہیں چاہتا، اور کوئی دماغی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نہ صرف عقل و ذہن سے مرہون کام ملے اس رسوب میں زیادہ تر بول آگین (پیریٹ) نامی مادہ کے اجزاء ہوتے ہیں +

۱۔ قارورہ میں بولیہ (پیریٹ) کے ساتھ قلیہ (پوٹاسیم) کے نمک بڑھ جاتے ہیں، اور خضر آمیز (کلورائیڈز) نامی مواد عموماً گھٹ جاتے ہیں +

۲۔ رطوبت بیضیہ (ماچ): ابومن +



نہیں لینا چاہتا، بلکہ درحقیقت اُسے اس کی قدرت بھی نہیں رہتی، اُس پر غزوگی طاری رہتی ہے، اور جب وہ سو جاتا ہے، تو نیند میں بہانے لگتا ہے۔ اسکے بعد اُسے سچی نیند کے بغیر ہڈیاں شروع ہو جاتا ہے، جس میں گاہے مریض صرف لایعنی باتیں کرتا ہے، اور گاہے یہ جنون کی حد تک پہنچ جاتا ہے مریض اپنے بستر سے اٹھ کر تیار داروں اور حاضرین سے دست و گریباں ہو جاتا ہے، یا کھڑکی وغیرہ سے کود کر باہر آ جاتا ہے۔ اس کے بعد کا درجہ یہ ہے کہ اُس پر پوری مدہوشی و بے حواسی طاری ہو جاتی ہے، جسے فتو مایا سببات کہا جاتا ہے۔ اس مدہوشی کے ابتدائی درجہ میں مریض بار بار اپنی انگلیوں سے بستر کی چادر اور کپڑوں کو فوجتا ہے، یا اپنے سامنے ہوا، میں فرقی اور خیالی چیزوں کو پکڑتا ہے +

بخار کی وجہ سے جب جسم میں عمومی ضعف، لاحق ہو جاتا ہے، تو عضلات بدن کے طبعی افعال، میں خلل نمودار ہوتا ہے، مثلاً بولتے وقت زبان دھکڑھکیا ہوتی ہے، اور اعضا تحریک کے وقت ان میں کپکپی لاحق ہوتی ہے، نیز عضلات میں بعض اوقات سنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اور جھٹلے سے بار بار اعضا میں جنبش ہوا کرتی ہے، اور مختلف عضلی مقامات پھرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات متعدد کے عضلات عاصرو، جو اسساک براز کی خدمت انجام دیتے ہیں، ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، جس سے بے اختیار یا خاذ خطا ہو جاتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جب اشتہار کی حس کمزور ہو جاتی ہے، تو مشاندہ کے پیرہنے کا مریض کو احساس نہیں ہوتا، اس لئے وہ پیشاب کی حاجت محسوس نہیں کرتا، جس سے پیشاب مشاندہ کے اندر غیر معمولی طور پر جمع ہو جاتا، اور مشاندہ تن کر اندیشہ ناک صورت پیدا کر دیتا ہے +

لرزہ، اعصاب شکنی، درد عضلات اور درد اعصاب، کرب و بے چینی، بے خوابی، اور دوران سر وغیرہ نظام حسی کے عوارض ہیں، جو بخار کی حالت میں کثیراً لو قوع ہیں۔

## دن رات میں حرارت حمی کا اختلاف

یہ پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ یوں تندرستی کی حالت میں بھی صبح کے وقت حرارت ایک ڈیڑھ درجہ کم ہوتی ہے، اور دوپہر کے بعد ایک ڈیڑھ درجہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ اسی تناسب کے مطابق بخار کی حالت میں بھی

عموماً کو وقت حرارت ایک ڈیڑھ سے کم ہو جایا کرتی ہے۔ اور سہ پہر کے قریب اسی قدر زیادہ۔ کمی کا آخری درجہ بالعموم شب کو بارہ بجے اور اس کے بعد ہوتا ہے، اور زیادتی کا آخری درجہ سہ پہر کو کم سے ۶ بجے تک۔ بعض اوقات برعکس صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں: یعنی صبح کے وقت حرارت زیادہ ہوتی ہے اور سہ پہر کو کم۔ یہ ایک کلی اور عمومی حکم ہے کہ حرارت کی کمی اور زیادتی کے ساتھ ساتھ اور تقریباً اسی تناسب سے شہن اور تنفس کی رفتار میں بھی کمی اور زیادتی پیدا ہو جایا کرتی ہے اور مزین کی دوسری تکلیفوں اور اذیتوں کا بھی یہی حال ہے۔

## بخار کے اوقات اور اسکی رفتار

بیشتر بخار دل میں ایک ممتاز رفتار پائی جاتی ہے، علی الخصوص ابتدائے اور انتہائے کے وقت مخصوص، اور نمایاں پڑتے ہیں، مثلاً:

ہلکا درجہ: بخار کی ابتدا سردی کا احساس ہوتا ہے، جسکی دوسورتیں ہیں: سردی کا درجہ (۱) گاہے گاہے اور عرض سے دبی جا سکتا ہے، اور مرلیض اس حالت میں آگے تاخیر سے گرم کیے اور دیکھتا ہے۔ اسوقت گاہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تپ رہا ہے یا پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہتا ہوا جا رہا ہے۔ (۲) گاہے سردی کے ساتھ لرزہ بھی ہوتا ہے، جو خفیف طور پر شروع ہو کر آخر میں شدت اختیار کر لیتا ہے: سارا بدن کانپتا ہے، ہیکلی سے دانت بکتے ہیں، مریض بہت ہی سردی محسوس کرتا ہے، بعد کے روز نیچے غصے ہو جاتے ہیں، جسکو قشعریر (چمچیر) کہا جاتا ہے، چہرہ مہلکا جاتا ہے، اور ناک کا کان اور انگلیوں کے سرے پیر پڑ جاتے ہیں، سردی کے اس درجہ میں گو ظاہر بدن ٹھنڈا ہوتا ہے، لیکن اردنی اعضا گرم ہوتے ہیں، اور ان کی حرارت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر مقیاس، بحرارت سے امتحان کیا جائے، تو یہ معلوم ہوگا کہ بدنی حرارت شروع ہی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ لرزہ چند دقیقہ سے ۱۰ گھنٹہ تک، ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں لرزہ عموماً نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ بعض اوقات لرزہ کی بجائے تشنہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا درجہ: اسے درجہ کے بعد بخار کا دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے جس میں

درجہ سخت جلد گرم ہو جاتی ہے، اور بخار کے دوسرے عوارض لازم

ہیئت ابھی ذکر کیا گیا ہے، موجد دہوتے ہیں اس کے بعد تیسرا درجہ شروع

ہو جاتا ہے +

بعض بخاروں میں اس دوسرے درجہ کے اندر تیسرے درجہ کے شروع ہونے سے پہلے حرارت انفرطادز یا دفی کی چوٹی تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسی انتہائی حرارت کو اصطلاحاً حرارت تھائیٹہ (انتہائی حرارت) کہا کرتے ہیں +

تیسرا درجہ : بخار کے تیسرے درجہ کو درجہ انحطاط (گٹاؤ کا زمانہ) درجہ انحطاط کیا جاتا ہے؛ دراصل بخار کا خاتمہ اسی درجہ پر ہوا کرتا ہے۔ بخار کے خاتمہ کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں : بخار بصورت جحران ختم ہوا یا بصورت تحلل +

بصورت جحران بخار کے ختم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ بدن میں تغیر عظیم رونما ہوا اور نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ بارہ سے چھتیس گھنٹے کے اندر بخار و تر کر درجہ اعتدال پر آجائے۔ اس حالت میں بعض اوقات پسینہ کی کثرت ہوتی ہے (عرق بھرتی)، بعض اوقات دست جلدی ہو جاتے ہیں (ہمال بھرتی)، بعض اوقات کسیر بھٹ بھٹتی ہے (رمان بھرتی)، اور اس قسم کے استفرغ بھرتی کے بعد بخار و تر جاتا ہے +

بصورت تحلل بخار و تر نے بدن میں کوئی تغیر عظیم اور انقلاب شدید بدن کے اندر رونما نہیں ہوتا ہے، جو بھران کی علامات میں سے ہے، بلکہ بخار و تر بچاؤ ہو جاتا ہے، اور درجہ اعتدال تک پہنچتے پہنچتے تین چار دن صرف ہو جاتے ہیں +

بعض بخار و تر کا خاتمہ اس طرح ہوتا ہے کہ جسم پر کم و بیش بھوڑے، پھنسیاں اور دانے وغیرہ نکل آتے ہیں۔ یہ بھی دراصل بھران کی ایک صورت ہے، اور اس کو جحران انتقائی کہا جاتا ہے، یعنی مادہ مرض ایک حالت اور ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری حالت اور دوسری جگہ میں آ جاتا ہے +

بعض بخاروں میں بخار و تر نے بدن کے بعد حرارت درجہ اعتدال سے بھی نیچے آ جاتی ہے، یعنی انتقاص حرارت کی صورت رونما ہو جاتی ہے، مثلاً صبح کے وقت بدنی حرارت چھانوے، یا ستانوے درجہ (مقیاس مردج) پر ہوتی ہے۔ اور اسی زمانہ سے زمانہ نقاہت شروع ہو جاتا ہے +

اوقات مرض کی مذکورہ بالا صورت (مثلاً لرزہ سردی سے بخار کا شروع ہونا، حرارت جلی کا چوٹی تک پہنچنا، اور عرق بھرتی وغیرہ سے بخار کا

۱۔ اس انتہائی درجہ پہنچنے کے بعد مرض کا خاتمہ شروع ہو جاتا ہے +

اور ترنا) نمایاں اور ممتاز طور پر حیات اجامیہ کے بعض اقسام میں پائی جاتی ہے، اور بعض حالات میں یہ تمام درجات و مراحل چھ سے بارہ گھنٹہ میں طے ہو جاتے ہیں +

## بخاروں میں موت

بخاروں میں موت جو واقع ہوتی ہے، اس کے حقیقی اسباب کیا ہوتے ہیں، ایسا محض حرارت یا سو و مزاج حار کے نتیجے میں موت واقع ہوا کرتی ہے، یا کچھ دوسرے وجوہ بھی ہوتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بخاروں میں موت واقع ہونے کی مختلف وجوہ ہیں، مثلاً:

۱: گلاب موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ سہی مواد دماغ اور نظام عصبی پر اثر کر کے تمام بدن کے افعال کو خراب کر دیتے ہیں +

۲: گلاب موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ کسی مواد ایک عرصہ تک جسم میں قائم رہ کر تمام بدن کی قوت حیات کو بیکار کر دیتے ہیں +

۳: گلاب اشتداد حرارت موت کا باعث ہوتا ہے، مگر محققین کی رائے ہے کہ اس قسم کی مثالیں کمتر لاکرتی ہیں، اگرچہ یہ صورت تو اکثر نظر آیا کرتی ہے کہ مریض کسی وجہ سے موت کے منہ میں ہوتا ہے، اس وقت حرارت بھی اشتداد کی انتہائی صورت میں موجود ہوتی ہے۔ اس وقت کہ حرارت بہت ہی تیز ہوتی ہے، مگر موت کی حقیقی وجہ کوئی دوسری ہوتی ہے +

۴: بعض اوقات بخار میں موت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلب ضعیف و دراندہ ہو کر اپنے فعل سے رک جاتا ہے +

۵: بعض اوقات موت کی وجہ پھیپھڑے اور تنفس کی شکایتیں ہوتی ہیں +

**تشریح بعد الموت** چند تشریحی تغیرات تقریباً تمام اموات میں

نمودار ہوتے ہیں، جو تیز بخاروں سے واقع ہوتی ہیں: خون رقیق ہوتا ہے، غیر سرمدی طور پر سیال، گہرا رنگین، اور تیزی کے ساتھ شریان اعظم اور بڑی رگوں کو رنگین کر دیتا ہے۔ خون کے سرخ دانے کم ہوتے ہیں، اور سفید دانوں کی کثرت ہوتی ہے۔ غشاء البصراء اور غلاف القلب کے طبقہ مائی کے نیچے چھوٹے چھوٹے دھبے یا جریان خون کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ نفوس

اشارہ مثلاً جگر، پحال، اور گروے، بڑے اور کم ہوتے ہیں۔  
 ازویاد حرارت چونکہ ازویاد حرارت کی مدت کا تعلق زیادہ تر عفونت اور عدوی  
 کی مدت سے ہے، جو کہ حرارت غریبہ کے ساتھ بطور مسبب کے شریک ہوتا  
 ہے، اس لئے وہ اپنے حقیقی مسبب کے مطابق چند گھنٹے سے چند ماہ تک، اور  
 بعض اوقات چند سال تک قائم رہ جاتی ہے۔ چنانچہ چند بخاروں کا بطور مثال  
 کے ذکر کیا جاتا ہے، جو چند ہفتہ یا چند ماہ تک قائم رہا کرتے ہیں: تپ و ق اور  
 مرض سل ——— حمی معویہ ——— حمیات ابا مید (موی بخاروں کے اقسام)۔  
 لعفن دم ——— ورم بطن قلب خبیث ——— سور القنیہ کی قسم خبیث +

## انتقاص حرارت

یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ازویاد حرارت کے ساتھ انتقاص  
 حرارت کا بھی اس موقع پر ذکر کیا جائے، تاکہ حرارت غریبہ کے ساتھ  
 حرارت مقصرتہ کے اسباب بھی ذہن نشین ہو جائیں۔ بعض  
 محققین نے انتقاص حرارت بدنی کے اسباب اس طرح گناے ہیں:  
 (۱) حرارت بدنی کا براہ راست جسم سے خارج ہو جانا، مثلاً بیہوشی  
 یا بدستی کی حالت میں گرم کمرہ سے ٹھنڈی ہوا میں یک نخت نکل پڑنا، یا بہت  
 ہی خشک پانی سے نہانا +

(۲) خون اور رطوبت بدن کا بڑی مقدار میں خارج ہو جانا، جیسا کہ  
 شدید اسہال، ہیضہ، ورم اسعار، اور شدید جریان خون میں ہوتا ہے +

(۳) سور مزاج (اضداد مزاج) اور فساد تغذیہ کی صورتوں میں، مثلاً  
 مجراے غذا کے مختلف حصوں کے سرطان میں، مرض ذیابیطس کی شدت میں،  
 سور القنیہ کی بعض خبیث قسموں میں، بعض بخاروں کے بعد ایام نقابست میں،  
 اور بہت سے دماغی مرض میں +

(۴) دوران خون اور تنفس کی بعض شدید شکایتوں میں، مثلاً ضعف  
 قلب اور مجاری تنفس کی تنگی کی حالت میں +

لے یہ احتیاطی تدابیر کے مقابلہ میں ہوسکتے جاتے ہیں +  
 لکھ بخاروں کے بعد چند روز تک غور اپنی حرارت کو رہا کرتی ہے، جیسا کہ (۱) میں کہے  
 بعد آئے والا ہے، مگر یہاں اس سے نفعت ہو رہی ہے، یعنی بیکہ بخاروں کے بعد  
 سور مزاج بدن میں موجود ہے جو تھلیل حرارت کا باعث بن جائے +

(۵) مرکزی نظام عصبی کے نسلکات امراض، ورم اعشیدہ دماغ کے بعض اقسام، دماغی جریان خون اور انداد عروق، دماغ کی بعض رسولیاں اور فاج عام +

(۶) احتساب حسبہ کے بعض تاثرات، و ہجانات، مثلاً جبکہ فتن و غیرہ کی صورت میں آنتیں کسی سوراخ سے خارج ہو کر نکلتی جاتی ہیں (اختناق اسعاء) اور مثلاً درد گردہ، درد جگر، آنتوں میں پھید ہو جانا (متقرب اسعاء) اور مثلاً بعض علیات جراحیہ کے بعد +

(۷) بعض وسیع بدری امراض، مثلاً تمام بدن میں مرض اکوتہ عمومی شکل میں پیدا ہو گیا ہو، یا جلد کا ایک وسیع رقبہ جلا ہوا ہو +

(۸) بخاروں کے بعد، جبکہ حرارت بدن پر ایک عرصہ تک بدن کے اندر اعتدالی درجہ سے پست رہتی ہے، اور تسخیر قوم کی صورتوں میں +

(۹) بعض سمیات تیرا، مثلاً افیون، جہر افیون (افیونیٹ)، لفاع، ہرنج (سمہ صین) اور شہر اس کے قسم میں ۱۰ اور احتباس بول میں قسم دم کی وجہ سے اور قہر لکے ذیابطی میں +

## حرارت کی پیمائش اور اس کے درجات

حرارت کیفیات طبع سے ہے۔ اطباء کا قول ہے کہ "حرارت اور برودت کیفیات طبع سے ہے" یعنی بیرونی اجسام کی حرارت و برودت سے انسان کی قوت لاس متاثر ہوا کرتی ہے، اور پھر سنے سے انکی حرارت برودت کا احساس ہماری جلد کو ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تندرست اور صحیح المزاج انسان جب کسی مریض کے بدن پر ہاتھ رکھتا ہے، تو اس کی بدنی حرارت کی زیادتی یا کمی سے متاثر ہو کر وہ حکم لگا دیتا ہے کہ مریض کا جسم ٹھنڈا ہے، یا گرم، بخار اور ارتفاع حرارت کے معلوم کرنے کا ذریعہ قدیم ہی جلد ہے، جو مجھ کر حکم لگا پا کر رہی ہے۔ اس طرز استدلال میں یہ شرط ضروری ہے کہ چھونے والے انسان کی بدنی حرارت صحت و اعتدال کے درجہ پر ہو۔ ورنہ وہ جس درجہ گرم یا سرد ہوگا، اُس درجہ کی گرمی یا سردی سے وہ متاثر نہ ہوگا، مثلاً اگر کوئی طبیب خود بخار

۱۔ نفع دم: خون کے اندر یہ پیمائش کا داخل ہو جائے گا۔ مثلاً افیونین: مارنیں +  
۲۔ نفع برودت: اسی طرح مرکبات اورین (ذات غور) اور  
خاصیت یہ افیون (کچھ پیدا) کی نسبت یہ پیمائش کا وسیلہ ہو سکتی ہے۔

میں مبتلا ہے، تو وہ مریض کے اسی درجہ کے بخار سے متاثر نہ ہوگا۔ اگر فرض ہمارا ہی قوت لاسہ اُسی وقت حرارت یا برودت سے متاثر ہو سکتی ہے، جبکہ بیرونی اجسام کی حرارت یا برودت کا درجہ اس کے مساوی نہ ہو۔ اسی طرز استدلال سے طبیب دوسرے شخص کے بدن کو چھو کر حکم لگا دیتا ہے کہ اُس کی حرارت معتدل ہے، یا یہ کہ اُسے بخار ہے، کیونکہ معتدل المزاج اور تندرست انسان جب دوسرے جسم کو چھوتا ہے، اور اس کی حرارت و برودت سے وہ متاثر نہیں ہوتا، تو وہ قیاس قائم کر لیتا ہے کہ اُس کی حرارت بھی اسی درجہ کی ہے۔ اور چونکہ وہ خود معتدل ہے، اسلئے دوسرا شخص بھی معتدل ہی ہے۔ مشق اور مزاوت سے طبیب کو اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مریض کے جسم کو چھو کر بتا دیتا ہے کہ اُسے بخار کس درجہ کا ہے۔ خفیف ہے، شدید ہے، یا محرقہ ہے۔ تمام علاج و تدابیر میں پیمانہ حرارت کی ایجاد سے پہلے ساری دنیا کے معالجین کا دار و مدار تقاضا ہی پر تھا، اور اس آد کی ایجاد کے بعد بھی، اور اس کی مدد کی موجودگی میں بھی ہر طبیب کا فرض ہے کہ تجربہ حرارت بدنی کے لئے قوت لاسہ سے قطعاً بے نیاز نہ ہو جائے تاکہ وہ اتفاقات پر زیادہ بے بس اور درماندہ نہ ہو سکے۔

بعض لوگ، جنکی جیب میں پیمانہ حرارت ہر وقت موجود ہوتا ہے، اس اندازہ میں اتنے ماسر ہو جاتے ہیں کہ وہ مریض کا جسم چھو کر ٹھیک درجہ حرارت بتا دیتے ہیں، جس کی تصدیق پیمائش کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر طبیب کے لمس اور پیمانہ حرارت کی پیمائش میں ایک آدھ درجہ کا اختلاف بھی ہو، تو اس سے معمولات و تدابیر میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا، اور اسکو بہت زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ علاوہ ان میں ایک آدھ درجہ کا اختلاف تو مختلف پیمانوں کے امتحان میں بھی ہو جاتا ہے۔

حرارت و برودت کا معیار اذکرہ بالا تقریر سے ظاہر ہے کہ طبی اغراض اور تدابیر و علاج کی ضرورت سے اطباء نے حرارت و برودت کا معیار تندرست انسان کی بدنی حرارت کو قرار دیا ہے؛ معتدل اور تندرست انسان دوسرے جسم کو چھونے کے بعد اگر اپنے مزاج سے ٹھنڈا محسوس کرتا ہے، تو اُسے ”باسرد“ کہتا ہے، اگر گرم محسوس کرتا ہے، تو اُسے ”حار“ کہتا ہے، اور اگر وہ اپنے برابر پاتا ہے، تو اُس پر ”اعتدال“ کا حکم لگاتا ہے۔ اگرچہ مشیخ اور دیگر حکماء نے مفہوم میں بہ صراحت بتایا ہے کہ ”انسان، تمام

حیوانات، اور نباتات کا جب امتحان کیا جاتا ہے تو یہ سب کے سب گرم ہیں پائے جاتے ہیں، کیونکہ متوتقذ یہ کے لئے حرارت ہی کی ضرورت ہے، اور برودت ان افعال و اعمال کی دشمن ہے۔ ”علی تحقیق سے اگر دیکھا جائے، تو قدر ماد کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ غایت برودت میات و نموی دشمن ہے: جن ممالک میں بہت زیادہ ٹھنڈک ہوتی ہے، اور برودت کے غلبہ سے برف جم جایا کرتی ہے، وہاں پیداوار مفقود ہوتی ہے، اور اگر کچھ ہوتی بھی ہے، تو اس وقت، جبکہ فضا کسی قدر گرم ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور میں برودت و حرارت کے لئے جو معیار اور پیمانے بنائے گئے ہیں، ان سے اگر ہم اپنی یا حیوانات اور نباتات کی، نوا اور زندگی کے زمانہ میں پیمائش کریں، تو کم و بیش ہم ان میں ضرورت حرارت پائیں گے۔ انسان اور اکثر حیوانات کے گرم ہونے میں تو شاید کسی کو کم شبہ ہو، مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ نباتات کے گرم ہونے کی تصدیق نہ کر سکیں۔ لیکن جب وہ اس حقیقت پر غور کریں گے، تو شاید آسانی سے سمجھ سکیں کہ جب ہوا بہت ہی خشک ہو جاتی اور پالاڑ جاتا ہے، تو لکھتیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ محض غلبہ برودت ہوتی ہے۔ نیز نو و تغذیہ ایک عنصری استحالہ ہے، جسکو ”استحالة کیمیاویہ“ کہا جاتا ہے، جس کے متعلق پہلے بیانات میں آپ کا ہے کہ اس قسم کے تغیرات و استحالات حرارت کی موجودگی ہی میں اچھی طرح انجام پاتے ہیں، اور یہ کہ ان استحالات سے بطور نتیجہ کے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ انفرن تحقیق قدیم اور تحقیق جدید دونوں بہ اتفاق اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ انسان کا بدن طبعا اور فطر تا گرم ہی ہوتا ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کس درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، اور پیمائش حرارت کا معیار کیا ہے، اسے میں ذیل کے بیان میں واضح کرتا ہوں۔

بیان حرارت کی ایجاد کس فلسفہ اور ہول پر ہے | حرارت و برودت کے بارے میں حکماء متقدمین نے دو خواص بتائے ہیں، جو اس آئذ کی ایجاد کے فلسفہ کی بنا پر ہیں۔ ان دونوں خواص کے جان لینے کے بعد بیان حرارت کے اصول کا سمجھ لینا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے:

پہلا خاصہ: ”حرارت و برودت کیفیات اساسیہ میں سے ہے، یعنی گرمی اور سردی کی یہ طبعی خصوصیت ہے کہ وہ جس جسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا جسم ملائی ہوتا ہے، تو حرارت



وہرودت پہلی جسم سے منتقل ہو کر دوسرے ملائی اور جو اجسام میں سرایت کر جاتی ہے، یہ اور بات ہے کہ ہر جسم میں قبول حرارت و ہرودت کی استعداد یکساں نہیں ہوتی؛ بعض اجسام میں حرارت و ہرودت تیزی سے سرایت کر جاتی ہے، اور بعض میں دشواری سے، مثلاً لوسہ، تانہ، اور عام و حائلوں میں اس کی استعداد خوب پائی جاتی ہے، اور مٹی اور لکڑی میں کمتر۔

**دوسرا خاصہ:** حرارت تخلخل پیدا کرتی ہے، اور ہرودت تکاثف، یعنی گرمی کے اثر سے پھیل کر اجسام کی مقدار بڑھ جاتی ہے (تخلخل) اور سردی کے اثر سے اجسام سکڑ جاتے، اور ان کی مقدار اور انکا حجم گھٹ جاتا ہے (تکاثف)۔ اس خاصہ کا سہل امتحان اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ ایک ایسی شیشی لی جائے، جس کی گردن کافی تنگ اور لمبی ہو، اور اس میں کوئی رنگین پانی اس قدر بھرا جائے کہ کسی قدر گردن خالی رہے۔ پھر اس مقام پر کوئی نشان کر دیا جائے، جہاں تک پانی بھرا ہوا ہے، تاکہ اندازہ کرنے میں آسانی ہو کہ گرمی ہو گئے سے پانی اور بڑھ چکا ہے، یا نہیں، اس کے بعد اس شیشی کو بے آبستگی گرم کیا جائے، اور نشان کو دیکھا جائے، جس طرح اس میں قدریجا حرارت پہنچ گئی، اور پانی گرم ہوتا جائیگا، اسی قدر پانی نشان سے اونچا ہوتا چلا جائیگا، اور کچھ دیر کے بعد پانی کا حجم، جوش اور بال کے بغیر، اس قدر بڑھ جائیگا کہ نمایاں طور پر شیشی کی خالی گردن بھری ہوئی نظر آئے گی۔ اسکے بعد جب پانی بتدریج ٹنڈا ہو گا، تو پھر وہ گھٹ کر اپنی اصلی جگہ پر آ جائیگا یا اس سے بھی نیچے اور تر جائیگا۔

جب یہ مسئلہ پانی کی اس مثال سے واضح ہو گیا، تو اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ حرارت و ہرودت سے نہ صرف پانی ہی کا حجم بڑھا گھٹا کرتا ہے، بلکہ دوسرے اجسام پر بھی کم و بیش (حسب استعداد) اس کا یہ اثر ظاہر ہوتا ہے، حتیٰ کہ گوبے جیسی سخت و محالوں پر بھی اس کا یہ اثر نمایاں ہوتا ہے؛ ریل کی پٹری میں جوڑ کے مقام پر موسم سرما میں ایک انچکی دو انچکی کا فاصلہ نظر آتا ہے، لیکن موسم گرما میں یہ فاصلہ کم یا قطعاً مفقود ہو جاتا ہے۔ حرارت و ہرودت کے اسی خاصہ کی بنا پر پٹری بناتے وقت سکڑنے اور پھیلنے کا حق رکھا جاتا ہے۔

حرارت و ہرودت سے جس طرح لوسہ جیسی سخت چیزوں کا حجم گھٹ بڑھ جاتا ہے، یعنی ان میں تخلخل و تکاثف پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح پارہ

جیسی سیال دھات یہاں بھی حرارت و برووت سے تھنل و مکائف ہو کر تاپ ہے حرارت و برووت کا جب یہ قاعدہ کلیہ تسلیم کر لیا گیا، اور اس کا یہ طبعی خاصہ ذہن نشین ہو گیا، تو اب یہاں حرارت (مقیاس حرارت) کی ماہیت کا بتانا سہل ہو گیا +

**مقیاس الحرارت** شیشہ کی ایک بوخدار تلی ہے، جس کے دونوں سرے بند ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا ایک سرا پیلا ہوا اور چوڑا ہوتا ہے (بصلہ)، جس کے اندر پارہ بھرا ہوتا ہے، اور اوپر کی باریک تلی خالی ہوتی ہے۔ جب دوسرے جسم سے، مثلاً مریض کے جسم سے، حرارت سرایت کر کے آدہ مذکور کے پارہ میں پہنچتی ہے، تو مذکورہ بالا اصول کے مطابق پارہ پھیل جاتا ہے، اور اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ پارہ میں تھنل عارض ہو جاتا ہے (جس سے پارہ خالی تلی میں چلا جاتا ہے۔ اور جب پارہ کی حرارت کم ہو جاتی ہے، تو وہ سکڑ کر اپنے اصلی حجم و مقدار پر لوٹ آتا ہے، اور تلی میں سے اوتر کر نیچے چلا آتا ہے۔ لیکن تشخیص امراض کے لئے جو چیلانے ہم لوگ استعمال کرتے ہیں، ان میں اوپر کی تلی اتنی تنگ اور باریک ہوتی ہے کہ پارہ چپٹے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر خود بخود نیچے نہیں اوترتا، بلکہ اسے بلانا اور جھٹک دینا پڑتا ہے۔ ہاں دوسرے مقاصد کے لئے مثلاً ہوا کی حرارت، پانی وغیرہ کی حرارت ناپنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں، ان میں حرارت کے کم ہونے پر پارہ خود بخود اوتر جایا کرتا ہے +

بس یہی حقیقت مقیاس الحرارت کی ہے، جو اسے اصول پر مبنی ہے، جس کے تسلیم کرنے میں کسی ذی ہوش کو تامل نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مقیاس الحرارت صرف پارہ ہی کا نہیں ہوتا، بلکہ مختلف ضروریات کے لحاظ سے پارہ کے علاوہ اس کے جوف میں پانی، الکحل، دھات وغیرہ بھرے جاتے ہیں، جنکے حجم کے گھٹنے بڑھنے کی مقدار مختلف ہوتی ہے +

پیارو حرارت میں درجات کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں۔ ارباب یہ سوال کہ پیمانہ حرارت میں درجات کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت و برووت کے درمیان "حد فاصل" کہاں واقع ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حرارت و برووت ایسی اضافی کیفیات ہیں سے ہیں کہ ان کے درمیان حد فاصل قائم کرنا، اور یہ کہنا کہ وہ یہاں سے حرارت شروع ہوتی ہے۔ اور اس سے پہلے برووت ہے۔ "جست ہی مشکل اور مشتبہ ہے۔ اور کبھی آخر

کوئی یقینی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے مختلف ممالک میں محققین نے مختلف پیمانے بنائے ہیں، اور حرارت و برودت کے ابتدائی تعین میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ آجکل علمی دنیا میں تین قسم کے پیمانے پائے جاتے ہیں، جنہیں انڈر مختلف درجات قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت کے ابتدائی درجہ کے تعین میں بھی باہمی اختلاف ہے۔

(۱) مقیاس صلد درجاتی: اس آلہ میں برن کے گھیلنے سے پانی کے کھولنے تک سو درجے قائم کئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے اس کا نام صلد درجاتی رکھا گیا ہے۔ یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ پارہ اور پانی وغیرہ حرارت سے پھلتے اور برودت سے سکڑتے ہیں۔ اسی اصول پر اگر آلہ مقیاس حرارت کو ٹھنڈے پانی میں رکھ کر اسے بتدریج گرم کیا جائے، تو جس قدر پانی میں گرمی آتی جائیگی، اسی قدر پارہ پھیلے گا، اور اوپر کو چڑھتا چلا جائیگا، حتیٰ کہ جب پانی کھولنے لگے گا، تو پارہ چڑھ کر اوپر ایک حد تک پہنچ کر ٹپک جائیگا۔ کھولتے ہوئے پانی میں آلہ مقیاس انحراف کے اندر پارہ جہاں تک پہنچ کر رک جاتا ہے، اس پر ایک نشان کر دیا جائے، اس کے بعد پھر پانی کو ٹھنڈا کیا جائے، جس سے پارہ بتدریج نیچے اترنا شروع ہو گا، آخر میں جب پانی اس قدر سرد ہو جائیگا کہ وہ جمے لگے، اور برن بن جائے، تو پارہ نیچے اتر کر ایک جگہ ٹھہر جائیگا۔ اس مقام پر ایک نشان کر دیا جائے۔ غرض اس طرح ایک ابتدائی مقام اور ایک انتہائی مقام مقرر ہو جائیگا۔ اب ان دونوں مقاموں کے مابین کی مسافت کو (یعنی پارہ کی فکلی کو) کھیروں سے تلو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، جس سے اس آلہ میں سو درجے بن جائیں گے۔ ایسے آلہ کو مقیاس صلد درجاتی کہا جاتا ہے جس میں نیچے کا نشان صفر ہے جہاں تک پارہ اترنے پر پانی جم جاتا ہے۔ اوپر کا نشان (شمار) وہ ہے جہاں پارہ اُس وقت پہنچتا ہے، جبکہ پانی کھول رہا ہو۔

جب اس طرح پیمانہ حرارت بن گیا، اور پیمائش کی اکائیاں ایک سے سرتک قائم ہو گئیں، تو اب اس کے بعد دوسو، چار سو، اور ہزار و ہزار درجات کی پیمائش اسی پیمانہ سے کی جاسکے گی۔

لے کر یہ کہ جس درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ کہا جائیگا، دوسرے شخص کو اختیار ہے کہ اس سے نیچے اتر جائے، اور اس سے ماقبل کسی درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ قرار دے۔ اس میں کوئی روک ٹوک قائم نہیں ہو سکتی، اور کوئی علمی محبت چل نہیں سکتی۔

اس پیمانہ میں حرارت کی ابتدا برف سے کی گئی ہے، یعنی اس معیار اور پیمانہ کے بنانے میں فرض کیا گیا ہے کہ برف میں کسی درجہ کی حرارت نہیں ہے، اور یہ کہ اس کے بعد حرارت کا پہلا ذریعہ شروع ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اسکو درجہ صفر نہیں مانا ہے، اور پیمانہ حرارت کے درجات قائم کرتے وقت اس میں حرارت کے چند درجات تسلیم کر لئے ہیں، جیسا کہ ذیل کے بیان (مقیاس مروج) سے معلوم ہوگا +

دنیا سے علم میں مقیاس عدد درجائی کا اعتبار و قاربیت زیادہ ہے، یہ زیادہ سہل اور سادہ اصول پر مبنی ہے، اور اس کی رو سے حساب کرنے اور شمار لگانے میں بھی آسانیاں ہیں +

(۲) مقیاس ہسٹریوج: اس رسالہ میں بحالتِ صحت و مرض جہاں جہاں درجات حرارت بیان کئے گئے ہیں، وہ اسی آلہ کے محاذ سے ہیں، اور جو ہمارے ملک میں بکثرت مروج ہے، اس آلہ میں مقیاس عدد درجائی کے متلو درجہ کا ایک سو اسی درجات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی پانی کے جمنے، اور پانی کے کھولنے کے درمیان نشانات سے ایک سو اسی درجات کئے جاتے ہیں، اور کل درجات ابتداء سے پانی کے کھولنے تک اس آلہ میں ۲۱۲ بنائے جاتے ہیں: اس طرح کہ پانی کے جمنے کا درجہ اس آلہ میں صفر کی بجائے ۳۲ رکھا جاتا ہے، اور پانی کے جوش کھانے کا درجہ ۲۱۲ + الغرض پانی کے انجماد کے درجہ کو مقیاس عدد درجائی میں اگر حرارت کا درجہ صفر سمجھا جاتا ہے، تو مقیاس مروج کی رو سے اس میں حرارت کے تیس درجات تسلیم کر لئے جاتے ہیں +

(۳) مقیاس سوسہسٹریوج: اس آلہ کا رواج ملک روس وغیرہ میں زیادہ ہے۔ اس میں آلہ عدد درجائی کے متلو درجات کو کل اسی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے: یعنی درجہ انجماد کے لئے صفر، اور درجہ غلیان و جوش کے لئے (پانی کے کھولنے کے لئے) اسی۔ غرض اس کے اسی درجے مقیاس عدد درجائی کے متلو درجات کے مساوی ہیں +

بدنِ انسان کی اعتدالی حرارت اگر مقیاس مروج سے سارے

اٹھانوے ہوتی ہے، تو مقیاس عدد درجائی سے تقریباً ۱۰۰ یعنی اس

آلہ کے ۳۰ درجات مقیاس مروج کے ۹۸.۶ کے مساوی ہیں +

لے اسکو مقیاس فارن ہیتھی بھی کہتے ہیں، جو اسکے موجد، فارن ہیت، کی طرف منسوب ہے +

## بخاروں کی تقسیم درجات حرارت کو لحاظ کر

بدن انسان کی معمولی حرارت، بحالت صحت، ۵، ۹، ۷ سے ۹، ۹ تک مختلف ہوا کرتی ہے، اگرچہ یہ حادثہ کسی بڑی ہوئی ہے کہ ۴، ۸، ۹ کو درجہ اعتدال بتایا کرتے ہیں، اور یہ ایک حد تک صحیح بھی ہے کہ عام طور پر بیماریاں حرارت میں یہی درجہ ملا کرتا ہے۔ لیکن شب در روز اور ۲۴ گھنٹے حرارت بدنی ایک درجہ پر قائم نہیں رہا کرتی ہے، بلکہ دو بجے شب سے سات بجے صبح تک حرارت تمام اوقات سے کمتر ہوتی ہے، اور پھر سات بجے صبح سے ایک دو بجے دوپہر تک بچ حرارت بڑھنے لگتی ہے، اور اس وقت سے رات کے سات آٹھ بجے تک بلند تر رہتی ہے۔ پھر اس کے بعد گھٹنے لگتی ہے، اور آدھی رات کے بعد بھی کمتر درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔

مرض کی حالت میں مدارج حرارت کا اختلاف بانوسے، ترائوسے ایکسوسوس، یا ایکسوسوگیا رہے گا یا جاتا ہے۔ انتفاص حرارت کی صورت میں حرارت گھٹ کر ترائوسے یا اس سے بہت درجہ تک پہنچ جاتی ہے، اور از دیا و حرارت کی صورت میں ایک سودس یا ایک سوگیا رہے درجہ تک بڑھ جاتی ہے، بعض لوگوں نے اس سے بڑی حرارتوں مثلاً ایک سو سولہ اور ایک سو بائیس کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس بیان کی حقیقت و واقعیت کو مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

مختلف درجات حرارت کے اظہار کے لئے متعدد الفاظ و اصطلاحات استعمال کئے جاتے ہیں، خواہ وہ درجات اعتدال سے بلند ہوں، یا بہت:

چنانچہ ذیل میں چند اصطلاحات مختلف مدارج حرارت کے لئے درج کئے جاتے ہیں:

(۱) درجہ سقوط: سقوط قوت کے وقت حرارت بدنی بہت ہی گھٹ جاتی ہے: اس کے مدارج تقریباً ۹۲ سے ۹۶ تک ہیں۔

(۲) حرارت ناقصہ: یعنی طبعی حرارت سے بہت درجہ، جیسا کہ بعض اوقات ضعف قلب اور نقاہت کے وقت پایا جاتا ہے: اس کے

مدارج ۹۶ سے ۹۷، ۹۸، ۹۹ تک ہیں۔

(۳) درجہ اعتدال: اس کے مدارج ۵، ۹، ۷ سے ۹، ۹ تک ہیں۔

(۴) گھٹی خفیفہ: معمولی یا ہلکا بخار: جس میں حرارت صبح کے

وقت ۹۹ سے ۱۰۱ تک ہو یا شام کے وقت ۱۰۲ تک۔

(۵) مَحْضیٰ مُشْبِلِید ۴ : سخت بخار : جس میں حرارت صبح کے وقت ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک ہو، یا شام کے وقت ۱۰۵ تک +

(۶) مَحْضیٰ مُجْرِیْ قَلہ : جبکہ حرارت ۱۰۵ سے زیادہ ہو +

استعمال مقیاس الحارات | شخصی اغراض کے لئے پارہ کا آثر استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ ایک سرے میں پارہ بھرا ہوتا ہے، جسے جصلہ کہا جاتا ہے۔ یہ سرا پارہ کے رنگ پر سفید اور چکدار نظر آتا ہے، اور یہاں تیشہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ وہ نظر بھی نہیں آتا، اور پارہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے ایک بار ایک لمبی ٹلی شروع ہوتی ہے، جو دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ اس لمبی ٹلی پر درجہ جات کے نشان لگے ہوتے ہیں ۱۰ اور یہ درجہ جات پچانوے سے شروع ہو کر ایک سو دس پر ختم ہوتے ہیں۔ کیونکہ صحت و مرض میں انسانی حرارت علی العموم اسی کے درمیان کم و بیش ہوا کرتی ہے۔ اس آدر پر ۹۸ کے مقابل تیر کے سرے کا نشان (۱) بنا ہوا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے نشانات جو لمبے لمبے خطوط یعنی لکیروں کی شکل میں ہوتے ہیں، وہ درجوں کے لئے ہوتے ہیں، اور ہر پانچ درجہ کے بعد ہندسے (اعداد) لکھے ہوتے ہیں، مثلاً ۹۵ کے بعد ۱۰۰، اس کے بعد ۱۰۵، اور اس کے بعد ۱۱۰ + پھر ہر ایک درجہ کو چار چھوٹی چھوٹی لکیروں کے ذریعہ پانچ حصوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اور ہر ایک حصہ کو ”نقطہ“ کہا جاتا ہے +

یہ آکھی قسم کا ہوتا ہے، یعنی بعض کو دیر تک لگایا جاتا ہے، اور بعض کا پارہ جلد بڑھ جاتا ہے، اور دیر تک لگائے رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چنانچہ بعض صرف نصف دقیقہ (نصف منٹ) کے قلیل عرصہ میں حرارت کو بتاتے ہیں، اور بعض تین چار، بلکہ پانچ دقیقے میں بتاتے ہیں +

جب تک کسی مریض کی حرارت بدلی معلوم کرنی چاہو، تو پہلے اس آکھ کو روشنی میں دیکھو، اور یہ معلوم کرو کہ پارہ کس درجہ پر ٹھہر ہوا ہے : اگر وہ پچانوے درجہ پر ہے، تو خیر، ورنہ اسے پچانوے درجہ پر لے آؤ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسے بصلہ کے مقابل موٹی طرف سے پکڑ کر اوپر سے نیچے کی طرف جھکا دو، تاکہ پارہ جھٹکے سے اپنے خانہ (بصلہ) کی طرف آجائے۔ دو چار جھٹکوں میں پارہ علی العموم ۹۵ درجہ پر آ جاتا ہے +

گا ہے ایسا بھی کرتے ہیں کہ پہلے اس آکھ کو سرد پانی سے ٹھنڈا کر لیتے ہیں، اس کے بعد جھکا دیتے ہیں۔ ایسا اُس وقت کرنا پڑتا ہے، جبکہ بیرونی ہوا کی حرارت

اسے جتنے مقیاس مزید بتاتی کہا جاتا ہے +

موسم گرم یا وغیرہ میں تیز ہوتی ہے، اور شدت حرارت کم وجہ سے پارہ چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی حالت میں جب تک پارہ کو ٹھنڈا نہ کر لیا جائے، وہ اپنے خانہ میں نہیں آتا۔ لیکن گرم پانی سے نہ دھونا چاہئے، ورنہ ممکن ہے کہ آلہ ٹوٹ جائے۔

جب پارہ ۹۵ درجہ پر آجائے، تو اسے بغل، کچ ران، منہ، معائے مستقیم یا جہاں لگنا ناہوگائیں، چھوٹا یہ آلہ بغل اور منہ ہی میں لگایا جاتا ہے۔ مگر بچوں میں منہ کے اندر رکھی نہ رکھنا چاہئے۔ نیچے نادان اور بے سمجھ ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ انہی نادانی سے منہ میں شیشہ ٹوٹ جائے، اور اس کے تیز اور نوکیلے ریزے پریشانیوں میں مبتلا کر دیں۔ اگر یہ آلہ بغل یا کچ ران میں لگایا جائے، تو پہلے وہاں کا پسینہ (اگر ہو تو) خشک کر لیا جائے، اور پھر اس آلہ کے سفید جھکڑا سرے (بصلہ) کو بغل اور کچ ران میں داخل کیا جائے، اور کوشش کی جائے کہ یہ سرا پوری طرح دباؤ میں آجائے، اور جلد و بصلہ کی ملاقات اچھی طرح قائم ہو جائے۔ پھر اگر یہ آلہ نصف دقیقہ کا ہے، تو بنظر احتیاط ایک دقیقہ تک لگنا چاہئے، اور اگر وہ ایک دقیقہ کا ہے، تو دو دقیقہ تک، و علیٰ ہذا القیاس +

اگر اس آلہ کو منہ میں رکھنا ہو تو پارہ والے سفید سرے کو منہ میں زبان کے نیچے رکھا جائے، اور اس کے بعد مریض لبوں کو بند کر لے۔ مگر دانتوں کا دباؤ اس پر نہ ڈالے۔ مریض اگر کم عمر بچہ ہے، یا وہ لڑکھ سے کانپ رہا ہے، اور اس کے دانت بچ رہے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ آلہ منہ کے اندر نہ رکھنا چاہئے، ورنہ اس کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ بچوں میں علیٰ العموم کچ ران میں لگنا مناسب ہوا کرتا ہے۔ شاذ و نادر حالات میں معائے مستقیم اور اندام نہانی کے اندر بھی لگایا جاتا ہے، اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ یہ مکروہ طریقہ غیر معمولی عجوبہ ریلوں ہی میں برتنا جاسکتا ہے۔ اس حالت میں یہ آلہ تقریباً دو انگشت اندر داخل کیا جاتا ہے +

یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس آلہ کے بصلہ پر پیشاب کیا جائے، تو اس سے بھی بدنی حرارت معلوم ہو جاتی ہے +

درجہ حرارت کے دیکھنے کے لئے بہت غور و احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پارہ جس تلی میں چڑھتا ہے، وہ نہایت باریک ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے اچھی بینائی اور اچھی روشنی کی ضرورت ہے۔ جس درجہ تک پارہ چڑھا ہوا معلوم ہو، سمجھنا چاہئے کہ اسی درجہ تک بدنی حرارت ہے +

چونکہ بدنی حرارت میں صبح و شام اختلاف ہوا کرتا ہے، خواہ صحت کی حالت ہو، یا مرض کی، اس لئے کم از کم ۲۴ گھنٹے میں دو مرتبہ صبح و شام حرارت لینی چاہئے، یعنی ۵، ۶ بجے صبح کے وقت، اور ۵، ۶ بجے شام کے وقت، تاکہ حرارت کی کمی کا درجہ بھی معلوم ہو جائے، اور زیادتی کا بھی، لیکن اگر کسی وجہ سے مرض کی خفیف حالتوں میں یہ وقت مناسب نہ ہو، تو صبح کو، اپنے تک اور شام کو ۶ سے ۹ بجے تک حرارت لی جائے، لیکن یہ یاد رہے کہ، اپنے حرارت بدنی بڑھنے لگ جاتی ہے، اور سات بجے شام کے بعد اور لغات حرارت کا وقت علیٰ اہرم گذر جاتا ہے، لیکن مرنی جڑ اور ذات المریہ وغیرہ جیسے شدید امراض میں کم از کم ہر چار گھنٹے میں حرارت لینی چاہئے، تاکہ روزمرہ کے اختلافات اور حرارت کے اتار چڑھاؤ کا اندازہ ملتا رہے، معائنہ حرارت کے بعد ہر مرتبہ اور ہر حالت میں نقشہ حرارت پر اسے درج کر لیا جائے، یعنی جس درجہ کی حرارت ثابت ہو، ہر معائنہ پر وہاں نقطہ قائم کر دیا جائے، اور ایک نقطیت دوسرے نقطہ تک لکیریں کھینچی انکو ملا دیا جائے، اس طریقہ سے حرارت کے متوجہات اور اتار چڑھاؤ واضح طور پر نقشہ کی شکل میں آجاتے ہیں، اور بہت آسانی کے ساتھ بیک نظر بخار کی رفتار ذہن نشین ہو جاتی ہے، بعض بخاروں میں حرارت کی رفتار ہر روز یکساں نہیں ہوتی، حتیٰ کہ چار گھنٹے کے قلیل عرصہ میں بھی رفتار بدل جاتی ہے، اس لئے ایسی شاذ و نادر صورتوں میں ضروری ہوتا ہے کہ چار گھنٹے کے وقفہ پر دیکھنے کی بجائے اس کے کمتر وقفہ پر حرارت دیکھی جائے۔

یہ  
۵  
۶





# فہرست بجائی

## حیات قانون جداول

|     |                     |         |                      |     |                         |
|-----|---------------------|---------|----------------------|-----|-------------------------|
| ۱۲۷ | بجاری اور دوسر      | ۱۲۲     | افراطے کی تدبیر      | ۲۵۰ | آب دریدہ کا سخی         |
| ۱۲۸ | بجاری اور کھانسی    | ۲۲۰     | افشردہ جات           | ۲۵۳ | آبگی                    |
| ۲۵۱ | بجاری کی ماہیت      | ۱۷۱     | افیلوس               | ۲۳۸ | اجامیت                  |
|     | بجاریوں کی زبان کی  | ۲۲۶     | اکسیرپ لوزہ          | ۲۳۸ | اجاسیہ کی نقاہت         |
| ۱۲۶ | خشونت و لزوجت       | ۱۰      | امراض حادہ جدا       | ۱۸۳ | اجحاف                   |
| ۸   | بجاریوں کے اوقات    | ۱۶۶     | امقربوس              | ۲۶۵ | احتراق                  |
| ۸   | بجاریوں کی تقسیم    | ۱۹۳     | اناء مضاعف           | ۸۵  | ادرار بول               |
| ۸   | شیخ کے مطابق        | ۲۴۲-۲۴۶ | انتقاص حرارت         | ۲۰۵ | ادویہ سرخیہ             |
|     | بجاریوں کی تقسیم    | ۱۸      | انتقال حثی           | ۲۳۸ | ادویہ سہلہ              |
| ۲۸۳ | درجات حرارت         | ۲۵۷     | انتقال حرارت         | ۲۵۱ | ازدیاد حرارت            |
|     | کے بخاخاسے          | ۲۶۸     | انفجار               | ۲۷۹ | استحارہ کیمیاء          |
|     | بجاریوں کے عوارض    | ۱۷۱     | انفیوس               | ۲۷۳ | استقرار بخاری           |
| ۷۳  | کی علامتیں          | ۱۹۵     | انفیوس کا علاج       | ۹۲  | استقرار بخاری           |
|     | بجاریوں میں ازادیاد | ۹۲      | باری کا وقت اور غذا  | ۸۸  | استقرار تمام            |
| ۲۷۶ | حرارت               | ۲۶۹     | بشورہ جدرسیہ         | ۹۳  | استقرار کا وقت          |
|     | بجاریوں میں پسینہ   | ۲۷۳     | بحران                | ۲۳۳ | استقرار غائت غیر محسوسہ |
| ۱۲۰ | کی کثرت کی تدبیر    | ۲۷۳     | بحران انتقالی        | ۲۳۲ | استقرار غائت محسوسہ     |
|     | بجاریوں میں طبع     | ۹۶      | بجاری در توج         | ۲۶۵ | استعداد                 |
| ۸۶  | پانی                | ۷       | بجاری کی استعداد     | ۸۳  | استہال                  |
|     | بجاریوں میں مسہل    | ۲۶۹     | بجاری کے اعراض لازمی | ۱۲۳ | استہال کی تدبیر         |
| ۹۶  | دوائیں              | ۲۷۳     | بجاری کے اوقات       | ۱۶۶ | اصطربا بوس              |
| ۲۷۵ | بجاریوں میں موت     | ۲۷۳     | اور اسکی رفتار       | ۱۸۳ | اصولی اربعہ             |
| ۷۶  | بدن ٹوٹنا           | ۳       | بجاری کی تقسیم       | ۱۸۸ | افادیہ                  |

|     |                 |     |                          |     |                   |
|-----|-----------------|-----|--------------------------|-----|-------------------|
| ۲۶۳ | جراثیم          | ۲۵۷ | تشنج حرارت               | ۷۶  | برد               |
| ۲۶۱ | جراثیمی سیات    | ۲۵۲ | تشنج دم                  | ۱۳۲ | برد اطراف         |
| ۲۵۳ | جزو ناری        | ۸۳  | تغذیہ                    | ۱۸۳ | برد رگد تہ        |
| ۷   | جلانے والا      | ۱۰۷ | { تغذیہ اصحاب {          | ۱۷۹ | بغلی بخار کا علاج |
| ۱۸۲ | جلیجین          | ۱۰۷ | { تغذیہ اصحاب {          | ۱۹۱ | بوراد             |
| ۲۵۳ | جلنے والا       | ۱۰۷ | { تغذیہ اصحاب {          | ۱۲۹ | بولیوس            |
| ۲۳۱ | چکیدہ کا سنی    | ۹۹  | { تغذیہ جمعی عفونت {     | ۱۰۳ | بحاری غذاؤں کی    |
| ۲۴۲ | چوتھوہ لوبتی    | ۱۰۶ | { تغذیہ صغریٰ مزاج کا {  | ۱۳۸ | بہک بند ہو جانے   |
| ۱۹۹ | چھینک کی کثرت   | ۱۰۷ | { تغذیہ فریبہ لوگوں کا { | ۱۲۵ | کی تدبیر          |
| ۱۲۷ | حب اجوائن       | ۱۰۸ | { تغذیہ میں اہلبار کی {  | ۷۶  | بیداری کی تدبیر   |
| ۲۳۲ | حب بخار         | ۱۰۸ | { غلطی {                 | ۱۱۷ | بھری              |
| ۲۳۱ | حب بنگ          | ۱۰۶ | { تغذیہ میں ذکر کیا {    | ۲۸۱ | پیانہ حرارت       |
| ۲۵۰ | حب بیبیتہ       | ۱۰۷ | { رازی کا خیال {         | ۲۵۷ | بتخر حرارت        |
| ۲۴۵ | حب پلاس پاٹھ    | ۱۰۷ | { تغذیہ نہایت {          | ۲۲۹ | تبرید کا نسخہ     |
| ۲۳۵ | حب تنسی         | ۱۰۷ | { ضعیف اصحاب کا {        | ۱۶۵ | تب لمفی           |
| ۲۴۵ | حب طلیت         | ۱۰۷ | { تغذیہ نہایت {          | ۱۷۰ | تب لمفی لازمی     |
| ۲۳۱ | حب زہر سرہ      | ۱۰۷ | { قوی اصحاب کا {         | ۱۵۱ | تب عرقہ           |
| ۲۳۳ | حب سم انفار     | ۱۰۰ | { تغذیہ و تدبیر کے {     | ۲۲۳ | تب عرقہ کے        |
| ۲۳۵ | حب شعاع         | ۱۰۰ | { درجات {                | ۲۲۳ | سفید نسخہ         |
| ۲۳۳ | حب قرطم         | ۱۹۷ | { تغیر {                 | ۱۳۲ | جہری بخار         |
| ۲۳۷ | حب کانور        | ۷۶  | { نکسر {                 | ۲۷۲ | تخلل              |
| ۲۵۰ | حب کبد نرشاروری | ۱۰۲ | { تسکین غذا الجلاظ {     | ۲۶۲ | تخمیر             |
| ۲۳۵ | حب کر بخور      | ۱۰۲ | { امراض {                | ۲۰۷ | تدبیر لطیفہ       |
| ۲۳۳ | حب ہندی         | ۸۸  | { قریح {                 | ۱۷۸ | تربل و دہانی      |
| ۲۵۳ | حرارت بدنیہ     | ۱۳۱ | { تنگی تنفس {            | ۲۲۰ | تشنج              |
|     | حرارت بدن کے    | ۲۵۱ | { تولید حرارت {          |     | تشخیص نہ ہونے     |
| ۲۵۲ | کس حصہ میں پیدا | ۱۹۹ | { طہر {                  | ۸۲  | کی صورت میں       |
|     | ہوتی ہے         | ۸۲  | { تشنگی کے ہونے کا {     | ۱۰۶ | کیا کرنا چاہئے    |
|     |                 |     | { تیز بخار و دہانی {     |     |                   |

|            |                                        |     |                               |                          |                                                      |
|------------|----------------------------------------|-----|-------------------------------|--------------------------|------------------------------------------------------|
| ۲۳۸        | حیات صفا دیہ {<br>کے لئے مسہلات        | ۲۴۷ | حی کی تعریف                   | ۲۵۵                      | حرارت ہذیہ اعتدالی<br>حالت پر کیونکر                 |
| ۲۶۸        | حی طفیہ                                | ۲۶۸ | حی حارہ                       |                          | قائم رہتی ہے                                         |
| ۲۶۲<br>۲۶۶ | حیات عرض                               | ۱۱۲ | حی حادہ                       | ۲۵۵                      | حرارت ہذیہ<br>اعتدالی حالت پر<br>کیونکر اتنی رہتی ہے |
| ۲۶۶        | حی عریفہ                               | ۱۱۲ | حیات حادہ کے<br>مساجات        | ۲۷۸                      | حرارت دہرودت<br>کا معیار                             |
| ۲۶۱        | حی عصبیہ                               | ۱۱۶ | حیات حادہ میں<br>خراش اسعار   | ۲۷۷                      | حرارت کی چائش<br>اور اس کے درجات                     |
| ۲          | حیات کا عمومی<br>تذکرہ                 | ۱۱۶ | حیات حادہ<br>کے شدید عراض     | ۲۷۲                      | حرارت حی کا اختلاط<br>دن رات میں                     |
| ۲۶۷        | حی عفوئی                               | ۱۱۸ | حیات حادہ میں<br>شروبات       | ۲۵۷                      | حرارت کے ضیاع<br>کی صورتیں                           |
| ۲۶۳        | حیات عفوئیہ                            | ۲۶۸ | حی غشیہ                       | ۲۵۲<br>۲۵۳<br>۲۵۱<br>۲۵۳ | حرارت غریبیہ<br>حرارت غریبہ<br>حرارت ناقصہ           |
| ۸۱         | حی عفوئیہ کا عام علاج<br>حی کے عراض کا | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۲۷۲                      | حرارت ہناییہ                                         |
| ۲۵۱        | کلی بیان                               | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۸۹                       | حام                                                  |
| ۱۷۱        | حی غشیہ                                | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۲۶                       | حام میں قمریہ کرنا                                   |
| ۱۷۶        | حی غشیہ غلطیہ                          | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۲۶۶                      | حام<br>حیات اجامیہ                                   |
| ۱۹۵        | حی غشیہ غلطیہ کا علاج                  | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۲۶۶                      | حیات کے اقسام                                        |
| ۱۷۸<br>۱۹۰ | حی غشیہ دقتیہ رقیقہ                    | ۲۶۷ | حی غشیہ                       | ۲۶۲                      | حیات اورام                                           |
| ۲۶۸        | حی غیر طفیہ                            | ۱۵۵ | حی دوسری                      | ۲۶۸                      | حی بارہ                                              |
| ۲۶۷        | حی غیر عفوئی                           | ۱۵۹ | حی دوسری تیز آمد              | ۲۶۸                      | حی بسیطہ                                             |
| ۲۶۸        | حیات فاجرہ                             | ۱۵۹ | حی دوسری متناقصہ              | ۱۶۵                      | حی بلغیہ                                             |
| ۲۶۷        | حی لازمہ                               | ۱۵۹ | حی دوسری واقفہ                | ۱۷۹                      | حی بلغیہ نارویہ اورام<br>لیلیہ                       |
| ۱۷۱        | حی لیلیہ                               | ۱۹۹ | حی دوسری رلیج                 |                          |                                                      |
| ۱۹۹        | حی لیلیہ و ہناریہ<br>کا علاج           | ۱۹۹ | حی دوسری رلیج دائرہ           |                          |                                                      |
| ۲۵۱        | حی کی ماہیت                            | ۲۶۷ | حی دوسری رلیج کے مفید<br>نسخے |                          |                                                      |
| ۱۵۱<br>۲۸۲ | حی محرکہ                               | ۱۸۱ | حی زہریہ                      |                          |                                                      |
| ۲۶۸        | حی مرکبہ                               | ۲۶۸ | حی سلبیہ                      |                          |                                                      |
| ۲۶۶        | حیات مرض                               | ۲۸۵ | حی شدیدہ                      |                          |                                                      |
| ۲۶۶        | حی مرضیہ                               | ۱۳۳ | حیات صفا دیہ                  |                          |                                                      |

|     |                    |     |                     |     |                     |
|-----|--------------------|-----|---------------------|-----|---------------------|
| ۱۲۴ | سبات               | ۲۷۳ | درجہ سردی کا        | ۲۶۸ | حمی مزمنہ           |
| ۲۴۲ | سبب                | ۲۸۴ | درجہ سقوط           | ۲۶۷ | حمی مطبقہ           |
| ۲۲۰ | سبب فی سیما        | ۲۷۳ | درجہ گرمی کا        | ۲۶۷ | حمی مغفرہ           |
| ۲۲۰ | سبب                | ۱۲۶ | درجہ شکم کی تدبیر   | ۲۲۷ | حمی موافقہ کے ساتھ  |
| ۸۸  | سرد پانی کی مغفرہ  | ۱۵۵ | دموی بخار           | ۲۶۷ | صفراء کی زیادتی     |
| ۷۱  | سردی               | ۱۸۳ | دوار تہ بد          | ۲۶۸ | حمی ناقضہ           |
| ۲۵۶ | سریان حرارت        | ۲۴۶ | دوائے سم الفار      | ۲۶۷ | حمی نائبہ           |
| ۲۳۵ | سفوف بنگ           | ۲۳۲ | دوائے شب میانی      | ۱۷۱ | حمی ہمارہ           |
| ۲۴۱ | سفوف ست لگو        | ۲۴۷ | دوائے ہڑتال         | ۲۶۷ | حیات یوم            |
| ۲۳۳ | سفوف قتب           | ۲۲۰ | دوارہ               | ۲۶۷ | حمی یوم کا انتقال   |
| ۲۳۷ | سفوف ہندی          | ۱۳۷ | دورہ                | ۲۳  | حائے یوم سرہ        |
| ۱۱۲ | سکینین             | ۱۷۸ | ذوبانی ترہل         | ۳۱  | حائے یوم کا عام     |
| ۲۶۰ | سعی مادہ           | ۲۰۲ | ریج بطنی کے علامات  | ۲۳  | اصول علاج           |
| ۱۵۷ | سونوخس             | ۲۱۱ | ریج بطنی کا علاج    | ۳۰  | حائے یوم غضبہ       |
| ۲۱۶ | سیا لیس            | ۱۹۹ | ریج دائرہ           | ۲۸  | حائے یوم غصہ        |
| ۱۲۲ | شدت تشنگی کی تدبیر | ۲۰۳ | ریج دموی کے علامات  | ۳۲  | حائے یوم فرحہ       |
| ۱۳۲ | شدت کرب            | ۲۱۰ | ریج دموی کا علاج    | ۳۰  | حائے یوم فکرہ       |
| ۸۸  | شراب               | ۲۱۲ | ریج صفراء کا علاج   | ۲۷  | حائے یوم کی صفیں    |
| ۲۳۰ | شکامی باد آورد     | ۲۰۳ | ریج صفراء کو علامت  | ۳۲  | حائے یوم نوحہ راحیہ |
| ۱۳۰ | شہوت کلیہ          | ۲۱۰ | ریج صفراء کا علاج   | ۲۹  | حائے یوم ہتہ        |
| ۲۵۷ | ضیاع حرارت         | ۱۹۹ | ریج لازمہ           | ۲۳۱ | خاکسی ہفت جوش       |
| ۱۳۱ | ضیق النفس          | ۲۱۹ | ریج لازمہ کا علاج   | ۲۱۲ | خرقہ اربعین         |
| ۲۵۲ | طبع                | ۲۷۱ | رطوبت بیضیہ         | ۲۶۰ | خلط فاسد            |
| ۲۵۵ | طبیعت دبیر بدن     | ۱۳۱ | رمان مغرط کی تدبیر  | ۲۲۷ | غل شکم کا نسخہ      |
| ۲۷۰ | طراسہ              | ۱۳۰ | زبان کا سیاہ ہوجانا | ۲۶۱ | غل بعضی             |
| ۱۳۳ | طریطائوس           | ۲۱۵ | زہیب صافی           | ۲۲۰ | خص                  |
| ۱۹۹ | ططر                | ۲۳۰ | زالال برنجی سن      | ۲۸۴ | درجہ اعتدال         |
| ۱۹۹ | ططر اطائوس         | ۲۷۴ | زمانہ نقاہت         | ۲۷۴ | درجہ انحطاط         |
| ۲۶۸ | طفع                | ۱۸۱ | زمرہ                | ۲۷۳ | درجہ سخت            |
|     |                    | ۱۹۱ | زیت مشلول           |     |                     |

[illegible]

# علم الشخص

کتاب الشخص  
شخص کی جان کتاب

و دعا جات کا منتہی و رحمتہ بفرستہ

حمیات قانون

رسالہ سویراک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

رسالہ آتشک

# علم العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

کتاب العلاج

# امراض مخصوصہ زنان

القابل (از نوادہ ملائیکیم محمد یوسف شہنشاہ آس  
میں عورتوں کے حفظ صحت اور دایہ گیری کے  
متعلق بہترین تدبیر بطور مکالمہ لکھی گئی ہیں عام

## معالجات امراض نسوان

عبدالرزاق صاحب رحمہ تعالیم قاعدہ کا دوسرا حصہ - ۵۴

## جراحیات ۱

دوخل (نصاب) علم الجراحت (بالصویر) جدید فن جراحی

کی بے نظیر کتاب - دو حصوں میں  
قیمت فی حصہ پانچ روپیہ

## ضروریات مطاب قرابادین

دہلی کی مطاب اصابت کے مسموم  
کا مجموعہ قیمت ۱۰

دہلی کے مرکبات دہلی کے دواؤں  
کی مرکب دواؤں قیمت ۱۰

دہلی کی دوا سازی برہنہ فی  
دوا سازی کے تو سہ ۱۰

علاج الامراض ردود ساج لامرض  
از مؤلفہ سیمہ مریدان دہلی کا ترجمہ قیمت ۱۰

القرابادین نہ مرقاہ دیو کے تریز

نسخہ کا انتخاب قیمت معہ - مجلد ۱۰  
آسان نسخے (دعرب چھکے) اتمام امراض

کے تیر بہت اور آسان نسخے قیمت ۱۰

## دوا سازی اور کثہ سازی

دہلی کی دوا سازی بیابان کبر کا تیسرا  
حصہ ہی اس میں دوا بنانے کے طریقے ہیں ۱۲

کتنے بنانے کے کتاب الکملیس طریقے قیمت ۱۰

## طبی لغات

لغات اصطلاحات طبیبہ معتبر دست ہے  
لغات الادویہ اور دوائی کے مختلف زبانوں کی

ناموں کی توضیح قیمت ۱۰  
طبی فرہنگ اصطلاحات کا مختصر دست ۱۰

طبی لغات طیب کا مختصر دست ۸  
متفرقات

علا شہقان بزرگوں بخش علی کے طریقے ۱۰  
امراض صبیحاں بزرگوں کو تذکرہ ۱۰

طب قدیم و جدید طب قدیم کی روشنی  
کی علمی بینک اعتراضات کو جواب ۱۰

علمی جنبہ انجمن علمی ۱۰  
رسالہ اساتذہ امراض و افروزان ہی ۱۰

دو حصوں میں قیمت فی حصہ ۴۰  
رسالہ افروزان خرق ۱۰

مغربت فطن ۵

